

# جنگ نامہ

## حکفہ النصیر

تصنیف : علامہ قاضی نور محمد گنجا بوی  
نظر ثانی : آغا نصیر خان احمد زئی بلوچ





**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ





جنگ نامہ

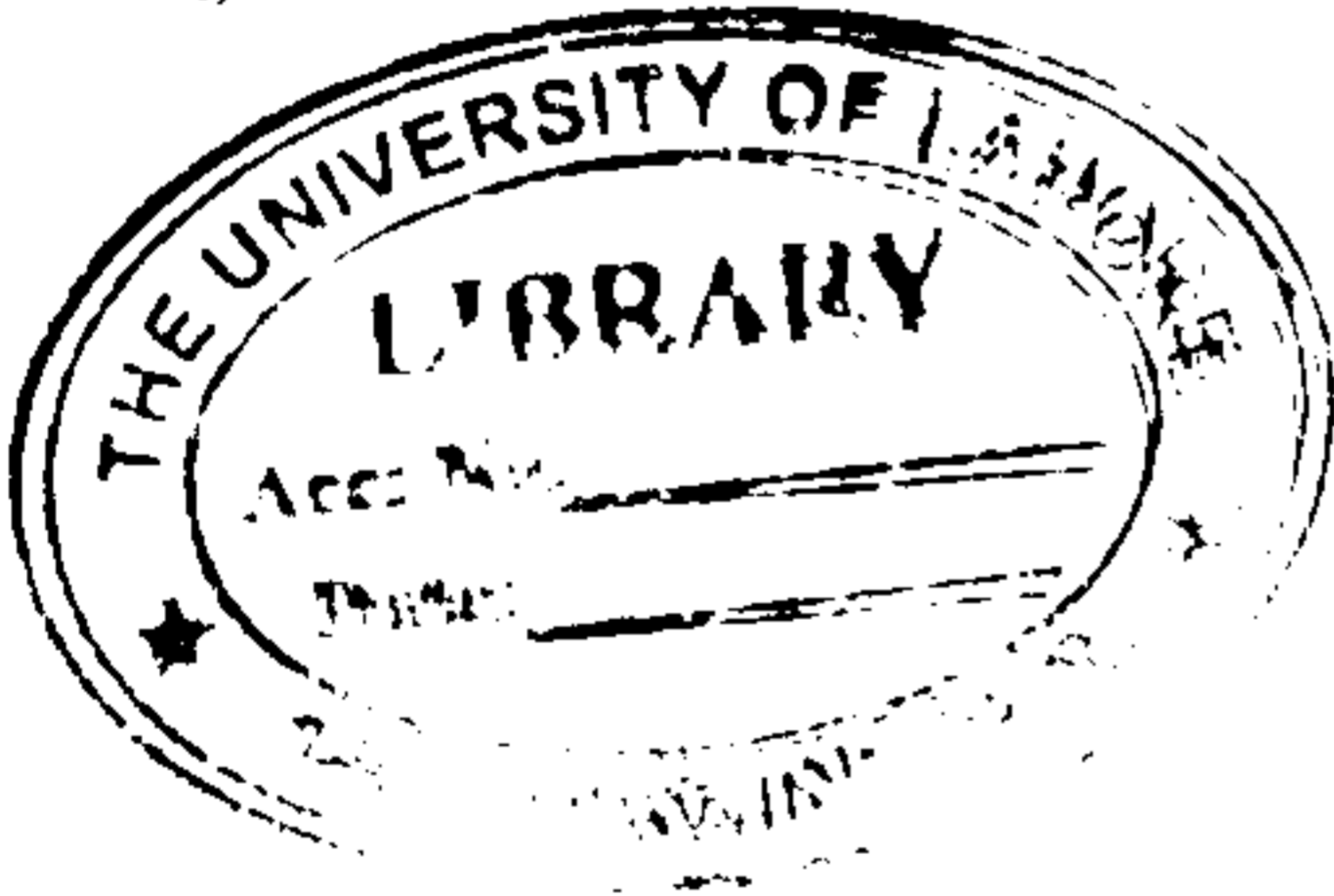
تحفہ انصیر



DOWNLOADED BY  
Razvi Sa

تصنیف: علامہ قاضی نور محمد گنجاوی

نظر ثانی: آغا نصیر خان احمد زئی بلوچ



پاکستان سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

مجلہ حقوق بحق سینٹر محفوظ

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۱

134306

نام کتاب	_____	تحققة النصیر بلوچ
مصنف	_____	قاضی نور محمد گنجا بونی
نظر ثانی	_____	آغا میر نصیر خاں احمد زئی
پبلشر	_____	پاکستان اسٹیڈی سینٹر بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ
سن اشاعت	_____	جولائی ۱۹۹۰ء
تعداد	_____	۵۰۰
قیمت	_____	۸۵ روپے

پاکستان اسٹیڈی سینٹر بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

(اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام گوشہ ادب کوئٹہ کے توسط سے کیا گیا)

# انتساب

بلوچستان کے نامور ادیب، محقق اور مؤرخ

اور بلوچی زبان کے ملک الشعراء

میر گل خاں نصیر

(مرحوم)

کے تمام



# فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱	نام کتاب	۱
۲	سلسلہ مطبوعات نمبر ۱	۲
۳	انتساب	۳
۵	فہرست مضامین	۴
۶	پیغام شیخ الجامعہ	۵
۹	اسمائے نگران اعلیٰ، نگران و معاونین	۶
۱۱	پیش لفظ: ڈائریکٹر پاکستان سیدی سنٹر نیورسٹی بوجپستان	۷
۱۴	دیباچہ نظر ثانی کنندہ	۸
۱۷	تعارف نامہ خوشنویس صلی قلمی نسخہ	۹
۱۹	حمد باری تعالیٰ	۱۰
۲۱	در نعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ	۱۱
۲۳	در صفت معراج آنحضرت علیہ السلام	۱۲
۲۷	در مدح پادشاہ درہ درواں احمد شاہ گوید	۱۳
۲۹	دعا و ثنا حضرت امارت فلک پایگاہ امیر نصیر خاں حاکم بوجپستان گوید	۱۴
۳۰	در بیان وصف سخن و سخن گویان و شعرائے تقدیم گوید	۱۵
۳۲	در بیان احوال خود و سبب تالیف کتاب گوید	۱۶
۳۵	در بیان رفتن خود بہ قلات و امیر کردن بندگان حضرت خان صاحب جنتہ تصنیف کتاب گوید	۱۷
۳۸	در بیان حرب و نصب بوجپان گوید	۱۸



صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۰	حکایت	۱۹
۲۶	دربیان مجلس آراستن زندگان خان در تن بغیر ائی کفار گوید	۲۰
۵۷	دربیان زیارت کردن زندگان خان صاحب اولیائی شکر گوید	۲۱
۵۵	دربیان ملاقات زندگان خان صاحب بہ ہر ائی سید میان غایت اللہ شاہ گوید	۲۲
۵۹	دربیان خراب شدن ملک از دست تاجران بے انصاف گوید	۲۳
۶۱	حکایت پر مثل تمثیل گوید	۲۴
۶۲	دربیان ناشس نمودن مردم از خوف ہنگ مردم خورد کشته شدن او از دست زندگان خان صاحب گویند	۲۵
۶۶	داستان در بیان کنشی کہ بصفت پلال موصوف بچندیں رموز اشعار گوید	۲۶
۶۸	دربیان ملاقات کردن زندگان خان صاحب بہ ہر ائی سید محمد ولی شاہ گوید	۲۷
۶۹	دربیان رسیدن بختیار خان پنی ہوش زندگان خان صاحب گوید	۲۸
۷۳	دربیان ملاقات شدن میر حاجی خان لپہ میر محبت خان ہر ائی زندگان خان صاحب گوید	۲۹
۷۵	دربیان کوچ کردن بادشاہ بہ طرف لاہور حوار شدن زندگان خان صاحب گوید	۳۰
۷۷	دربیان رسیدن بہ لاہور و مصلحت کردن برائے جنگ کفار گوید	۳۱
۷۹	دربیان آمدن لشکر سیکان بر سپہل خود جنگ کردن آنہا ہر ہمت خوردن شان گوید	۳۲
۸۷	دربیان تعدد و غایبیاں تفصیل وار گوید	۳۳
۹۳	دربیان رفتن بادشاہ بہ گرد چک و خراب کردن گرد چک گوید	۳۴
۹۷	داستان در بیان روانہ شدن بادشاہ از لاہور بجانب سر ہند گوید	۳۵
۹۸	دربیان رسیدن لشکر کفار و جنگ کردن ہمراہ او شان گوید	۳۶
۱۰۱	دربیان آمدن بادشاہ بر کنار دریا دوابہ و سوار گدشتن ازاں گوید	۳۷
۱۰۳	دربیان روانگی اردوئی بادشاہ فرود آمدن در باغ گوید	۳۸
۱۰۴	دربیان شکر زندگان خان صاحب و کشتن شیر گوید	۳۹
۱۰۵	دربیان رسیدن سلطان میر احمد عموی زندگان خان صاحب گوید	۴۰
۱۰۸	دربیان رسیدن بادشاہ الکوہ گنچپور و انجام مصلحت گوید	۴۱

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۱۱	دربیان خرابی شہر سرسند و زیارت اولیاء ما گوید	۴۲
۱۱۳	دربیان آمدن رسیدن آکرات محفور بادشاہ گوید	۴۳
۱۱۴	دربیان گزشتن اردوی بادشاہ از دریائے دوابہ رسیدن لشکر کفار گوید	۴۴
۱۲۵	دربیان صفت غازیان اسکواری گوید	۴۵
۱۳۰	دربیان غازیان دین از علما و قضاات گوید	۴۶
۱۳۴	دربیان تعداد تو قنچیان کہ بر تو قنچی جانفشانی نموده گوید	۴۷
۱۳۵	دربیان مرحوم و مغفور میرزا دین محمد و باعث پس اقتادان ذکر او گوید	۴۸
۱۳۷	دربیان تعریف جہاد کردن بختیار خانہ بمرہ کفار گوید	۴۹
۱۳۹	دربیان مردانگی مسکان وقت جنگ و دین و ندیب ایشان گوید	۵۰
۱۴۲	دربیان حدودات ولایت سکھا گوید	۵۱
۱۴۳	دربیان جنگ سکھا بروز دویم و گر بختن ایشان گوید	۵۲
۱۴۵	دربیان جنگ سکھا روز سوم گوید	۵۳
۱۴۶	دربیان جنگ سکھا بروز سہم کہ جنگ آخری شان بود گوید	۵۴
۱۴۸	دربیان گزشتن از دریائے چناب و غرق شدن بعضی مردمان گوید	۵۵
۱۵۲	دربیان آمدن بادشاہ بہ نزل ارناس و خرم شدن بندگان خانصاحب گوید	۵۶
۱۵۴	دربیان خرم شدن میر حاجی از بندگان خانصاحب گوید	۵۷
۱۵۶	در تعریف اسپ کہ بہ میر حاجی بندگان خانصاحب داده گوید	۵۸
۱۵۸	دربیان روانہ شدن بندگان خانصاحب از روتاس گوید	۵۹
۱۶۰	در مرثیہ میرزا دین محمد گوید	۶۰
۱۶۲	دربیان مراجعت بندگان خان صاحب بہ ملک بھنڈاز سفر گوید	۶۱
۱۶۸	دربیان حقیقت سرحد کہ کیت گوید	۶۲
۱۷۲	دربیان خاتمہ کتاب و احوال خود	۶۳
۱۷۶	تمت بالآخر	۶۴



## پیغام

مرکز مطالعہ پاکستان جامعہ بلوچستان کی جانب سے تحفۃ العصیر بلوچ کی اشاعت تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔ وہ اس لئے کہ یہ اس مرکز کی پہلی تصنیف ہے اور موضوع کے اعتبار سے بھی تاریخ بلوچستان پر مبنی ایسی دستاویز ہے جس میں فاضل مصنف خود ایک کردار کے طور پر نمایاں نظر آتا ہے اس وسیع و عریض صوبے کی تاریخ کے کئی گوشے ایسے ہیں جو اب تک منظر عام پر نہیں آسکے۔ اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ مرکز اس جانب بھی توجہ دے گا۔

نہیں اس پہلی جامع تحقیقی تصنیف پر مرکز کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس مرکز کے منتظمین، اساتذہ کرام اور طلباء اپنی اس سعی کو جاری رکھتے ہوئے تحریک پاکستان، پاکستانی تہذیب، تازخ و ثقافت، ادبیات اور بلوچستان کے حوالے سے تحقیقی مواد منظر عام پر لانے کے لئے مقدور بھر کوششیں کرتے رہیں گے۔

محمد حسن بلوچ

شیخ الجامعہ

نگرانِ اعلیٰ ————— محمد حسن بلوچ شیخ الجامعہ

نگران ————— پروفیسر بہادر خان رودینی  
ڈائریکٹر، مرکز مطالعہ پاکستان  
بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

معاونینے ————— پروفیسر عبداللہ جان جمالدینی  
پروفیسر محمد عاقل خان منگل  
پروفیسر سیال کاکڑ  
پروفیسر عابد شاہ عابد  
پروفیسر نادر تمبیرانی  
عبدالرزاق صابری کچھار





## پیش لفظ

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے جس کی تاریخ میں سابق ریاست فلات کے احمد زئی حکمرانوں اور خاص طور پر میر نصیر خان نوری کا دور جنگی فتوحات معاشی اصلاحات اور اسلامی خدمات کے باعث ایک زرین دور کہلاتا ہے۔ زیر نظر کتاب میر نصیر خان نوری کے دور ۱۷۴۹ء تا ۱۷۹۹ء کے ایک مصاحب قاضی نور محمد گنجا بولی نے نصیر خان ہی کے دور میں ہونے والی فتوحات کو فارسی نظم میں رقم کیا ہے جس میں فنی نحتگی اور اسلوب کی خوبصورتی کے علاوہ اس دور کی تاریخ پر بھی بھرپور روشنی پڑتی ہے۔ تاریخ بلوچستان پر مقامی مورخوں کے قلم سے اب تک جو کچھ رقم ہوا ہے یہ کتاب ان میں ایک بہتر اضافہ ہے۔

مرکز مطالعہ پاکستان جامعہ بلوچستان ۱۹۷۴ء میں معرض وجود میں لایا گیا اس کے اغراض و مقاصد میں پاکستانی زبانیں، ادب ثقافت، تاریخ اور تہذیب و تمدن کو اجاگر کرنا، تحقیق کے شعبے میں دیگر علمی ادبی اور تحقیقی مراکز سے تعاون کرنا، تحقیقی مذاکرے، مباحثے، کانفرنس اور سیمینار منعقد کرنا ہے۔

ابتداءً اس مرکز نے وسائل کی کمی اور انتظامی مشکلات کے سبب بلوچستان کی علاقائی زبانوں، بلوچی، براہوئی اور پشتو میں ادیب، عالم اور فاضل کی کلاسیں شروع کیں ۱۹۸۵ء سے ایم۔ اے بلوچی، براہوئی اور پشتو کی کلاسیں شروع کی گئیں۔ جب کہ ۱۹۸۸ء سے مطالعہ پاکستان کا مضمون بھی ادارے نے متعارف کرایا ہے۔ تحقیق کے شعبے میں اس ادارے کے اساتذہ کرام اور طلبانے پاکستانی زبانوں پر کئی پر مغز مقالات تحریر کئے ہیں جو ملکی اور بین الاقوامی رسائل و جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔

زیر نظر تصنیف تحفۃ النصیر بلوچ بلوچستان کے نامور لیل قلم اور مورخ آغا میر نصیر خان احمد زئی کے تعاون سے مرتب کی گئی ہے جس کے لئے مرکز ان کا ممنون ہے۔ زیر نظر کتاب میں جن جنگی معرکوں کا تذکرہ آپ کو ملے گا وہ تمام کے تمام ایسے معرکے ہیں جن میں مصنف نے



یا تو خود حصہ لیا یا ان کی زندگی ہی میں رونما ہوئے۔ ان کے مطالعے سے آپ بلوچستان کی قبائلی زندگی اور اس میں وقوع پذیر ہونے والے سیاسی، سماجی، تہذیبی اور تاریخی واقعات سے آگاہی حاصل کر سکیں گے۔

مرکز مطالعہ پاکستان آخر میں اس علمی اور تاریخی مسودے کی طباعت کے لئے میر عطا محمد شاہوانی کا ممنون ہے کہ انہوں نے اس گراں قدر مسودہ سے مرکز کو نوازا۔ مرکز مطالعہ پاکستان جامعہ بلوچستان قومی ادارہ تاریخ و ثقافت اسلام آباد کا بھی شکریہ گزار ہے کہ اس نے اس مسودے کی اشاعت میں مالی معاونت کی۔

قومی یک جہتی یگانگت اور مشترکہ ثقافتی ورثے کو اجاگر کرنے کی غرض سے مرکز مطالعہ پاکستان جامعہ بلوچستان کی جانب سے پاکستانی ادب، تاریخ، ثقافت اور تہذیب و تمدن کے موضوعات پر کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

پروفیسر بہادر خان رودینی  
ڈائریکٹر پاکستان سٹیڈی سینٹر  
جامعہ بلوچستان - کوئٹہ

## دیباچہ

میں ۱۹۶۷ء میں اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلے میں مستونگ کے مضافاتی گاؤں رلدا، مرحوم نواب میر عبدالقادر خان شادوانی سے ملنے گیا۔ ان کے ملازم نے مجھے ان کے دیوان خانے میں بٹھایا۔ اور خود ان کو اطلاع دینے چلا گیا۔ اس دوران میں، میری نظر دیوان خانے کے ایک طاقے میں رکھی ایک کتاب پر پڑی۔ جسے میں نے اٹھا کر دیکھا تو جنگ نامے کا قلمی نسخہ تھا جس کو ان کے والد گرامی مرحوم نواب سردار میر محمد خان شادوانی نے اپنے بہنوئی سردار میر امام بخش رند کے ذاتی کتاب خانے کے نسخے جنگ نامہ تحفۃ النصیر سے ۱۹۳۹ء میں نقل کرایا تھا اور نواب صاحب مرحوم میر محمد خان نے اسے اپنے قبیلہ شادوانی کے ایک خوش نویس شادین زئی شادوانی سے لکھوایا تھا۔ جنگ نامہ کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ کیونکہ کتاب کے سرنامہ پر یہ تحریر درج ہے: "الحمد للہ والمننتہ کہ دریں زمان سعادت اقتران کتاب لاجواب جنگ نامہ۔ خان صاحب میر محمد نصیر خان غازی تاجدار والی قلات بلوچستان۔ الموسوم بہ۔ حصہ اول۔ تحفۃ النصیر بلوچ ۱۹۳۹ء۔"

مرحوم نواب صاحب میر عبدالقادر خان شادوانی کے نسخہ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس وقت اسی جنگ نامہ کا ایک ہی نسخہ تھا جو سردار رند کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ جس سے انہوں نے اپنا نسخہ نقل کروایا۔ اور جنگ نامہ کا اصل مسودہ علامہ قاضی نور محمد گنجا بوی کے اہل خاندان کے پاس ہے جو اس وقت نوبت کے حالت میں شہر گندارہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس مسودے کو مرحوم عبدالرحمن غوانے ان کے اہل خاندان سے حاصل کیا تھا۔ اور ان کی خواہش تھی کہ وہ یہ نسخہ جو بہت خستہ حالت میں تھا قلم قبیلہ کے سپرد کر دیں گے۔ اب ہمیں معلوم نہیں کہ وہ اپنی وفات سے پہلے اس خواہش کی تکمیل کر سکے یا نہیں۔ چنانچہ نواب میر عبدالقادر خان دیوان خانے میں آئے۔ تو بلوچی حال احوال کے بعد میں نے ان سے جنگ نامہ برائے مطالعہ طلب کیا۔ انہوں نے مہربانی کر کے کتاب بنا مجھے دی۔ اور میں نے کوٹہ آگرہ بشیر بلوچ صاحب کے تعاون سے۔ جوان دنوں میں

ریڈیو پاکستان کوٹہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر تھے۔ اس نسخہ کی دو کاپیاں ریڈیو پاکستان کے نقل نویس کے ذریعے تیار کرائیں۔ ایک اپنے لئے اور ایک بشیر بلوچ صاحب کے لئے۔

زیر نظر کتاب (جنگ نامہ تحفۃ النصیر) حضرت علامہ قاضی نور محمد کلہوڑہ گنجا بوی کی تصنیف ہے اور اعلیٰ حضرت میر نصیر خان اول مقلب بہ نوری نصیر خان (۱۷۹۳ء تا ۱۷۹۴ء) حکمران بلوچستان کے ہم عصر اور درباری مصاحب تھے۔ اس کے علاوہ وہ حکومت بلوچستان کی مذہبی وزارت کے شراع دیوان کے رکن بھی تھے بصیری دور میں تمام بلوچستان میں شرعی قانون نافذ تھا۔ شراع دیوان کے مین رکن ہوا کرتے تھے جن میں سے ایک رکن قاضی نور محمد صاحب گنجا بوی تھے۔ اس دور میں بلوچستان کی دو سیاسی سلطنتیں سندھ و بلوچستان اور ایران کے سیاسی حالات بہت خراب اور ابتر تھے۔ ان دونوں حکومتوں میں مرکزی حکومت نہ ہونے کی برابر تھی۔ سندھ و بلوچستان میں مغل بادشاہ محمد شاہ کی وفات پر اس کا بیٹا احمد شاہ تخت دہلی پر جلوہ افروز ہوا۔ اس کے دور حکمرانی میں ہندو قوم کا مرٹھہ طائفہ سندھ و بلوچستان کی ریاست پر چھایا ہوا تھا اور وہ ہر جگہ مسلمانوں پر برتری حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف عمل تھا۔ سندھ و بلوچستان کے مسلمان حاکم میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ اس صورتِ حال پر قابو پاسکے اور سندھ و بلوچستان میں اسلامی اقتدار کو دوبارہ بحال کرسکے۔ پنجاب میں سکھ قوم سرورج پر تھی جو مسلمانوں کے لئے وبالِ جان بنے ہوئے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایران میں سیاسی حالات کچھ بہتر ہو رہے تھے۔ نادر شاہ افشار شاہ ایران کے قتل کے بعد کچھ مدت طوائف الملوک کا بازار گرم رہا مگر بعد میں کریم خان زند نے حکومت پر قبضہ کر کے ملک میں امن و امان قائم کیا۔ چنانچہ سندھ و بلوچستان میں حالات خراب سے خراب تر ہو رہے تھے۔ ان سیاسی حالات میں بلوچستان اور افغانستان کے مسلمان حکمران تماشہ بین کے حیثیت سے برصغیر ہند و پاک کے مسلمانوں کی تباہی کو دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سندھ و بلوچستان کے مسلمانوں کو اس تباہی کے گرداب سے ہر صورت نکالنے کا عزم کیا اور اپنی اقوام کے ساتھ ہند کے مسلمانوں کے امداد کو پہنچے۔ اس مہم کو ہم مسلم بچاؤ مہم کا نام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ اس مسلم بچاؤ مہم نے طول کھینچا اور اس کے لئے اعلیٰ حضرت میر نصیر خان نوری کو اپنی بلوچ قوم کے ساتھ تقریباً آٹھ دفعہ برصغیر ہند و پاکستان جانا پڑا۔

زیر نظر کتاب جنگ نامہ میں ساتویں مہم (۱۷۶۳-۶۴) کے واقعات حضرت علامہ نور محمد گنجا بوی نے قلم بند کئے ہیں جو اعلیٰ حضرت میر نصیر خان نوری کے ہمرکاب رہے ہیں۔

قلات سے روانگی اور ہندوستان سے واپسی تک کے تمام چشم دید واقعات علامہ موصوف نے جنگ نامہ میں قلمبند کئے ہیں اور یوں بلوچستان کی تاریخ میں ایک بہت اہم تاریخی دستاویز یادگار چھوڑی ہے۔

جہاں تک کتاب کے نام کا تعلق ہے۔ علامہ موصوف نے خود ایک مناسب اور موزوں نام اپنی کتاب کو دیا ہے یعنی (جنگ نامہ تحفۃ النصیر)۔ جنگ نامہ اس لئے موزوں ہے کہ اس کتاب میں ان جنگوں کے چشم دید واقعات قلم بند ہیں جو بلوچ قوم نے بچنیت مسلمان کے ہندی مسلمانوں کے بجاؤں کے سلسلے میں غیر مسلموں سے لڑی تھیں۔ چونکہ تصنیف کے بعد علامہ نے اپنی کتاب جنگ نامہ بطور تحفہ بلوچستان کے حکمران امیر نصیر خان نوری کو پیش کی تھی لہذا دوسرے حصے کا نام تحفۃ النصیر رکھا چنانچہ یہ نام بھی بالکل موزوں ہے۔

کتاب جنگ نامہ نثر کی بجائے نظم میں لکھی گئی ہے۔ علامہ نے قدیم روایتی دستور کے مطابق اپنی کتاب کی ابتدا خدائے تعالیٰ کی حمد سے کی ہے بعد میں حضرت محمد مصطفیٰ کے شان میں نعت کہی ہے اور ان کے اوصاف حمیدہ بیان کئے ہیں۔ جنگ نامہ مثنوی کی صنف میں ہے اشعار کے مصرعے ہم قافیہ میں شعروں کی بحر بھی ایک ہے۔

علامہ نے اپنی تصنیف کے بارے میں بھی ذکر کیا ہے جس کا عنوان ہے (در بیان احوال خود و سبب تالیف کتاب گوید) اس عنوان کے تمام اشعار چھپا سٹ مصرعوں پر مشتمل ہیں۔ مصنف کہتے ہیں کہ میں نے یہ کتاب اعلیٰ حضرت امیر نصیر خان کے ارشاد گرامی پر تصنیف کی ہے۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ جب ہم نے اسلامی سر بلندی کے لئے اتنے علی حقین اور کاوشیں کی ہیں لہذا دنیا میں اسے یادگار چھوڑنے کے لئے تاریخی دستاویز کی ضرورت ہے۔ چنانچہ علامہ نے وہ تاریخی دستاویز بصورت جنگ نامہ تحفۃ النصیر رقم کی اور یادگار چھوڑی۔

علامہ نور محمد گنجاوی نے اپنے جنگ نامہ میں اس دور کے بعض بہت ہی دل چسپ واقعات بھی بیان کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب مسلمانوں کا لشکر سکھوں کے مقدس ترین گوردوارہ دربار صاحب میں جماس وقت اہرت سر میں ہے اور جسے پرانے زمانے میں گوردھک کہتے تھے اس طرح رقم طراز ہوتے ہیں۔

(در بیان رفتن گوردھک و خواب کردن گوردھک گوید) اس عنوان کے کل اشعار اٹھاون (۵۸) مصرعوں پر مشتمل ہیں۔ غالباً گوردھک شہر امرت سر کا قدیم نام ہوگا۔ چنانچہ



مصنف کہتا ہے کہ غازیوں کا کوئی بیس ہزار افراد پر مشتمل لشکر اس کام پر متعین کر دیا گیا جب وہ گوردوارہ کے قرب وجوار میں پہنچے تو سارے سکھ وہاں سے بھاگ گئے اور وہاں کوئی انسان نظر نہیں آتا تھا چنانچہ جب ہم سنہری گوردوارہ کے اندر داخل ہو گئے تو اچانک گوردوارہ کے اندر سے کوئی نہیں مسلح سکھ دیوانہ شیروں کی طرح ہمارے فوجیوں پر جھپٹ پڑے اور اس وقت تک لڑتے رہے جب تک کہ سب کا کام تمام نہیں ہو گیا۔ ان کے مقابلہ کے بعد توپوں سے بیماری کر کے گوردوارہ کو زمین کے ساتھ سموار کر دیا گیا۔ اس قسم کے دیگر کئی دلچسپ واقعات کا ذکر علامہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

ہم اہل بلوچستان کو علامہ نور محمد گنجا بوی کا تہ دل سے شکر گزار ہونا چاہیے کہ انہوں نے بحیثیت ایک عالم اور باشندہ بلوچستان کے، ملت بلوچ کی احیاء اسلام کیلئے خدمات کی ایک مستند تاریخی دستاویز بطور یادگار چھوڑی ہے۔

قارئین گرامی کا مخلص دعا گو

آغا نصیر خان احمد زئی بلوچ۔ جے۔ اے

۱۸۴۔ سرباب روڈ کوٹہ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والسلام على رسول محمد وآله  
 واصحابه وازواجه اجمعين اما بعد در عهد سلطنت خان ابن النخان ابن النخان  
 اعلم حضرت خان صاحب مير احمد يار خان صاحب تاجدار بلوچستان ايس بيك  
 نسخہ كتاب از جنگ نامہ خان صاحب غازی مير محمد نصير خان نور اللہ مرقدہ  
 کہ دیگر کتب ہائے آن در بلوچستان عدم تپہ اندلسنی تمام سردار بہادر سردار  
 عابى مير محمد خان او۔ بی۔ ای صاحب شہزادى دار جہند نشس پير بيك مسيان مير  
 عبدالقادر خان و مير عبدالرشيد خان و مير عبدالغفار خان و مير بشير احمد خان  
 بہترہ کوشش پيدا کنانيدہ فى الوقت ايس نسخہ را از مير عطا محمد شہزادى شادى  
 ذہ تلمی ترميز کنانيدند کہ او يکے از منشيان خاص سردار بہادر صاحب بود  
 اگر تلمی کتب ہائے معدوم دستياب شدند ہمہ گى را حياپ خواہند کرد۔



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنامِ خدائی جہاں آفرین  
 خدائی عظیم و سلیم و خیر  
 خدائے کہ خلق جہاں آفرید  
 بود خالق الخلق بالا و پست  
 بود واجب او با وجود قدم  
 تنائیش بردن از خیال خورد پروردان  
 بود فکرِ فکرِ کمانِ خاکِ او  
 ندارد حسد و زہرہ جست خیز  
 خورد ز آدمی با سخنِ راه جوست  
 از دہر کسی بہت در گفت گو  
 مقرر بود نے مقرر بجائے  
 نہ بر ملک او شکر گشت دست سائے  
 صود نقش کرده بالست نکرد  
 کہ پون در چہ نقش ساز است  
 خورد وحدت اورا نموده سمجود  
 نمودیم ما چہ کہ بود او خدائے  
 پیئے راحت جان آگاہ ما  
 ہمہ کار عالم بہ تدبیر اوست  
 بفرمان او بہت ہر کس کہ بہت  
 بود حکمت او نہاں در ہمہ  
 اگر غیر او دیگرے بود الہ

زمین و زمان انس و جان آفرین  
 ہو اللہ تکلی کل شیئی ان تدبیر  
 کرد گشت صنوع الہی پدید  
 ہمہ مستقیم او بود ہر چہ بہت  
 نہ مثل وجودی کہ بہت از علم  
 زیادہ ز ہم فرست گران  
 بود محترف عجز ز اورا کب او  
 کہ اندیشہ ماند درین راہ تیز  
 سخن کے رسد و رہا بخاک اوست  
 دزاں گفت گو است پوشیدہ رو  
 کسی کو چہ نہیں نیست ہو خدائے  
 نہ بر صنوع او کس برد عقل درائے  
 بہ طبع و نلک ہم حوالہ نکرد  
 از د آئینہ بر صور روشن است  
 بود متنوع تنائیش در وجود  
 نمائیم ما او بہ ساندہ انی  
 مہیا کند توشہ راہ ما  
 نہ تدبیر ارباب بہ تقدیر اوست  
 ز حکمتش بردن نیست بالا و پست  
 حکمت بود حکمران ہر ہمہ  
 فتادی نساد اندری بازگاہ



یکے دوخت و آن دیگری می برید  
 بیفتادی اندر جهان گیر و دار  
 دیگری شدی حاکم آسمان  
 شدی ابتر این کار تا سرسبر  
 در فیض بسته شدی ز آسمان  
 جزا و نیست کس حاکم الحاکمین  
 دل بخردان حق شناس از دست  
 همه ملک در پیش او اندکیست  
 گوی بادشاه را کند بے نوا  
 نه بشنیده ام بلکه خود دیده ام  
 بدلائی و کدیہ پرورده بود  
 بناز و نعم برتر از دیگران  
 خدایا امان زین بلا الامان  
 مصور بر آب مست نارا الحق او  
 جزا و کیست کار دشمن در شمر  
 ملون کند شام را از شفق  
 کند مار را طعمه و کلاک او  
 بهیبت ز نامش تسلیم گشته شوق  
 چه گوئی ز بسد انشی کیف او  
 مگو کیف ادبیل بگولا و ہو  
 کند کشف اسرار لاموت تو  
 ز لا بجز رو ہو بکن در نظر  
 نباشد مقامی به الا اللہیت  
 ز آفات دوران نگذار ما  
 در افتاد گیہان توئی دستگیر

یکے می زد و دیگری می برید  
 یکے گفت گیر و دیگر گفت دار  
 یکی بر زمین می شدی حکمران  
 یکے زندہ کردی بختی دیگر  
 گسسته شدی تا در پود جهان  
 خدا او بود احکم الحاکمین  
 پناہ خرد را اساس از دست  
 گدا و شہنشاہ پیشش کیست  
 گہی بے نوا را کند پادشاہ  
 چنین تسہ بسیار شنیده ام  
 کسی گو در یوزہ نان خورہ بود  
 بسند ہی دیدمش کامراں  
 سر و پائے دیدم بر نہہ ہماں!  
 مقدر بغیر آلت مست مطلق او  
 بجز او کہ آرد پس بے پدر  
 منور کند یام را از منسلق  
 و بد مار را ذوق در خاک او  
 زمین و زمان را نگارد ورق  
 چون مفہوم ادراک مانیست او  
 بود کیف او جہل ای راہ جو  
 بود لا و ہو قوت و قوت تو  
 ہوا و ہوس را بدر کن ز سر  
 بخاروب لاتا نرو بے رست  
 خدایا توئی در جہاں یار ما  
 توئی کز تو کس را نباشد گریز

امیدم برآورده دادم بر کس  
 بهر چه افتدم چشم و دل آن توئی  
 شود کاتیش جسد انس و ملک  
 نویسنده ازان تا بوم التناد  
 نیاید ازان حسرتی اندر عمل!  
 بهر کار او داد و لبست و کشاد  
 زیساره و ثابته و ماه و مهر  
 که نمانی بیایم در دهر ما  
 کز ان غفلت از خود نجات شویم  
 و لیکن نه گفته کلو تا کلو!  
 مکن سعی بر گزند تو در یاد کلون  
 توان رفتش در پس مصطفیٰ  
 بر اه سلامت ازین جاہ رفت

ندارم امیدے بجز تو ز کس  
 ازان رو که پیدا و پنهان توئی  
 زمیں گر شود کاغذ و نہی فلک  
 ہمہ آب عالم شود چون بداد  
 نہ حمد و ثناے حتیٰ لم یزل  
 خدا داد در آدمی دینداد  
 اگر هفت ارض مست ورنہ سپهر  
 بکارست ہر یک ازان بہر ما  
 و لیکن نباید بغفلت خوریم  
 خدا گفت گرچہ کلو و شربو  
 بخوان لام تغلیل در عیدون!  
 بود راہ باریک نور انیا  
 ہر کوی پس مصطفیٰ راہ رفت

## درعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

سپہداریاں فرستادگان  
 اسیران روز جزا را شفیع  
 و گریہ جو جزوند و او بہت کل  
 ہمہ جمع شد درود السلام  
 دشمن مخزن کوبہ راز شد  
 صد آخر لہمان خون بقول رسول  
 بود تاج اصل و نہ رع نبی

سر سردان تاج آزاوگان  
 جان را مطاع و خدا را مطیع  
 بود خاتم الانبیاء رسل  
 فضائل کہ بود انبیاء را تمام  
 در گنج ہستے از و باز شد  
 کند عینے از آسمان با نزول  
 شود پیرو دین و شریعت نبی

اگر ہرنے را بود صحتے!  
 نہ معبوت باشد بر دین شناس  
 تن پاکش از ظلمت سایہ دور  
 بکف داد دارائے عرش مجید  
 بدای قفل آن حقہ ماکشاد  
 چون خاتم دریں طاق فیروزہ رنگ  
 بدنداں چون خاتم کہ گیسر زنگیں  
 چو آن سنگ شد با سہیش فریق  
 چو شد لعل گویائی او سجدہ خواں  
 بسیں آن لب معجز آسنگ را  
 نینداخت او سایہ بر فرش خاک  
 گذشت از سپہ بریں پایہ اش  
 نختیں چو نورش علم بر کشید  
 چو ختم نبوت شدہ شان او!  
 کہ لوح و قلم بود درشت او  
 کسے کو کند مشق قمر چون قلم  
 جو بسکہ ز مہر نبوت کشاد  
 عجب اس کہ بر حرف زان کم کند  
 نم مہم گر دگر از دے نہاں  
 وگر حلقہ ہا شود نیز دور  
 دگر مہم ہم گر کمر بر کشاد

فرستادہ شد سوئی ہر امتی  
 بجز او کسے بر ہمہ جن و ناس  
 ز پیشانیش نور حق در ظہور  
 بانگشت تسبیح نوحانش کلید  
 ز اعجاز چوں گوہرش جلوہ داد  
 ہمہ وقت می بستہ بر سینہ سنگ  
 شدش سنگ اعدا بدندان قرین  
 ز عکسش بر آورد رنگ عقیق  
 شدہ سنگ اندر کفش سجدہ دان  
 کہ چوں سجدہ خواں می کند سنگ را  
 ازان سایہ انداخت بر عرش پاک  
 کہ تا عرش آساید از سایہ اش  
 نہ شام عدم صبح روشن دمید  
 بود ختم تدرآن بر ہاں او  
 وے زان نفر سود انگشت او  
 قلم گر نگیرد بدست او چہ غم  
 خدا نام پاکش محمد نہاد  
 ہا نائدہ زان نہرا ہم کند  
 خدا را کند حمد او بے نہاں  
 نظر اللہ کند مدح از شاخ نور  
 بر حمت شدہ دان و آن بر کشاد

عجب نام نادر زہر حریف خویش  
 معانی بہ بخشد ازیں آگہیش

134306

## در صفت معراج آنحضرت علیہ السلام

ستاره در مجلس افسر و ز بود  
 بر انداخته شنید از رخ نقاب  
 بیامد بر آورد اسپ ز نور  
 همه طالب نور او با امید  
 ندیدست خفته کسی آفتاب  
 بر آید بخسراید جوئے راه  
 برون نه تو پای بر زمین و زمان  
 یزک را ازین حلقه بردن فگن  
 رخ خود ز معراج دولت تافت  
 بمیناق سرعت نمود از وثاق  
 زیائی وی آگاه چشمی نگشت  
 بروئی همه آن شتر خسروان  
 که ماه شکنه از دشت دست  
 رانندش ز احسان خط خطا  
 که بر مطربان عیش زد گشت تنگ  
 زره کرد آن چشمه بے آب نور  
 بیفکند و تیغ و بهم دست بست  
 بجان شد غلامش امشتری  
 نحوست شدش با سعادت بدل  
 پراز ماه و خور گشت از وی بروج  
 روان عرش و کرسی خود پیش داشت  
 نقاده بلرزه پر جبہ میل

شبے کز شرف غیرت روز بود  
 تو گوئی بر آمد بشب آفتاب  
 در آن شب برید الهی ز دور  
 نجوم آن شب از دیده ماٹے سفید  
 نباید چنین گفت کو به بخواب  
 بشارت بادش کزین نعر چاه  
 کشاده دراز بهر تو آسمان  
 ازین دائره خمیه بیدون بزن  
 چو آن شاه معراج این مژده یافت  
 چو برق او بسته به پشت براق  
 قدم آن براق از فلک برگزشت  
 طانک مقرب به پیشش دواں  
 بر آمد بماه فلک از نخست  
 عطار و عطا خواست کردش عطا  
 ز تار طرب زهره بگست چنگ  
 چو خورشید دیده در آن بحر نور  
 در آن کو کبه گشت بهرام لیت  
 غبار ریش یافت چون مشتری  
 از وثافت پر تو بروئے زحل  
 از انجا شدش بر ثوابت عروج  
 چو کرسی فلک را قدم او گذاشت  
 از ان پیشتر چون نموده حیل



ندل ادب پائی خود در کشید  
 بر وسط طوبی لک از دور خواند  
 قدم از حد کس افزون نہاد  
 مکان یافتہ در حد لامکان  
 شنید آنچه عیسیٰ چنان کم شنید  
 بزن برد ہاش کہ بد می کند  
 خبر دار ہر کو کہ عتہ مل آفرید  
 ترا عقل از دانشش بیش نیست  
 کہ از قاب تو سین بادنی رسید  
 بدیدہ بان بے حجابی جمال  
 فقیر آدا ما غنی باز گشت  
 بقا دید باقی ثنا بر گرفت  
 تختیت ادب را لب آموز کرد  
 پستعین لعبد ایک گفت  
 سلامش بگفت علیک السلام  
 خطابی بعزت جواب بے خواست  
 نہ است فرقی ز خود تا بد دست  
 نہ ما صد سلامش بود صد رود  
 رہ آوردن دادہ باہل نیاز  
 بیالاشد و تا شدہ کامگار  
 ز نطت خدا داد شریف او  
 ہر اجاب و اصحاب و الباب بخت  
 باخلاص دل جانفشان ز اختصاص  
 کہ بر ما شد تاوک جان شکار  
 کہ زخمی نیاید بر آن نازنین

ازاں پایہ دامن فرود کشید  
 چو آن مرغ عرشی سوئی سدرہ راند  
 نہ حد جہت پائے برون نہاد  
 برون رفت از جوہر کن فکاں  
 بخت آنچه موسیٰ بدید و ندید  
 بہ انکار ہر کو دریں دم زند  
 ترا عقل تو چون دریں شبہ دید  
 بہ برشش اگر عقل تو خوش نیست  
 ازاں دست او اندر انجا رسید  
 برقت از میان چوں حجاب خیال  
 دل پاک او مخزن راز گشت  
 چو خود را براہ فنا در گرفت  
 دیش از خرد مجز اندوز کرد  
 بخود چونکہ لاگشت الاک گفت  
 بدو رحمت حق بعون تمام  
 شنید از کرامت خطابی کہ خواست  
 برون بود چون وصل حقش ز پوست  
 از ہی بام نہ پایہ آمد نہ رود  
 ازاں مقصد آمد بہ مقصود باز  
 بوقت فرود آمدن ہم سہ بار  
 بما غافلان کرد تخفیف او  
 شادی کہ بر شوق اجاب بخت  
 بہ تخصیص آنها کہ چهار ند خاص  
 یکے ثناتی اشین از ہم بغار  
 تین خود سپر کرد و شمشیر دین

دیگر نطق اللہ بقول عمر رضی  
 ہمہ بود بر مہر ذکی و غیبی  
 نبی اوشدی در جہان ظاہرا  
 سیوم شتر مگینی بصدق و صفا  
 سرد مال و جان بر رسول خدا  
 کہ امانت او کے کند کس بیان  
 کہ جامع آیات قرآن ہو ست  
 چہارم صحابہ سخاوت علی  
 یہ نجیر بہ خندق شنیدی کہ او  
 کہ یک جنگ آں نامور پرخیر  
 چو ہر سفلہ بے اعتدالی ممکن  
 شہو از مہر دل خوشہ چین ہمہ  
 ز من بشنو این نقل ای اموی  
 کہ بودند در ملک ہندوستان!  
 بظاہر دے باطن از یادری  
 یکے سنی در افضی بد دیگر  
 بہ سنی تمنائے حج در گزرت  
 چو سنی بعلوم سفر شد نیار  
 کہ من یکے امانت دہم مرترا  
 پس از حج روی چون شہر رسول  
 بیدانان را در آن جا بیگنا  
 تلفت ہم آن امانت تیرا  
 نوشت آن لعین کاغذ مہر کرد  
 چو سنی جدا شد از افاضی  
 کہ شاید مبادا در آن نامہ اش  
 بآیات قرآن خمس عشر  
 بود روشن از بود بعد دینے  
 بخوان در حدیث رسول خدا  
 کہ ہر قائل خود ندید از جیسا  
 بجان و بدل کردہ بودہ خدا  
 ہمیش بود خستم بر ہمگناں  
 بخلق نکو بر عد دست دوست  
 بان خصلت او بود نبی را ولی  
 چہ کرد آن یل نامور نام جو  
 ز اعمال تقلید بہتسر بود  
 دل از مہراں چہاں خالی مکن  
 کہ کینی یکے ہست و کینی ہمہ  
 کہ دیدم نوشتنہ بہ کتب سیر  
 دو کس می نمودند از دستاں  
 ہمی بود ہر یک ز دیگر بری  
 یکے برد بدینا دیگر کورہ دگر  
 یکے ردنی برگ رہ برگرفت  
 بدو گفت آن محمد نابکار  
 بہر با خودی مرد راہ خدا  
 زیارت کنی قبر باب تول  
 بیایس بجاڑ مکن پس نگاہ  
 رسانم بدان رضنہ مصطفیٰ  
 دزاں بان مرد سنی سپرد  
 ہتر سید زان سگ زباں افاضی  
 بنومی دگر شد روان خامہ اش

کشیده ز انبیا خود نامه را  
 نوشته بد آن کافر سگ بفر  
 بصد چشم آن رقعہ را پاره کرد  
 چو روز دیگر مرد انبیا کشاد  
 بجنسہ سماں رقعہ بود اندران  
 سیوم روز آن را در انبیا بید  
 فرو ماند ز آن سستی از موش رفت  
 اگر خواست ورنہ بہمراہ خویش  
 چو در روضہ خاتم الانبیا  
 سماں رقعہ را نیز بر تاب کرد  
 در اثنائے آن حال خویش ربود  
 بان چہار اصحاب مجلس رسول  
 ز مجلس بپا خواست عادل عمر  
 کسی کو بود شیعہ از علی  
 چہ باشد نزاری چنان سگ لعین  
 کہ ان سگ لعین را کشدم علی  
 کہ دشمن شما دشمن او بود  
 سماں سگ رسن بستہ بر پاؤ دست  
 بگردن زد و ذوالفقار و سرش  
 بان مرد سستی بگفتند ہاں  
 بلز بید از ہیبت آن مرد ویں  
 نوشت آن شب روز تاریخ ماہ  
 پرسید از حل آن بد مال  
 فلاں شب فلاں روز خواب بود  
 تنش را در آنش در انداختند

کہ بیند چہ دارد ز مدح و ہجاء  
 در آن لعن شیخین سخرخ بسیر  
 پس از یادہ کردن بخاکش سپرد  
 در انبیا بد آن رقعہ بے کم زیاد  
 و گریباہ سم پاره کرد آنچنان  
 نمی گشت گم رقعہ آن پلید!  
 دریں رقعہ سرسیت با خود بگفت  
 برود و سر از نخلت افکند پیش  
 برنت دزیارت نمود از صفا  
 دل از غصہ بر بود اندوہ درد  
 در آن خواب پیغمبرش رخ نمود  
 مرتب شد آن مرد بود خمدول  
 بگفتا کہ ای شاہ خیر البشر!  
 بما لعن گوید سگ را فظی  
 بگفتا نبی رحمت العالمین  
 زندگوش را دریں دم علی  
 بیوم الحساب او بدوزخ رود  
 در آنجا بدہ کان یل حق برست  
 جدا شد بخون غرق شد پیکرش  
 پدید می نزاری چنین گم ہاں!  
 برآمد ز خواب فرودش یقین  
 سفر کردہ آمد چو در جہانگاہ  
 بگفتند کشتہ شد آن بد خصال  
 سرش را بریدند در خواب بود  
 در آتش چو روش سہ ساختند

بگویم اگر بشنوید از یقیس  
 بگفتند تحسین بر آن نیکب مرد  
 ز بدگویی رخصت تائب شدند  
 که اینست سزای چنین بد زبان  
 بال باصحاب با صد صفا  
 که خود را سپرد در پیش ما  
 که بردای او ناطق ست کردگار  
 فدا کرد در نام خیر البشر  
 که از هم گمان برد تیغش سبق  
 بکن از کرم این دعایم قبول  
 بقول الا اللہ پس ان لا اله  
 زیارت کنم قبر باب بتول  
 ہمیں خواہست باز خواہم ہمیں  
 بموٹے سفیدد بہ پیری ہم میں  
 مراکن چومویم تو ردی سفید  
 بایمان برزیں سمائی و بال

بگفت ای گروہی پر از داد و دیں  
 دزان پس همان قصه را نقل کرد  
 بسا کس کہ عیسرت پذیر آندند  
 منادی نمودند در ہر مکان  
 خدایا بحق رسول خدا  
 بحق ابوبکر آن یابنار  
 بحق عمر عادل و دودہ دار  
 بہ عثمان کہ مال و سر و سیم دزد  
 بحق علی ولی شہیر حق  
 بحق دوا بنہیں بنت رسول  
 کہ مرگم بایمان بکن یا اللہ  
 بمیرانم اندر جوار رسول  
 چنین مدعایم بود از یقیس  
 بہ بجز و نیاز و فقیریم ہم  
 تو چون شرم داری از موئی سفید  
 نخواہم ز تو ملک مال منال

## در مدح پادشاہ رد درال احمد بہادری گوید

ز در گوہر کردہ آفتاب پر  
 کنم پیش شاہ سکندر منش  
 ز طبع چو بالازند سر سخن  
 کہ روشن شود چرخ تاقعرب  
 بر آدم طبق از درد بر بردن  
 کنم بر سر ہا جانشن شمار

سخن چون ز رشتہ بیرون رخت و  
 بہ آنست کان بدیہ ز پیشکش  
 کہ در صفت آن شاہ دشمن شکن  
 ز مطلع سخن سرزند آفتاب  
 دران نور از بہر سکت کنون  
 چو بوسم دید دولت شہر یار!



خداوند گیتی بعدل و امان  
 بود حکم او چون قضاے حکمراں  
 چو تاج سلاطین بگوهر بلند  
 ز کمر سی بگر کسی سر سرد راں  
 دل از حکمت اسرار حق پر ضیاء  
 که ز آصف نسب نامه با دی رسید  
 که اجداد و امجاد آن نامور  
 بعالم وجود آمده شاد کام  
 که خالد ز اولاد آن پُر و ناست  
 ز افغان بن آصف آمد پدید  
 پدر بر پدر آمد این شهر یار  
 دو عالم از آن پر دوش کور بود  
 ز نام آوران بر ده گوی سبقت  
 ضمان را امان و امان را ضمان  
 کدام است کاین پایه اش در جور  
 جهانگیر و سیم تاج بخش شہاں  
 نهادند دیده سران صد نزار  
 شد خاک گم از دران سر مرماند  
 طلب کرد خاک وی سر مرمانت  
 پر از خاک شد ماه از ماه خاک  
 فرود آیدان ماه بوسد زمین  
 ہمیش بر فلک مہ زمین بوس کرد  
 تبا و بل شاه لیش گردن زند  
 ستانداست الیم چون مهر و ماه  
 بایں رفعت ست آسماں پست او

شہ اسکنند شایہ داران شان  
 بود سیر امرش چو سیر اختران  
 بگوهر دراز سردران سر بلند  
 بود میوه دل بلند افسران  
 جگر گوشہ آصف برخیا  
 سرور دل خالد ابن ولید  
 کتب ہائی تاریخ عالم نگر  
 تختین سپر آصف افغان بنام  
 از آن دیوبند آصف برخیاست  
 پسر بر پسر خالد ابن ولید  
 ز اولاد آن شیر دل نامدار  
 ز ہر دو جہش کعبہ ارکان بود  
 یکے دیوبند و گھر سیف حق  
 بعدل و امان شاہ دُر دران  
 چنینی پایہ اش از کمر برتر است  
 جوان بخت شاہ خدیو جہان  
 بخاک درش چون بہنگام بار  
 ز سرمہ کہ بر چشم برد نشانند  
 ز اہل بشر کہ بر درشتانند  
 ز سیم سمندش زمین گشت چاک  
 ہمیں خواست پیشش کہ چرخ بریں  
 زمینش بر آسماں رفت گرد  
 چو بر قتل دشمن مغریمت کند  
 بہ تنہا بہ میدان زند بر سپاہ  
 چو ہمزاد شد جو بادست او

<p> نزد سینه جزم سماں تا قیام  بجنبه چو لوه از مکان مصاف  دو ذکاء که مهتاب بر هر زمان  ز حق کامیاب از جهان حکمران  ز ممتاح ادش شد به تخمیر بلند  سلطان مهر و فدک پرده دار  که تا هست لازم مکان تا زمان  نه شاهی که ظل الهی و بیست  مظفر بکن بر عدو جسا و دوان  بود نام شان ناصران نام جو  بدانش مغلوب مقهور باد  دریده دل و بسر و رسیاه </p>	<p> بود بر سر کاف حکمش بدام  بکمش نداد قدم کوه قاف  بود تا که خورشید بر آسمان  شبه در دریاں بود در جهان  سر چیز او هست ز اختر بلند  بدرگاه او شد به سنگام بار  بود بدتش را لزوم مکان !  سزاوار اورنگ شاهی و بیست  خدا یا تو ای شاه گیتی ستان  منور کن اسلام از تیغ او !  که چشم بدان روی او دور باد  تلم دار بادش عدو دیر گاه </p>
--	--

## در دعا و ثنا حضرت امارت فلک پناه گاه امیر نصیر خان حاکم بلوچستان غالب جنگ بلوچ و ابروی احمدی گوید

<p> نه خان بلکه جان و روان بلوچ  معینش رسول خدا دستگیر  نگهداری از حادثات جهان  بایمان و احساس فرخنده داد  بفضل و کرم عداوت کن دراز  مکن بیچکامش ز غم دل شکست  نگویم ز جباه و جلال چشم  ز جود و کرم دین و داد و حیاش </p>	<p> الهی بحقیقت که خان بلوچ  سپه دار دین خان غازی نصیر  که در سایه شاه در دران  بتوفیق طاعت و شش زنده داد  جهان آفرین کار او را بساز  ز گویائی خاموش و شیار مست  بمدح و ثنائش زانم نسته لم  بگویم ز انصاف و عدل و سخاوتش </p>
---	---

بحق نبی رحمت العالمین  
 بعلم و عمل حرمت دین فرود  
 کز دشت بدید آسمان وزین  
 امید از خداش بود نئے ز غیر  
 کہ روشن چو ما هست دریل داغ  
 بخود کرم داد دین مستقیم  
 شد این د آسب دشمن ندید  
 رسیده بمقصود آرام دل  
 نہ صد بلکہ افزون ز حد عدد  
 ندارد سپندان کریم الشیم  
 گزید ز کبریاں یل از جسمند  
 الہی نور زین شجر شہرہ نیز  
 بساید جنیں بر درختیں !  
 رسد زین شرف بر ملائک سرش  
 ز بچران آن سید نامدار  
 از وجود از سوز دل ساز دل  
 بیدار او ہر زمان شائق ست  
 ندارد زناش گئے فرشی  
 بحق توئی حائق ذوالجلال  
 نصیحت بکن رویت مصطفیٰ  
 سوائش بکن یا الہی تبول

الہی ہمیشہ بدارش برین  
 براہ خدا استقامت نمود  
 بدانند خدائی جہان آفرین  
 کہ دار دہمہ وقت نیت بخیر  
 بوصفش نباشد چو هیچ احتیاج  
 کہ هست این نسب با کریم از قدیم  
 اگر زینہارے برس در رسید  
 نہ آسب دشمن کہ با کام دل  
 کہ این یکے را بگویم ز صد  
 در این شرح گرم برانم تسلیم  
 ہمہ کسر نفسی تمساید پسند  
 ہی عزم حج دارد و عمرہ نیز  
 ریاضت کند روضہ مصطفیٰ  
 کشد سرمہ در چشم خاک دیش  
 بریند ز چشم آب عشاق دار  
 بگوید بہ محبوب خود زانہ دل  
 بعشوق نبی عاشق صادق ست  
 بخواب دیہ بیداری ویہ شہشی  
 یہ بیند جمال نبی با کمال  
 بنورانی ایضاً ترجمہ ہما  
 بپیشش اندر جوار رسول

**در بیان و سخن سخن و کویان شعراے متقدمین گوید**

بیای سخن شرح کن وصف خویش کہ از ہر صفت وصف توست پیش

چو حیواں ہمہ بستہ بودی دہن  
 نظیر سخن نامدہ در وجود!  
 گئی در نگار قلم در کشند  
 کہ مہر سخن از سخن کردہ اند  
 بودیم جو گوہر بر گوہری  
 کہ دل کشش دل آویز موزوں بود  
 بہ سلک سخن راز حق در کشند  
 چہ مانند آخر بایں دیگران  
 بخلوت گہش ندیدم انیس  
 دران مخزن است بے شک غیر ریب  
 کہ ایں سایہ از پایہ پیغمبر لیسیت  
 چو شعر ایں آمد بہ پیش انبیاء  
 برد شاہدار ایں شہادت قبول  
 کہ چون آن شہ شافع ایں دجان  
 رموز خفی را شنید از خائے  
 رموز نہانی و نہفتہ نے  
 سماں سہرا خفی نمودہ بیان  
 عظمت ایں حدیث از بیان سلیم  
 مفاتیحہا سنتہ شاعران  
 زاداد او شعرا ہم بدہر  
 بحر شعر بود ولی بیخ جا  
 دگر پیر بغداد از در پرست  
 دگر شاہ ملتان شیخ فرید  
 چہ حافظ چہ سعدی چہ جامی ولی  
 کہ ترشش تفصیل ناید بیان

نگفتی کسے گر نبودی سخن  
 بغیر از سخن صیبت عالم نبود  
 گہی بر ہوائے علم بر کشند  
 جہاں را طفیل سخن خوردہ اند  
 سخن چوں نہ سنجیدہ سر سری  
 سخن ہائے سنجیدہ بین چون بود  
 سخن پروران چون سخن در کشند  
 زعرش اند بلبل سخن پروران  
 نغلامی کہ با خضر بودہ حلیم  
 بگفتا بہ سخن کہ اسرار غیب  
 کہ سیر خدا در سخن پرور لیسیت  
 پس دیش قلب و سب کبریا  
 بریں قول حسان شاعر رسول  
 کنی امی خرد مند تفسیر دان  
 بمعراج رفت و پس آمد بجائے  
 بعینہ سخنہائے ناگفتنی  
 چون انشا نمودہ فصیحہ حسان  
 از ان دو رسول خدای کریم  
 کہ گفتنی العرش کنز بران  
 گفت اولاً شعر آن بوالعشر  
 چو شاعر بود بر ولی خد را  
 اویس نزن و حسن بھر لیسیت  
 دگر چہ جنید سنت در بایزید  
 چہ ذوالنون مصری چہ شامی علی  
 بحر ایں دگر اولیائی جہان

از ایشان نبودست بی شعر کس  
 کند اعتراض بریں قول من  
 که امست نامش نیاید نهفت  
 بریں خستم کردم والسلام  
 نفهیده منش از تو اب  
 کم و بیش آرد عبارات آن  
 بتوصیف و تعریف شان بیش و کم  
 بر اهل خرد نیست این حرف بد  
 اگر پس بری شعر خوانی تو خویش  
 که شعری که از شرع آرد بیان  
 تو با پوشش دل معنی این نکته داں  
 بود هرزه نزل شعرش بخوان  
 بخوان مشنوی مولوی را نکو  
 بجان و دم هر ذکی و غسبی  
 که در گنجہ ام قاضی از جد و اب  
 ز فضل و ہنر گنجہ را قاضی  
 ز احوال خود ہم سخن گفتنی است

ہر شعر موزوں بگفتند و بس  
 سخن این کہ گر جاسدی زیں سخن  
 بگویم ولی کہ شعر نے گفت  
 نخواہد یکے را بگفتن بنام  
 اگر در حدیث است شاعر کذاب  
 کہ در مدح و در وصف و در ہر بیان  
 نمایند عراق و اعسلام و ہم  
 چو در نفس خود شعر ہم نیست بد  
 و گر رانی شرمست از عین بیش  
 من این وصف شعر نمودم بدان  
 بود عین شرع و شعرست آن  
 و را از شرع شعرت بود بر کران  
 کہ حیض الرجال است آن شعر تو  
 من از اصل حنہام شرع نبی  
 ہمیدانم از نسب و از حسب  
 زردنی نسب نیز عبا سیم  
 چو از بہر مردم گوہر سفتنی است

## در بیان احوال خود و سبب تالیف کتاب گوید

بود زینت و زیب فرخندہ گی  
 بدست آرتا توری از و بال  
 ہر اہجت بگویم بل می نیوش  
 از آن آہن از کسب خود بر خوری  
 و ز کسبت از کار بازاری است

اگر مال و اولاد در زندہ گی  
 دہ مال و دولت ز کسب حلال  
 کدام است کسب ایچون و ایوش  
 اگر پیشہ است نہ آہستہ گیری  
 و گر از خیاطی و تجاری است



بخور زمان اذان پیشہ ای پر پشند  
 سز و گرنہ باشد در ستنش نثر اد  
 طلب کردنش بہت شرط خورد  
 کہ رزقی ز کسب بہت آدم  
 بہ تخت صنایان بر آمد بفر  
 خورد نان اگر پیش در آند کے  
 جزایں ہر کہ تیکو کند بد کند  
 سز و گرنہ نثر ادش نباشد بہت  
 بہ قاضی گری نیم بدہ شاعری  
 کہ گویم تو حال خود ای سرش  
 در اشغال آن امر راضی ہدم  
 بمورد شے آمدہ این تعنا  
 در ان ملک اسلام کرد آشکار  
 محمد بن القاسم باد ف  
 امیر کے کہ اور انباشد نظیر  
 دل و رانی شد گشتہ خوار و نژند  
 بدر رفت و کفر و کفور از میان  
 اٹے یومنا از من بہت جاؤ من  
 ہی شد کفاف ار کم بہت مزید  
 شد از خواندم میل در فارسی  
 بسے نسخہ دیدم بہوش و تیز  
 شدہ مائل و شد اذان عالم  
 در اشعار موزوں نمودم عمل  
 مشور نجہ سر حہ ان گویم نوبش  
 اگر بینی از دانش و دانہ

مرا نچت بود پیشہ ای پیشہ ور  
 کسی کو پدر پیشہ را ترک داد  
 و گرنہ رزق مقسوم خود میرسد  
 از بس رومن این خون دل میخورد  
 چو استکندر رومی نامور  
 یفرمود کہ کسب خود ہر یکے  
 کہ ہر پیشہ در پیشہ خود کند  
 کے کو پدر پیشہ را ترک بہت  
 پدر پیشہ ام است تا ضی گری  
 بن دار گوشی خداوند موش  
 من اول بہ گنجاء تا ضی ہدم  
 کہ مفقار لیشیت از اب و جد مرا  
 اذان دم کعادل عشر دہ دار  
 فرستاد افواج اسلام را  
 بران فوج اسلام بودہ امیر  
 چو افواج اسلام آمد بند  
 گرفتند آن ملک اسلامیاں  
 اذان آباد اجداد من !  
 یہ آنچہ از رسوم قضا میرسید  
 در ان شغل بود پس از سال سی  
 ہم از نظم و ہم نثر و تاریخ نیز  
 بعالم عربوں و توافی دلم !  
 ہم از مثنوی و قصائد غزل  
 دس گوش با من کن ای تیز ہوش  
 ز تصنیع و تعیب و در قانیہ

بہ بینی زہر صنعت او د لیل  
 بہر نوع واقوات بینی قوی  
 اگر شاہگان بود رائگان  
 ز اشباع درس ممکن رستہ خد  
 ازاں نیست این نسخہ ام نیز دور  
 ز غیر مرتب ہم ای حتی پرست  
 بہ بینی در ابیات این مثنوی  
 نہ بینی بوزنش کم دبیش حرف  
 نیابی در و جز ثواب ای عزیز  
 تو از قافیہ ای یل تا مجو !  
 دل تو شود ہم ازاں حرف صید  
 بگوئی کہ صد آفریں ای عزیز  
 یکے فقرہ اش بے معانی مدان  
 کشادم بانصاف گر بنگری  
 کہ بر این تمیز و حسہ دانویں  
 کہ ہر چیز آن بگویند من گفتہ ام  
 کہ بنید ز انصاف و عقل اندر ان  
 براگندہ طعم نمودست جمع  
 کشدم بیاد از چنیں خامہ  
 کہ تا بد ز رفتن کسی را عنان  
 کہ از من نگاہے درس من بود  
 بدش بر بگوئی من سنت شایدم  
 بگویم کہ فاء تو من مہش لہ  
 نشد بے ہتر یاد بر یا سچاکس  
 نوشتم بخان کریم الشیم

ز حد و تا کیس و قید و خیل  
 ز مجہول و معروف و رد و روی  
 بود کم در وقافیہ شاہگان  
 نفاذست و مجربیش توجیہ و خد  
 دے چوں را واست عند الضرور  
 ہم از لفا و شہرت برب پرست  
 ز نر صیح لفظی ہم از معنوی  
 چو تقطیع او را بخوانے شکر  
 ز تردیف و تقلیب و تحسین نیز  
 نہ بینی ز اقوالے اکفا در و  
 اگر بگری در وی از حرف تید  
 تیار بخشش از بگری از تمیز  
 اگر زوف نلب ست و گریکس آن  
 زبان چون بہ شعر و سخن گستری  
 کنی بر من احسنت صد آفریں  
 چنان نیست عیبی کہ نہ ہفتہ ام  
 امیدم بود از سخن پرورایں  
 سخنہائی چندس کہ از بہر کسب  
 برآمد آن تا بہ ہنہ گامہ  
 کہ نبود امیدے چنان بر جہان !  
 ہمیں یاد گارم پس از من بود  
 دگر گفتن بد کند حاسدم  
 گر انگشت بر حرف من می نہی  
 ہمہ پرینر گفت گوہست و س  
 غرض این کہ ہر عرضہ مطہیم

بنظم دری بوده منظومه اشش  
 بسی عرضه بود از عبارات و نظم  
 بفرموده خان زماں یار یار  
 چرا یک کتاب تصنیف خویش  
 که نامت بماند دریں روزگار  
 بگفتم بحشمت ای کریم الزماں  
 چنیں چند بار آن مبارک سیر  
 دریں فکرم اما بدل داشتتم  
 کتابی نویسم بوصف و ثناش  
 حسب ہم نسب آن عظیم المکان  
 روان سازم از مدح آن خامه را

که خان می شد از خوانشش دو خوش  
 عبارات بل استعارات نظم  
 بمن از تطف که نور اینا  
 نسازی چو تصنیف سازان پیش  
 بزم خسر و پیراں یادگار  
 و لے می نمودم تغافل در آن  
 بگفتا بگفتم بحشمت و سر  
 که در وصف آن بحر جود و کرم  
 بتاریخ ایت وجد و باجایش  
 نمایم بیان شرح دار اندران  
 تتبع محکم نظم شهنامه را

## در بیان رفتن خوب قلات و امر کردن بندگان حضرت خالصا جهت تصنیف کتاب گوید

چو رفتم به قلات آن نامور  
 در آن روز با داشت فکر جهاد  
 منش عرض کردم که خان دین  
 چو گشتی مظفر بر عدا می دین  
 من ایم باین نغزده، سراه تو  
 خدا و رسول از تو راضی شود  
 شود از تو خوشنود چون پادشاه  
 ز اشکار بود یاز دیره رستم  
 نماید چون شاه این کرم گسری

بدیدم رخ آن مبارک سیر  
 بسکما طعون آتش نهاد  
 ثواب غذا یافتی از یقین  
 خدایت معین باد دولت دین  
 بشرطیکه ای عادل ناجو  
 ز شاه جهان سرفرازی شود  
 دیدم مکی از محبت مرترا  
 دیدم مرترا از عطا و کرم  
 مراده دران ملک قاضی گری

شہنشاہِ غازی و درِ دران  
 بسے کر دم ای ابر داد و دہش  
 بنام آن شہنشاہِ عالی جناب  
 در آن شہر از رحمت گستری  
 کنی رحمت از عطائی خودم  
 نویسم ظفر نامہ ای محترم  
 کہ باشد بالفاظ و معنی درست  
 چو ملکم دیدت اور ذوالمنن  
 مواجب ہم از شاہ گبرم بسی  
 بر عافلاں ای سخن روشن بست  
 یدشت آمونی تا گرفتہ مر بخش  
 امید چنانست پیش خدا  
 اگر مہربانی نماید دید  
 بدستت رسید بی کم و کاستی  
 کہ سوت کند از تطف نگاہ  
 بر بانائے خویشت کنی سروری  
 بخوردی تو وہ ماہ خون جگر  
 یرم تحفہ تا شاہِ درِ دران  
 بر آرد امیدی تو ان محترم  
 کہ آن صلہ سنت بود از سنن  
 خداوند لولاک آمین جزا  
 بمان در جہاں مکرم و محترم  
 گرفتیم بامر آن بل حق پرست  
 رواں کردہ نوشتیم آن نامہ را  
 ز نعت رسول شفیع الورا!

و گری عرض کن پیش شاہِ جهان  
 کہ وصف و دعاد ثنائی سرش  
 نوشتیم چو دیباچہ این کتاب  
 کہ بدید مواجب ز قاضی گری  
 و گری صلہ شعر بر چہ از کرم  
 کنیم نیز ز نجبا دوات و قلم  
 تتبع بشہنامہ سازم تخت  
 گفت قبولم بود ای سخن  
 توئی قاضی آنجانہ دیگر کسی  
 و گری صلہ شعر تو یرمن بست  
 کہ گفت ست روستم خداوند بخش  
 سماں ملک و آن مال و ہم آن قضا  
 کہ شاہنشتی عادل پر خرد  
 دیم مژرا آنچه در خواستی  
 و گری نے حکم عرض در پیش شاہ  
 دید پایہ ات را چنان برتری  
 کتاب کہ نوشتہ در سفر  
 یہ پیش شہنشاہ گیتی ستاں  
 یہ بیند دران از نگاہ کرم  
 دیم مژرا صلہ شعر من  
 نہ پیغمبر حاتم الانبیا  
 دعا کرد پیش کامی سبحان کرم  
 از انجبا دوات و قلم را بدست  
 تختیں بہ کمر بل حنامہ را  
 ز تحمید و شکر و سپاس خدا

زتالیف این نامہ رنگیں پرند  
 بودہ ورق کاغذ خوش نشان  
 چنی پنج حسد آمدہ درتلم  
 ہمی خواند این نظم شیریں زبان  
 خداوند جود و عطاے نامور  
 خود آن نظم درخور تحسین بود  
 بدل ہم آن نکتہ از ہوش کرد  
 بہ بحر ریل گفنتی این نظم را  
 پسیدہ مطبوعہ اہل دل  
 بہ بحر ریل شد پسند و عزیز  
 تتبع کنی گزر شہنامہ اش  
 کنی شرح خوش تر بود ای فطن  
 بعالم شود اسم در سمت نحو  
 بسے میل دل دارد آن کامران  
 بہ بحر تقارب رواں نامہ را  
 زخان عظیم المکان ہوشمند  
 بر آرم از ان نامہ در روزگار  
 بین تا کجا میرسد ترک تاز  
 بہ پسماندہ گان چارہ سازی کتم  
 کہ جنت بود جانش رفوں مکان  
 مرا میرسانیدہ بر ماہ سر  
 میسر شدی ہم ز نور و کہن  
 خلف ماند صاحب دل از دے بجا  
 خداوان و فرخندہ خو و عمل  
 کہ سرالابیرست و لذت و نثر اد

زویاچہ نامہ اوراق چند  
 دو حسد و دگر تاکہ ہر حسد و آن  
 دگر چند اوراق از قصتہ ہم  
 در اشکار پور یک شبی پیش خان  
 کہ خان خسرو مند فرخ سیر  
 پسندید و بسیار و تحسین نمود  
 بہر نکتہ از ہوش جاں گوش کرد  
 پس از آفرین گفت نور انیا  
 اگر خوش بود نظم بحر ریل  
 کہ آن مثنوی مولوی روم نیز  
 ز فردوسی طوسی خوش منش  
 دے گری بہ بحر تقاریب سخن  
 عجب خوش نما باشد آن نظم تو  
 بہ بحر تقارب چون دیدم کہ خوان  
 ز سر برگرفتم دگر حنامہ را  
 نمودم کہ باشد کہ طبع بلند  
 کنم صید این دام شاہان شکار  
 دگر بارہ این نقش چینی طراز  
 ہم از صلہ اشس سرفرازی کتم  
 اگر زندہ بود حنان کلاں  
 ہمی دید این نامہ آن نامور  
 ہمہ آرزو دلاے دل خواہ من  
 کنون برگرفت آن سحاب عطا  
 خداوند انصاف علم و عمل  
 کند ہر چہ گوید نہ کم نے زیاد



گر از مغرب آید برون آفتاب  
نگردد سخن اہل یل کامیاب  
گر از جانی خود کوہ جنبہ بجائی  
بخندد سخن ان یل رهنمائی  
کہ ان صادق القول و فرخندہ نام  
نرفتنہ بجز راستی نیم کام  
خدایش ہمیشہ برای راستی  
بدارد چنان بے کم و کاستی

## در بیان حسب و نسب بلوچان گوید

بیای سخن گوئی صادق سخن  
یمن گوئی احوال نوتا کہن  
نخبرده کہ اصل بلوچ از کجاست  
حسب از نسبشان بگو قول راست  
کہ این فرقہ نامی از چه سبب  
عزیزست اندر جہاں از نسب  
چہ طورست کاین جمع دزد مردمان  
شدہ در سخا مشہر در جہاں  
بگفتا بگویم تو ای رنسیق  
ز اولاد حمزہ بود ای سریق  
سمان حمزہ کہ بود اسم رسول  
تغتم پسر حمزہ را گر نبود  
پس را خدا داد دیگر پسر  
نہ بینی کہ آل رسول خدا  
چو این یاشنیدیم یقینم فرود  
ازاں شیر حق راہ جود و کرم  
بہماں نوازی سمر گشته اند  
سپہ خانہ دارند و صحرائشیں  
اگر تہمتی راز طعنہ زنی  
ازاں زن و زان زانی زشت رگ  
وگر زینہ سادی رود پیش شان  
بگویند باوٹ و در لفظ خویش  
نختیں وطن در عرب داشتند

یمن گوئی احوال نوتا کہن  
حسب از نسبشان بگو قول راست  
عزیزست اندر جہاں از نسب  
شدہ در سخا مشہر در جہاں  
ز اولاد حمزہ بود ای سریق  
تغتم پسر حمزہ را گر نبود  
پس را خدا داد دیگر پسر  
نہ بینی کہ آل رسول خدا  
چو این یاشنیدیم یقینم فرود  
ازاں شیر حق راہ جود و کرم  
بہماں نوازی سمر گشته اند  
سپہ خانہ دارند و صحرائشیں  
اگر تہمتی راز طعنہ زنی  
ازاں زن و زان زانی زشت رگ  
وگر زینہ سادی رود پیش شان  
بگویند باوٹ و در لفظ خویش  
نختیں وطن در عرب داشتند

شد از دست او آل احمد شهید  
 که بوده سپهر پنج از یک پدر  
 سیوم همت چهارم جتوئی شماره  
 به پنج بد پنج ایل ایچوان!  
 به یاری به پیش حسین علی  
 رسیدند در کربلا آن زمان  
 که ریزند خون زان گروگان شین  
 به قتل حسین آمدند از دغا  
 بدل سوخته چشم گریاں و بس  
 بچرخ سید بر آل مخمبیری  
 که در دین و دنیا بده زیباوزن  
 کله گوشه او بده سترنگون  
 که موران نمودند بر پیل زور  
 بسا دخران داد مشت غنی  
 بخاک از جیستان شای فتاد  
 بخاک آمد از شامیان همجو فرس  
 ازین کوچه که رو برای کشیم  
 که آمد درین کهنه دیر و در  
 ازین در طه جان سلامت نبرد  
 شده کشته فردان لبان شد ایر  
 به پیش یزید سیه دل بشام  
 کشایم بظلم یزید از بیان  
 حسین و حسن جمله گشته شهید  
 لبان رسم بکاهن پدید آمده  
 که چشم حد و شد انان پنج کوه

بهی بود تا کرد غلبه یزید!  
 شنیدم من از راویان این خبر  
 بنام آن کی زنده دیگر شار  
 کورائی تو پنجم برادر پدان  
 که هر پنج حاضر شد از پردلی  
 به نفس خود آن پنج تن بهوان  
 و لیکن مرخص نکرده حسین  
 که از شام دانه کوفه در کربلا!  
 بناچار گشتند زو باز پس  
 چون فوج یزید از تفاوت گری  
 شهادت پذیرفت و شاه حسین  
 تنش گشت آلوده خاک خون  
 فتاده سلیمان در پائی مور!  
 بهار علی بوستان نبی!  
 بر کشیده نبی بر سرش بوسه داد  
 سیری بر سرش سوده بر ساق عرش  
 بیانا به عشرت نگاشی کنیم  
 چه از جنس حیوان نوبخ بشر  
 که آخر لبه نامرادی و درد  
 چو آل عباس اندران دار دیگر  
 بردند آل نبی را بشام  
 از ان پیش ندیدم هم زبان  
 سخن مختصر چون حکم یزید  
 خوب هم بدست یزید آمده  
 اذ انجا همان پنج کس پیل زود

برفتند کو چیده سوئے حلب  
 بسر برده انداز غم و از مسلال  
 کمر بستند در صیاح و مسا  
 همه شیخ و شاب و برنا و پیر  
 که مقتول گشته بنی فاطمه  
 بماتم بسر موئی بگذاشتند  
 بود در میان بلوچیان تمام  
 بلوچان مودار خوانند شان  
 بر آل عباد ظلم آمد پدید  
 ز دست یزیدی شقی و پلید  
 ز غیرت نکر دند حکمش قبول  
 بمانند و بودند زان هم نفور  
 به کرمان زمین از حلب کرده کوچ  
 پراگنده گشتند زان تاب و پیج  
 بایل و به شکر بستند آمدند  
 ز اولاد لاسا شار فرج سیر  
 ز جنگ و جدل هر دو آن نامور  
 گرفتند لامور و هم بند نیز  
 بختند و ناکام و در زین خاک  
 و گریز زمین حکمران میشوئی!  
 چو خاکی شدی میروی زیر خاک

با ایلات خود از زمین عرب  
 بشهر حلب نیز یکچند سال  
 که از بجز در فرقت آل عبا  
 همه مردوزن از صغیر و بحیر  
 نغان می نمودند زین واقعه  
 بیک سال این تعزیت داشتند  
 بنوز آن ره رسم ماتم تمام  
 بسر موئی داند آن مردمان  
 چو آن ملک را بادشاه شد یزید  
 عذاب خدا باد بر وی یزید  
 چون فرقه و دوست آل رسول  
 بم اندر حلب سال چند از ضرور  
 پس از مدتی زان گروی بلوچ  
 بکرمان بسر حد مکران و پیج  
 گذشتند زان ملک هر کرده چند  
 یکے چاکر رند و گه سرام هم  
 ز تاریخ شان گشته باشی خبر  
 که از سنده رفتند در سنده نیز  
 برفتند و گشتند و آخر بلاک  
 اگر بر سپهر بریں میروی  
 یا گریز بلندی و گریز مغاک

## حکایت

یکے در حد مرد و دیوانه بود نہ دیوانه بلکه سرزانه بود

شب و روز گشتی بکوه پشت  
 گیاه خوردی و پوشش او گیاه  
 بسالی به شهر آمدی او دو بار  
 گریستی بگفتی که اس اغیار  
 ز سحاب وز قائم و از سمور  
 ز توی و کتاں اگر صیف تاں  
 بما ہم گزشتت از شما ہم گزشتت  
 غم نیستی راحت زندگی  
 اگر بود سامان شمارا چه شد  
 بسامان نباید نمودن غرور  
 مع القصة گفتند و دیگر خب  
 که این فرقه را نسل از اصف است  
 که بودش دو فرزند فرخنده خو  
 ز افغان شده نسل افغان پدید  
 بحکم روزگار از تغیر لسان  
 گواهی دید این سخن ہم بین  
 که صحب ایشانند مہمان نواز  
 چو باوٹ دار لیت آئین شان  
 ندارد کسی یا دین بر دو قوم  
 کہ باشد کسی افنی زیر دو ایل  
 سیویم قول اینک کہ در دیرہ جات  
 شہی جعفر آن همچو شیر زبان  
 زادلاو آن شیر لودہ بلوچ  
 در آن غزوه صد زخم بروی رسید  
 ز بوطالب سنت این داخ از علی

چہن سال و یکمہند بروی گزشتت  
 باں دو عمل داشتی کہ میاہ  
 یکے صیف و دیگر شتا از زار  
 اگر صیف بگذشتت و آمد شتا  
 بہ ہر ہاشما داشتید از سرور  
 بشادی گزشتت است ای موسراں  
 شمارا نیفر و دزہ ما کم نگشتت  
 نہانہ بما ہم زانگندگی  
 و گرنیت سامان مارا چه شد  
 نہ ز افلاکس ہم ماصبور و نفور  
 ز اصل بلوچ خجستہ سیر  
 کہ بود و یوبند آن یل حقیر ست  
 یکے نامش افغان و دیگر بلوچ!  
 بلوچ از بلوچ شد بہ بخت سعید  
 بلوچ از بلوچ شہرہ شد در جہان  
 کہ این سرد و نومند بہ ہم قرین  
 سبہ خانہ سازند و با برک و ساز  
 بود ز اہل سنت ہمہ دین شان  
 دریں روزگار از لیانی و یوم  
 ندارد کسی زین دو بر نفس میل  
 شنیدم چہن از زبان لغاتہ  
 کہ طیب مشہور شد در جہان  
 کہ در غزوہ موتہ بد میر فوت  
 بختاد دزان زخم ہاشد شہید  
 بخت پیدان جوان دولی

بلوچ سمت از نسل آن نامدار  
 بسلب و گمراہی گوهر سفته اند  
 نکر دم سر رشته آن را پدید  
 نکر دم دریں کاخ آن را آشکار  
 بمانند و تیسر نمودند و کوچ  
 با عزاز و اکرام پوشش و تمیز  
 به بیخ و به مکران و بند و نشان  
 بساندی ز ایلات نشان خانہ چند  
 از ایشان گروہی نخلت نمود  
 ز گہرام و لاسا و ہم اہل چند  
 گذشتہ کہ آن ہر دو مشرخی خصال  
 بسامان و باشکر و اہل و قوج  
 بہ مکران چون روز ماندند و چند  
 اگر رفتند راہ کہستان بہ پیش  
 بہ گہرام رو کرد چاکر بدید  
 چگونگی دریں باب گہرام گفت  
 بہ راہی تو رو ما برانی دگر  
 بہ راہی دگر ہم برین رفتہ اند  
 شدہ دعوی آن ہر دو مرد فطن  
 دورہ شد رحیل آن دو فرج سیر  
 از انجا براہ کہستان شتافت  
 رہ دشت را بہر شتابید تفت  
 بگویم سخن از ہمہ گیر و دار  
 بیاید کہ بنویسد این خامہ ام  
 مکرم از احوال ایشان بیان

از زمانہ اولاد در روزگار  
 دگر نوع اس ہم سخن گفتہ اند  
 لیکن چو از عقل بودہ بعید  
 چو از صدق بود آن سخن برکنار  
 بہر حال شہر حلب را بلوچ  
 نہادند و رخ آن گروہ عزیز  
 بکرمان و ہم لار و ہم سیستان  
 بہر جا بہر رہ کہ می آمدند  
 بہر منندے کا مدنی فرود  
 ہماں بہر جا کہ با ایلات رند  
 ز بھری نبی ہشتصد و شصت سال  
 ز کرمان زمین ہم نمودند و کوچ  
 ز کرمان بہ مکران چو در آمدند  
 گذشتند از ان ہم با ایلات خویش  
 دورہ آمدہ پیش بہ ایشان بدید  
 کہ ماہر دو یکجا نخواہیم رفت  
 کہ خوش باشد این ای نامور  
 نوعی دگر ہم جبہ گفتہ اند  
 کہ از رند و لاسا ہر یک سخن  
 از ان دور گشتند از یک دگر  
 مع القصد جا کہ عنان را تباقت  
 بہ گہرام از دست جدا بر گرفت  
 راز آخر کار رند و لاسا  
 دو چند و سہ چندیں چنین نامہ ام  
 بطلب بسی دور ماندیم از ان



در آمد یہ قلات سیوا رسید  
 کہ انہار او بد جو آب حیات  
 چگویم کہ ناید صفت در بیان  
 کہ بود است از ہم پهلوان تر لیسے  
 ز اولاد موت آن یل پر کرام  
 ہمیرفت بر راه دین با ثبات  
 بجائی کہ خواهی رو آسے نامور  
 بمن داد حق در حیات و ممات  
 رہ رود بولان گرفت او فراہ  
 ہمی بود بر راہ حق مستقیم  
 پس رفت د آمد پس زود گر  
 یکے میرود دیگر می رسید  
 براہ فنا شد کہ آخر فناست  
 کجا رفت گسرام عالی مقام  
 بفرزند خود جانی خود را سپرد  
 ز دنیا برفتند در عقب او  
 بہ شہر وجود از عدم پانہاد  
 بہ نخت سعید آمد اندر جہان  
 نمود از پس آنچنان سازد برگ  
 نہ خان بلکہ جان جہان در رسید  
 ندیدم دگر در جہان مثل او  
 نزد بیچکس بادی از جنگ زان  
 چو خان سمندر نمود آرزوی  
 ہمہ کار از عقل و از مائی کرد  
 کہ ہر سردری را کند سزگون

چو چاکر جدا شد ز نخت سعید  
 خوش در آن خاک پاک قلات  
 زیباغ و بساتین و اشجار آن!  
 زرقاؤ از افرایش یکے  
 بنام کور میر قنبر بنام  
 مسلم شدش حکمرانی قلات  
 بچاکر بگفتا کہ رو پیشتر  
 کہ باشد مرا حکمرانی قلات  
 از انجا روان گشت چاکر بجاہ  
 چو شد جانی قنبر قلات آن کریم  
 چو اورفت جایش گرفتہ پسر  
 چنین ست این عالم پر خسرو  
 کجا رفت موت و جنتی کجاست  
 کجا رفت چاکر یل نیک نام  
 سر انجام چون میسر قنبر ببرد  
 چنین چند اخلاف آن نامجو  
 بہ کم مدت آن میر احمد جواد  
 چو اورفت از دہر محراب خان  
 چو محراب خان رو بجواب مرگ  
 شدہ خان عبداللہ از وی پدید  
 چنین خان دریا دل نامجو!  
 چو روستم بہ تنہا زوی در مصفا  
 گراز بعد محراب خان نیک خوئی  
 کہ ہر بسند سردری جانی کرد  
 ولیکن در آخر زگر دون دون

شدند از پیش مبتزانِ دگر  
 حکمت اندر زمین کرده سر  
 ندیدند از چرخِ راهِ نجات  
 قلات و قلاتی ز رنج آزمیتید  
 کز و با ادب بود و بر نیک و بد  
 نہ دم بلکه چشمی کہ بر ہم زند  
 نویسم از ان خان اشارت بد  
 کہ دوزی اگر بر نشستی بریں !  
 ہماں دیرہ و سند پنجاب ہم  
 بدرگاہ والائی حنانِ کلاں  
 جہانے ہمید اندش والسلام  
 ز جودش رسد مہ سال و منان  
 شتر و ادش کاروان کاروان  
 براتی کہ برتے بد اندر عمل  
 شود پیر شکر از نئے نیشکر  
 بر آسود در جنت آن پاک زاد  
 محبت بہ علمای و فقہر اگزید  
 ز دنیا میں برد با خوش بہر  
 بجان آفرین جان خود را پسرد  
 بجویم ز مطلب شوم دور تر  
 ز راہ سعادت اجل بردش  
 خدایا بکن دشمنش را تلف  
 مخور زیں کہن قحبہ دیگر قریب  
 بہر شب یکی را بہ بستردود  
 جنب مرد گر بر فلک سر بسود

ہمہ دیدہ گان سرورانِ دگر  
 چنین چند خان از پس یک دگر  
 نشد بیکس کامراں در قلات  
 چونیت بآن حنان عالی رسید  
 چنان حکمرانی نمود از حسرد  
 تہ زیرہ کسے را کہ او دم زند  
 دریں نامہ ہر جا کہ حنان کلاں  
 سیاست چنان داشت آن خانین  
 بلرز آمدی کیچ و مکران ہم  
 زہر سوز سیدند ز نہاریاں  
 کدائیں یکے را شمارم بنام  
 سہ ہر وہ ام پرورش چند سال  
 درم دانش بود و گنج کراں !  
 از ویانتم صد یک نزل  
 نئے ظلمہ از وصف آن نامور  
 سر انجام چون جان بجان بخش داد  
 بخان محبت حکومت رسید  
 بداد و پیش گشت سالار دہر  
 ز عالم بجز نام نیکو نبرد  
 گرا از آخر کار ای نامور  
 چون خانان سابق رسید آخرش  
 از و مانده ست خان حاجی خلف  
 منہ دل برین زال شوہر فریب  
 کہ نہ زند او شوہر او شود  
 باین مستحاضہ ہر انکو غنود

سرانجام او چون بخت رسید  
 محمد نصیر آن خداوند دور  
 باین خان خوشنام دولت رسید  
 خوانین احمد زئی گره همه  
 از ایشان گره برده خان کلان  
 ز آبا و اجداد و خویش  
 دگر ره بوضفش روان شد قلم  
 نه بگذارم تازه مطلب بیان  
 چو این خان عادل تخت قلات  
 پدیدار رسم کرم تازه کرد  
 همه رسم جود و عطا و کرم  
 همان راه رفته که خان کلان  
 که آن خان مرحوم و غازی شهید  
 بیان شهادت و راکی قسم  
 چه گویم باین خامه ای یاوران  
 زا اوصاف خان کلان نامدار  
 بمی مانم ای خامه بهر خدا  
 که این خان عادل زماں نیک مرد  
 سرانجام این خان عادل زماں  
 به تخت قلات آمد بر پشت  
 بمینخواند و میرفت آن راه را  
 ز دماں روانی کھستان تمام  
 دز اس پس غزا کردن ادب کج  
 ہماں قتل دنیار بی دین آذ  
 ہمہ بیک بیک حال آن نامدار

کہ مثلش نیاید بعالم پدید  
 شدہ خان در وقت از جہاں رسم خورد  
 شب رنج را صبح فرحت رسید  
 عطا و سخا و داشتی ہر ہمہ  
 کہ جانش خیاں باد و ضیوان مکان  
 بعدل و عطا و کرم بود ہمیش  
 نمی ایستد زان بیان در کفم  
 نمایم از اس خان عادل زماں  
 برآمد جہاں یافت از غم نجات  
 جہاں را از جود و معمم تازه کرد  
 شجاعت سخاوت بہم کرد و ضم  
 نکرده بدستی تفاوت از اس  
 ز روشی سخاوت بخت رسید  
 نماید قلم چونکہ ندید دلم  
 کہ بازہ او روان شد درین کزیمان  
 نہ بردارد داد و دست آخر زکات  
 ز مقصد کجی شرح کن قصہ را  
 بجائی پدید چون نشست او چہ کرد  
 بفرمودہ شاہ درہ دران  
 وے داشت قرآن ہمیشہ بہت  
 ہمی کرد فرمودہ شاہ را  
 بہ کجی شدن دز متنان مدام  
 کہ قصدش بجز دین دگر نیست و بیچ  
 از اس پس مراجع شدن زان جہاد  
 دران کیچنامہ ست تفصیلوار

دگر ره چه باید بیان ساختن  
ازاں بگرم شرح جنگ سکاں  
بیاساقبا باده خوشگوار  
خورم جاتی ز اں باده مستی کنم  
سخن گفته را باز پرداختن  
به لایمورد سر بند سازم بیان  
بمن ده که یایم دل از غم قرار  
چو مستی کنم می پرستی کنم

## در بیان مجلس ارستین بگان خان و فتن لغزینی که فرمود

یکی روز حسرت بر از نو بهار  
جهان بر مسند خود نشست  
همه نامداران بر جای خویش  
بود داب آن خان عادل زبان  
تذوق و حدیث کتب هائے چند  
به برم دبر زمش بود ساز جنگ  
بهنگام بزم دست حاتم زمان  
چون دست اندر آرد بشای تفنگ  
تفنگ که تیر اجل تیر دوست  
چو درگوشش اومی بر دگوشش خان  
هنوزشش نه بر دواز گوشش گوش  
که بان دشمنت را دریدم جگر  
چو شمشیر بر فرق فیضان زند  
چو از زه فتنه بر یکانش گره  
ز زه پوشش را اگر تیزین زند  
ز زه برین خود نکرد استوار  
بخود سپرد نیاد رس  
مع القصة بر مسند خویشتن  
بر آراسته مجلس آن نامدار  
گرفته تفاسیر قرآن بدست  
نشسته بآئین خانان پیش  
به مجلس نشیند بدانش دوران  
نهاده بده پیش آن بخت مند  
بریک دست قرآن بدیگر تفنگ  
بزم مست اسفند یار جهان  
ز موشش بدریا طرز و نهنگ  
جگر هاشمی شیران پنجه دوست  
بگوید نهان کز عدو جان بتان  
که از جوشش دل می بر آرد خردش  
نگندم بخواری بخاکش نگر  
روان جوی خون زان روان میکند  
بر آید ز سر گوشه آواز زه  
سرش تا کمر که دو پاره کند  
که دریا نجیب در چشمه سار  
که حفظ سرش را خدا را بر  
نشسته بدان روز آن نهستن

و کیلی که یا شد عدیش عدیل  
 خدا ترس و حق گو و صدق صفا  
 اگر کوه آهن بود میسرود  
 به پهلوی چو دل میر ز ترک نشست  
 زمهری و شکر بشیرین تمام  
 بخدمت گزاری به بسته کمر  
 گرفته تفاسیر شران بدست  
 سخن در ثواب حج و عمره راند  
 تو گوئی سیاهی ز دل می سترو  
 که اینک ز دیره رسیده چیر  
 در آمد به لامور و طنان زمین  
 بنائی مساجد بر انداختند  
 دل خان عادل در آمد بخوش  
 تغلب نمائید بر اسلامیان  
 کز ان اهل اسلام شد مضرب  
 کنم قتل سکهای بیدین لعین  
 بر دم بدرم سر و سینه شان  
 که احسنت گویند کبر و بیان  
 که گردند غرق اندر آن نهر گوں  
 بر آرم از جان ایشان دمار  
 به گفتا چه گوید فتوی درین  
 همه صدق و جمله صفا با صفا  
 بهرا نجن او بود و زیب و زین  
 بقلات شد خاصه نرجالی او  
 ز هر علم کان آمده در وجود

بدست بمینش نشسته و کیل  
 نحو خواه آفتاب و خلق خدا  
 بیک تیر تند بر آن پر خسرو  
 بدست چپ آن عادل حق پرست  
 همان شاه غامی مصری بنام  
 بیاید لصدقه چو بدار و گرا  
 در آن روز آن خان نردان پرست  
 مطالعه همیکرد و همه خواند  
 آداب مناسک ز حج می شمرد  
 که در بان میری درآمد ز در  
 که سکهای بیدین و کافر لعین  
 ز لامور تا دیره در تاختند  
 چو خان این سخن را شنیده بگوش  
 که حیف است کین فرقه کافر این  
 نشود دار اسلام دار الحرب  
 غنیمت بود و اجیم جنگ دین  
 ز تم تیغ بر فرق آن کافران  
 کخم دست بروی برای حربیان  
 بر انم از ایشان یکی جوئے خون  
 بسوزیم اجساد ایشان بنار  
 بر سید فتوی ز علمائے دین  
 نخستین علامه سبے ریاد  
 که چون عین انسانست و انسانیتین  
 بقند اگر بود مادامی او  
 چه تحصیل از علم حاصل نمود



ز منقول و معقول علم رسول  
 بیج رفت و حج کرده حاجی شده  
 مشرف چون حج شدان نیک خو  
 که با دایر و صد درود و سلام  
 نبی الورا شاه باب بتول  
 فقد زرنی بے سخن جیتنا  
 بیامد قلات با احترام  
 که باد از دنیا و دین کامیاب  
 در آموختش آن معلم عجیب  
 لفقہ و حدیث آشنا ساختش  
 گزارش کتااں باوی آموخته  
 ازاں مایہ اش صاحب گنج دید  
 سبحان سخا ابر دین و دودن  
 کہ در سخن از قریب و بعید  
 شود منصف اندر جواز کریم  
 کند جمع علمایر بہ صدق و یقین  
 بپرسد ز علمایر فرخنده کیش  
 بچن حکم گوید بیل کامیاب  
 بجنسی سماں نسخہ پیشم نهد  
 بہ بیند عبارت صحیح از سقیم  
 رسید بپس پایہ علم و عمل  
 گوہر از ان سنگ خارا شده  
 دگر قاضی دین و سرخ وجود  
 خداوند علم و حیا و خسر  
 بدنیاد دین در مروت تمام

ز منطق معانی و فقہ اصول  
 تمنائی حج از دیش سرزده  
 بحرین شریفین رسیدست او  
 زہر زیارت رسول کرام  
 برفت او زمکہ بہ شہر رسول  
 کہ فرمود من ز امرنی صیتنا  
 ازان جا چو پس گشت آن نیکنام  
 بخان زمان زابتدائی شباب  
 بہ تعلیم قرآن بقراة عجیب  
 ز قرآن و قرآنہ چو پرداختش  
 بر آنچه از سر مایہ اندوخته  
 بہ آموزگاریش چون رنج دید  
 کنوں آن خداوند علم و عمل  
 ز علم و عمل تا بجائی رسید  
 بفہم ہم از اختلافات فیہ  
 یہ سنگام عدل آن خداوند دین  
 بہ دعوی خلق کہ آرند پیش  
 بگناید کن حکم ہست از کتاب  
 کہ بان آن کتابی بدستم دہد  
 بخواند عبارت کتاب آن کریم  
 زمین این بزرگ سعید ازل  
 قلات از علومش بخارا شده  
 ملا میرزا نام آن بحسب وجود  
 کہ قاضی قلات ست از اب وجد  
 بود نام او دین حق را نظام

فصیح اللسان و قیاس جلیل  
 بگفتند کای صاحب داد و دین  
 باری تو آید ملک از فلک  
 بجگر و بخش بر سر ایشان سیاه  
 ازین قصه با وی چنین حرف راند  
 که زد سکه دین بر سر و ماه  
 دعائی شد و ملک و مال و سرش  
 نمودند سکهها و لایت خراب  
 تعدی نمودند در کار دین  
 گر آتش بود آب بر دوسے ز تم  
 دو صد چند دیگر ز خود ہم سرشت  
 ز الفاظ و معنی شده ساخته  
 کہ عرضہ بردہ حضور امام  
 نوشتند بہ خان زمان یک رقم  
 بسکان لعین و کفار و مجار  
 تبارج بردند ملتان زمین  
 اسیری بردند اسلامیان  
 ہم از جانب دیرہ آمد پیرہ  
 خرابی کنند این گروہ غوی  
 وزیر سو باقیال آثم ما  
 بسکن مسکان آتش اندر نیم  
 یقیں دان کہ از حج فاضل ترست  
 کہ رو این رقم وہ بخان کرام  
 در آمد بہ قلاست و انبان کشاد  
 بخان زمان آن رقم داد و گفت

ملاحظہ آن بحر علم و عمل  
 ہمہ متفق لفظ و معنی چنین  
 کہ در حرب این حربیان نیت شک  
 اول رخصت از شاہ عالم پناہ  
 ازاں پس دہیزدگی را بخواند  
 کہ نویس عرضہ بدرگاہ شاہ  
 پس حمد حق تعالی پیغمبرش  
 بکن عرض کاٹی شاہ عالیجناب  
 تغلب نمودند و بر دار دین !  
 اگر حکم باشد غنائی کنم !  
 نویسنده آن عرضہ را بر نوشت  
 چو شد عرضہ مکتوب پر داختر  
 رواں گشت یک قاصد تنر گام  
 ازاں پیشتر شاہ فرخ کشیم  
 کہ ای خان درستم دل نامدار  
 تغلب نمودند بہراہل دین  
 مساجد شکستند آن حربیان  
 بہا این خبر با بہ ملتان رسید  
 کجا میروی تا بہ حج میسروی  
 ازان سو تو ای خان عادل بیا  
 کہ بنیاد ایشان زبن بر کشیم  
 جہادی باین حسرتی بت پرست  
 رقم داد با قاصد تیسرہ گام  
 رواں گشت آن یک چون ابرو باد  
 رقم را بدر کرد بر کف خرقہ

بخوان این قسم شاه را از کرم !  
 که مستی خداوند جباه و جلال  
 دوان آمد و زود خواند آن قسم  
 به ملتان و لاهور غلبه نمود  
 نواحی لاهور را تا ختسند  
 بهم برزد آن کافر بد تمیز  
 بیاتا ازین شدت بی یقین  
 زن و بچه ایشان بکنیم امیر  
 که کے آید از شاه فرمان و فر  
 محکم پاک زان بد سرستان جهان  
 که افواج لشکر باید پدید  
 زمین از سم اسپ آمد ستوه  
 که از زلزله کالبد از جبال  
 رسید بدرگاہ خان جهان  
 بدیم حاضر اندر حلاؤ ملا!  
 کہ یوده دمان بچو مار سیاه  
 بر روز و عنایتیخ زن سختکوش  
 همه مؤمنه پوشش مثل پلنگ  
 سرا بانیا نند و ہم جہلبانیاں  
 شنو معنی این سخن را زمن  
 ازین خاندان کریم از فلک  
 سرا بان ہمیدانم از جہلبان  
 زفلات و ز دست چپ جہلبانیاں  
 بیامد عساگر ز سرد و طرف  
 بہ زیدی رود پیش از یگاناں

کہ امی خان خداوند جباه و چشم  
 بخوان و بکن امتثال و مثال  
 طلب کرد در منشی عطار و مسلم  
 ز شتہ کہ سکہائی بیدین نبود  
 رسومات دین را بر انداختند  
 بہ لاهور باشد کہ ملتان نیز  
 تو تر زندمائی برادرز دین  
 بر آیم و بنیاد بکنیم اسیر  
 خود آن خان عالی بدہ منتظر  
 کہ زیر وزیر سازم آن کافران  
 جاندم بہر سو، محصل کشید  
 بجنب سیدہ از جا خداوند کوه  
 چنان جنبش اردو اسپ و جمال  
 زیر سوار فواج از غازیان  
 در آن یورش از فرط حرص غترا  
 چشم خود آن جملہ دیدم سپاہ  
 جوانان جنگی و پشیمینہ پوش  
 ہمہ شیر جنگ و ہمہ با تفنگ  
 دو قسم ست اہل براہویشیاں  
 نہ فہمی اگر معنی این سخن  
 کہ عدم گذشتہ خورم نمک  
 بہ فہم رسیدت کوروی زبان  
 بدست یمن ست سرا بانیاں  
 سخن مختصر حویں بعز و شرف  
 بفرمود خان خان تا ہمہ جہلبان

کہ ماہم بہ زیدی نزول آوریم  
 سرابانیاں را بگفتہ شما  
 بروں شد ز قلات با فروجاہ  
 بہ زیدی در آمد بصد عز و ناز  
 ہمہ جہلیان در حضور آمدند  
 نہ سر کردہ اگر شمارم بنام  
 ولے ماند موقوف تا وقت کار  
 یہ چشمش بہ بینم شنای کتم  
 ز زیدی روان شد چون آن سرفراز  
 بلوچان کچی زلا شاردند  
 روان شد ز گنجہ من اندر رکاب  
 کہ برگرد نورانیا کہ این سفر  
 بگفتم من آیم تنو با الضرور  
 گفتا میا گفتم آیم تنو !  
 در آخر بگفت بنا کام کام  
 نظم آزامہ کہ پذیرفتہ  
 بگفتم بچشمی خداوند من  
 زا اول الی آخرش خامہ را  
 ناما بہ چیزی کہ گفتم تو ہم  
 کہ سنت بود از نبی الکریم  
 بگفتا بی گر خدا خواستہ  
 چنانکہ کہ میداد و حسان کلان  
 بروں آمد از گنجہ آن گنج بخش  
 بجاہ بہ عزمت بمنمور سید  
 بلیدی ز ناظمی افواج رند

مراد شما در حصول آوریم  
 بہ گنجاہ آید در پیش ما  
 رسانید بر چرخ گردون کلاہ  
 یا قبال و اجلال با برگ و ساز  
 با خالص دل با سرور آمدند  
 بیاید و گردن تیر ہم تمام  
 کہ امین یکے میکند کارزار  
 بحان و سرش ہم دعائی کتم  
 در آمد بہ گنجاہ با عز و ناز  
 بدرگاہ او در حضور آمدند  
 دویدم بگفت ان ایل کامیاب  
 در از دست و ہم دور و ہم بر خطر  
 نگر دم ز تو یک دی نیز دور  
 ازیں در شدہ پیشتر گفتگو  
 بیامی بپیش شو لا کلام  
 وفا کن بہ چیزی کہ خود گفتہ  
 ہمی بس ترانم اساطیر سخن  
 روان می کنم گرم ہن کلمہ !  
 بصد کن مرحمت از کرم  
 شفاعت کند روز امید و ہم  
 ہم پیش از ان ہم بہ بیخواستہ  
 ندارم اگر پیش زان ہم بدان  
 بہ فیروزہ فالی رواں کرد بخش  
 کہ افواج و لشکر ز سر سود وید  
 ز سوران و سنی دگر ایل چند

ز پسر سوری رسیدند چون مار و مور  
 بدرگاه خان و خوانین رسید  
 چنان چونکه ناور و مثلش کسی  
 روان شد بفرمان عقل و تمیز  
 به رحمان خان مهربانی نمود  
 بیاید بخدمت به بستن میان  
 چنین بود کان خان فرخ سیر  
 ہم از جنس غله ہم از جنس گاه  
 بفرمان ما پیش او سر نهید  
 ز خدمت سرش بر سر چرخ سود  
 که از صدق دل کرده جان راتار  
 بخدمت گزاری به بستن کمر  
 بخدمت با خلاص آمد دوان  
 بشهر آمدان معدن داد و دین

ز چتر و زلفی د لویی و سور  
 سرفوج میرو به بخت سعید  
 بیاد و افواج دشکر بسی  
 ز منجهو بکنک آمد از کنک نیز  
 چو در تصویره چاتی آمد فرود  
 که اد حاکم اشکار پور بدازان  
 که فرمان شایسته داد گمر  
 بهر جا که آید درین عرض راه  
 بهر حال سمرسات لشکر دید  
 همان طور رحمان خدمت نمود  
 دران شهر گهرام خان نامدار  
 ز خان زمان عادل و داد گمر !  
 به افواج مگسی و لاساریان  
 روان شد با اشکار پور خان دین

## در بیان یاد کردن بنگران صاحب لہام تشکار و پور کوید

حسی هست که نفس مانده جدا  
 برگ خودش ماتمست کیست او  
 که او دشمن نفس و حرص و هواست  
 که چون او ندارد فلک نیز یاد  
 که ز می شود از نگاهش مٹی  
 سخنهایش تا اثر در جان کند  
 که زان تخت شاهی تمس پایست  
 به حسن عمل فائض نیک و بد

به پسر سید که عارفان خدا  
 بر افشاند دست از همه آرزو  
 بگفتند آری ولی خداست  
 درین شهر جا دارد آن پاک زاد  
 درین شهر مسکن نه بود از کسی  
 که در موعظت گویر افشاں کند  
 فلک جاه و زلف حق سایه است  
 بزرگی بحق و اصل آن پر خرد



ز نور الہی منور دیشش!  
 ز جز نام حق پر زبان آورد  
 ہمیشہ بود در رکوع و سجود  
 بود جان او مرغی از باغ عشق  
 شعار شریعت بود طائرش  
 ز بہر زیارت ولی بر خدا  
 بیدار او دیدہ روشن نمود  
 چنان دید او را کہ بشنیدہ بود  
 درش دید چون قبلہ زائران  
 بحق حاضر و غائب از خویشتن  
 دعا کردش آن زاید پاک دین  
 چون وی بادت رخ ز دنیا تباب  
 تمنائی دنیا و سودائی دین!  
 نشاید بیکل گرفتن دویار  
 با خلاص اہل کرم خوبی کن  
 اگر بانی آگاہی از عیب کس  
 تو ہستی بشر دیگران ہم بشر  
 ز خیر بشر شمش افزون ترست  
 چو با تو شود مدعی سخت کوشش  
 نہ عملی کہ حکمی تو نقصان شود  
 ہمی باکش و دائم لفرنگ رای  
 چون خان این سخنہاش اگر گوش  
 ہمہ سرچہ او گفت پذیرندہ شد  
 دعا کردش آن عارف مرد راہ  
 دو روز دیگر اندر آن شہر ماند

ز اسرار مخفی بود آگہش  
 نہ ممکن کہ سیر در جہاں آورد  
 ہمہ نکر او در قیام و قعود  
 بود چشم او نقد از گنج عشقش  
 قرار طریقت بود خاطرش  
 روان شد بہ شہر آن سحاب سخا  
 دعا خواست زان سرور اہل جود  
 چو دیدش دوبارہ لقینش فرود  
 دیش مخزن راز ہائے جہاں  
 دریں دہر تانے اویس قرن  
 کہ باد اعدایت ظہیر و معین  
 کز آبادی دین شود قح یاب  
 بیک سینہ یک جا گنجیدہ اس  
 نیاید ز یک تیر جز یک شکار  
 با کرام رویت بہر سوئی کن  
 بہر کس مگو بہج از عیب کس  
 بہ سہو و خطا کس مکن ہم نظر  
 حروف بشر بیشتر از ہر شہت  
 بحر راہ حسرت نہ بیند ہوش  
 نہ چشمی کہ بہ غفل غالب بود  
 نگہبانی خلق دترس خدائی  
 شد از کردہ گفتہ خود خوشش  
 مخص شد و پند گیریندہ شد  
 بجائی خود آمد از ان جا شگاہ  
 بروز سیوم زان مکان پیش راند

تو گوئی کہ گوی روان شد ز جانی!  
 ہماں منزل از نخت کردہ اختیار  
 روان گشت از انجا بطالع رسید  
 ز کنکی گذشت آن یل نامور  
 گذشتہ از انجا بفرسنگ و فر  
 یا شکار پور شانے آمد ز دشت  
 ندیدم در آن راہ ای نامور!  
 مخیم مخیم شد بہ دولت قرین  
 ز بہر ملاقات خان زمان  
 ز علمائے دین ہم سیسے نامدار  
 لقب اوست راجن شہ از بر دلی  
 بنام آن دگر حامد نو بہار  
 گرفتہ ز دانش مکان قرار  
 رفت و نمازہ سپر بر مکان  
 کہ آورد در عقد این نو بہار  
 بدستور آباد اجداد خویش  
 لیبی خوشدل و شادمان آند  
 ز اجناس غلہ بر آن شہر پر  
 بہرہ شان آمد از بہر کار  
 کہ راضی شود آن خان عادل زمان  
 ہم از آرد و غلہ و داز و غنم  
 حکم شہنشاہ میرفت رہ

بگوئی بوندہ در آورد پای  
 بہختیار پور آمد آن بختیار  
 از انجا چو تصبح سعادت رسید  
 شبے در میان کرد و روز دگر!  
 چو در کند کوٹ آمد آن نامور  
 بہشور کن آمد و در گذشت  
 بہ آبادی آن شہر شہرے دگر  
 چو اشکار پور ثانی از خان دین  
 دویدند از ہر طرف مردمان  
 ز سادات علوی تجتہ تبار  
 دو مندرند از شاہ سلطان علی  
 یکے ناصر الدین یکے نامدار  
 یکے بر سر مسند نو بہار  
 کہ آن نو بہار کلاں از جہاں  
 یکے دختر ماند از ان کامکار  
 دگر نشست بر سند باب خویش  
 بدیدار خان زمان آمدند  
 چو جاگیر شان بود اشکار پور  
 غلام حسین آسرہ کار دار  
 بہر خدمت نی فشر و آچنناں  
 ز سر سات تشکر بحسب رقم  
 مہیا نمود آن حسین آسرہ

ز علماء و فضلاء عالی مقام  
 کہ بودند بان دو فرخندہ نام

## سیاہ ملاقات کا خاصا بہرہ مسیبت درین قایمندان بہر سیدین عن اللہ شاہ گوید

یہ فضل و علم و ہنر پیشتر  
امام امان دین بیشکی با  
ہمیداشت آن دین حق را دلی  
ز معقول منقول و قول رسول  
ز بہت ز حکمت بدہ ذوقنون  
شدی دست درنگ او کیمیا  
کہ عون الہی ست ہادیش راہ  
سیاہی ز دل زنگ بردہ ز جان  
شود پاک دل ہر لپید و خجیت  
بساہادیان را ہدایت فرود  
رساند از کرامت تحصیل علم  
چو او در جہان ہادی خلق کیت  
زمانی نگشتند از ہم بعید  
بصد آرزو گشت دل بند خان  
بدل حرف ہمراہیش کرد سیر  
کہ یابیم از برکت او ظفر  
کہ مار از خود دور کدم مہل  
رخ خود تو از صحبت ما شتاب  
بیایم کہ اس ست نور عظیم  
اگر چہ باشد سفر ہر خطہ  
برس نطق و قول و بیان تو شد  
مخص شد از خان عالی مقام

اگر ہر ہمہ بود از یک دگر  
ولے بود سر و قزایشان یکی  
حسب از نبی و نسب از علی  
ز منطق معانی و فقہ و اصول  
ز تفسیر و تنزیل و شرح و غنون  
دشس مخزن و علم و حلم و حیا  
بنام مکرم عنایت اللہ  
بہ وعظ و بیان چوں کشاید زبان  
چو گوید ز تفسیر و فقہ و حدیث  
بساکر امان را ہدایت نمود  
شنیدم کہ ہفتاد و کس را بحلم  
ہمیش علم ظاہر ہمیش باطنی ست  
چو او دید خان را د خاشس بید  
دشس صید کرد آن خورد مند خان  
از ان پیش خان شرح سیر  
کہ باشد کہ آید بہادر سفر  
در آخر بگفتا باو را ز دل  
نداریم چون از فراق تو تائب  
بگفت آن کریم زمان کای کریم  
شوم ہمہ ست در سفر در حضر  
دل صید بز خوشش لسان تو شد  
مع القصہ علماء علوی تمام

کہ از برق گردند از تنگ گذار  
 بسے لطف کرد آن بل از پردلی  
 کہ ہر یک خراجی بد از مملکت  
 ز علما و فضلا فرخ شمیم  
 ہم از مال و ز خلعت واسپ نیز  
 کہ فضل حدایش بود ہمقرین  
 سزاوار او خلعتی ساختش  
 کہ بودہ شک چو سیارگان!  
 گل و لاله را نقش زگی درو  
 کز ان سان بود کمتر اندر جهان  
 دو پایش پر از پیر نہادہ بران  
 کہ در تنگ نمسکند از برق فرق  
 فرو ماند از سفر او ہم فلک  
 ز اشکار پوراوشد بدیرہ روان  
 ہم بود اندر خلا و غلا  
 گذشتند در بای دیرہ ہم  
 در انجا بماند آن مخزی دستگاہ  
 بگفتا بان خان بیدار بخت  
 ز بخت و دم نیز خون گشته ست  
 کہ بز خویش این رنج آسان کنم  
 روم ای خرد مند خان خوش نفس  
 بگفتش کہ ای سید نامدار  
 کہ چون پس بگردم ازیں گیر و دار  
 بجایت برو حالیا والسلام  
 بدادویہ بخشید آن نامجو!

بان ہردو - ابرش را بار  
 بان ہردو ہر دو زند را جن علی  
 دو خلعت ہر دو شدہ رحمت  
 دگر سر کے راز سادات ہم  
 مناسب بہ احوال شان داد نیز  
 ہمان سید عالم پاک دیں  
 بخود کرد ہمراہ دینواختش  
 یکے خیمہ چون خیمہ آسمان  
 چو فرش زمین فرش فالین درو  
 سرری درو چون سرری شہان  
 بساط درو چون بساط سران  
 ز بہر سواری براتے جو برق!  
 زمین طی ہمیں کرد مثل ملک  
 بان سید پاک دین داد خان  
 بیک دم گشتند از ہم جدا  
 چو در دیرہ رفتند از دیرہ ہم  
 سہ منزل حر دریا رفتند راہ  
 بہ ہمدی افتاد بسیار سخت  
 کہ احوال من بس زبون گشتہ ست  
 چہ تدبیر سازم چہ درمان کنم  
 چہ گوئی کہ پیش ایم دیا بہ پس  
 چو خاں دید جانش زبون و نژاد  
 برو باز پس با خدایم سپار  
 بیائیم و رویت بہ بینم بکام  
 ہمہ روزگانہ اول بدو

کہ الحب شد والبغض و ہم  
 از آنجا مراجع شد آن ابروین  
 و لیکن بروزی کہ ز شکار پور  
 ز دیرہ ہماں خان غازی بنام  
 بخدمت گری پیش خان زمان  
 و لیکن چو از خورد کی خوی او  
 گرفت آئینہ نشانہ کردہ دست  
 بہ صبح و ہر شام افیون و بنگ  
 ازیں پیش تریم بگویند لیک  
 گناہی نہ زیشان بود اندر  
 ناگناہ از و کیلان بود  
 شناسد بہ از نیک و دشمن زدوست  
 زندگرون ماندار و ہر اس  
 دگر بے خبر باشد از عقل و فن  
 ازیں رہ کند این فریب و حیل  
 کہ خوردان بکار خورد نارسند  
 اگر کودکی صد ہنر بہ دست  
 چہازہ کودکی خورد افیون و بنگ  
 کہ خوی بدار در طبیعت نشست  
 سخن اینکہ آن خان غازی رفیق  
 ہمی آمد بازبان بستہ گی  
 چون آن خان عادل نوی دستگاہ  
 در آنجا بزد بارگہ خان دین  
 سہ روز اندر آنجا مقیم اونتاد  
 بفرمود نا سردران بلوچ

بود عادت آن نجستہ شمیم  
 کہ باران او بود صدق و تقین  
 روان می شد آن خان سدخ سیر  
 رسیدہ درین شہر میمون بنام  
 بیاید ز دیرہ روان در زمان  
 شد از عیش و عشرت دزنگ و بوبو  
 چوزن ہاء رعنا شدہ خود پرست  
 ہی خورد و بزخواست از نام دزنگ  
 نباشد مناسب بجز لفظ نیک  
 کہ افیون خورد و شراب اینچنین  
 کہ بندہ گر خان ہنر دار بود  
 بدانکہ کہ اس مغز باشد کہ پوست  
 نہ امید دارد ز دوس نہ پاس  
 کنیم آنچه خواہیم ما بے سخن  
 کہ در کار ایشان نیفتند خلل  
 چنین در دوسر خلق را کی کشند  
 بود کودک ارچہ کہ پیغمبرست  
 شود چون کلاں رفت از نامہ نگ  
 بجز مرگ نہ بد کس اور از دست  
 کہ خان زمان شد دلیل طریق  
 پس لشکر خان بہ آہستہ گی  
 بدیرہ در آمد با قبسال وجاہ  
 کہ بادا خدا و رسوئش معین  
 سیوم روز خان نجستہ نہاد  
 ہمہ نامداران یکایک یفوج



نیارود در آن کس در رنگ کیس  
 نهادند زیر آن بل خوش کلام  
 بمیدان در آمد جو کوه ایستاد  
 نبرد آزمايان با عفتل و موش  
 نساں دادن آمد مکر کرد حبت  
 نختیں از ایشان گرفتند سان  
 کہ بودد سر یک چو شیر دمان  
 کز ایشان سپه خو تر کس ندید  
 یکایک از ایشان نگر در مکس  
 ز مردان جنگی جوانان کار!  
 ده دو هزار آمد اندر حساب  
 بیامد باز گاه شادمان  
 چو صیت قدوش بر دم رسید  
 نهادند سر سوئی آن خان دین  
 ز علمار و فضلا و نیکو نهاد  
 ز عمال دیوان همه با شکوه  
 شد از دیدن شان دل خان خوش  
 به بخشید شان خلعت و اسپ زر  
 بجز خوردنی بردنی نیست داد  
 بدیره لسی کیسه و سیم و زر  
 ز بهر خود آن نام حق را گذاشت  
 رود روزگارش بفرخندگی  
 شود خوبتر زان سر انجام او  
 بمن ده غم روزی از من زدای  
 ز خود داره هم خود را لای کتم

دستان لشکر به لشکر نویس  
 علی الصبح و بر اسپ کیاره نام  
 بر آمد بزین شد روان همچو باد  
 جوانان جنگی و پشینه پوش  
 براموتیان سرابان نخست  
 گزشتند در روئی خان زمان  
 چو نوبت در افتاد از جہلبان  
 وزان پس بلوچ کچی در رسید  
 گذشتند و نوشتت لشکر نویس  
 شمارندگان برگرفته شمار  
 به تحریر آورد منشی شتاب  
 چو مفهوم خان زمان شد چنان  
 بکشت بعظمت به بخت سعید  
 همه خلق ز اطراف آن سر زمین  
 ز سادات و فقرا فرخ نژاد  
 ز سر کرد بائی بلوچان کوه  
 ز سر سور سیدند بر در گهش  
 ازاں سر یکی را بقدر ہنس  
 دگر ساٹلاں را بسی چینی داد  
 بہ پرداخت آن خان فرخ سیر  
 بداد آنچه بہر سفر توشہ داشت  
 خوش آنکس کہ دارد چنان زندگی  
 بخوبی رود در جہاں نام او  
 بیاساتی آن جام فرحت فری  
 کزان جام در دہر شادی کتم

## در بیان خراب شدن ملک و متاجران بی نصرت

خدائی که ملک و جهان آفرید  
 هم او آفریده تر بالا و پست  
 خراب او کند ملک آباد را  
 چون خواهد که ویران کند عالمی  
 چون ملک در دست عادل و پد  
 چشم خودم دیده ام در جهان  
 که ایس دیره آباد بوده بسی  
 خوانین دیره بجود و کرم  
 بعالم بسی مشتهر بوده اند  
 همان شهر دیره کنون شد خراب  
 نه در مکان نده مانده بر جای خویش  
 بر آنکو کزین راه می بگذرد  
 ندانند کس خلق خلق خداست  
 بر آنکس که بان خود اجاره کند  
 چو رفت آن کسنگ از دبد بسی  
 که از خلق مسکین و بد حال را  
 پس از وی چو او هم سگ دیگری  
 ز عالم بسی میکند خورد و خورد  
 چنانست ظالم که آن زشت کار  
 ز شرق و ز غرب و جنوب و شمال  
 فرومایگان حکمرانی کنند  
 نه دیره که ملتان را هم تمام

زمین آفرید انس و جان آفرید  
 بقدرت بیدار و از نیست و هست  
 هم آبادی آورد به ویرانه ها  
 مسلط بر آن می کند ظالمی  
 نبایش به تعمیر و احسان و بد  
 اگر بشنوی ای برادر کجبان  
 نیاید ضرر از کسی در کسی  
 باقبال و جباه و جلال و شرم  
 بهوش و خرد باخبر بوده اند  
 شب و روز مردم برنج و عذاب  
 همه خوار گشتند خاطر پریش  
 بخون خوارگی خون مردم خورد  
 نه بنید کن از بادشا هست  
 یک سال تخش زین بر کند  
 بسالی دیگر هست و دیگر کسی  
 ستانند بخور و جفا مال را  
 اجاره کند باز غارت گرمی  
 بغارت برد آنچه او هم برد  
 بجز غارت او را دیگر نیست کار  
 شده شهر و ده دیره بائمال  
 ملک زاوگان بزحمانی کنند  
 بخوردند متاجرانش بکام

گرفتند و آؤد پوتره درست  
 کہ آباد گشته بتدبیر ماست  
 کہ عالم از ایشان رسیده ستوه  
 کہ امین رقم نموده دست تهاست  
 کہ ملتزم کند شیر پیر زور را  
 یکایک گواهی دهند اندران  
 بریں قول عالم متامی گواست  
 بہ بستند و از بہر غارت میان  
 نمک را نمودند بر خود حرام  
 جہاں را مکر و حیل خوردہ اند  
 شدہ متفق گشتہ بحق سیاس  
 جداگانہ بر حلق کردہ ستوه  
 بگویند ما تمیم پر زور تر!  
 مگر بر بلوچان حرامست مال  
 چو ما تمیم جہنما نباشد کسی  
 بردند و آن فسقہ ناحق پرست  
 بلوچان ازیں دیرہ مردم برند  
 کہ از صد تعبیر هست این یکجہ  
 سراسر آنکس کہ آمد ہم بر زد دست  
 کہ ملک جہانست از دور امان  
 مقرر کنی امی شہ داد مگر  
 کہ باشد خدا ترس فرمان پذیر  
 کند فسقہ عاق را پائمال  
 و گرنہ بتاراج رفت این دیار  
 کند گزشتہ ہنشاہ عا کے ہم

بہاں دیرہ کا باد بود از نخست  
 بگویند کہین شہر جاگیر ماست  
 کسی نیست کہ پرسد از این گروہ  
 کہ جاگیرتان دادہ پادشاہست  
 و لیکن چہ قدرت بود کور را  
 بنوز آن رعایا و مستاجران  
 کہ اس جاگیر از اب جد شماست  
 نہ داؤد پوتره کہ پنجابیان  
 ہم مصلحت کردہ اس با تمام  
 ہمہ ملک زیر و زبر کردہ اند  
 ز یکدیگر ان فسقہ ناسپاس  
 گذشتہ ازیں آن بلوچان کورہ  
 چو بیند این غارت سیم زور  
 شدہ مال دیرہ بہر کس حلال  
 ازیں سندیاں مستحق تریسی  
 بہر چہ پسند بہر کس کہ آمد بدست  
 اگر دیگران مال مردم خورند  
 بگوئش آرا بخان مبارک سیر  
 سرشتہ ازیں ملک چون کم شد دست  
 بکن عرض در پیش شاہ جہان  
 قشون گران بر سر ایشان اگر  
 بسر کردگی یک امیر بحیر  
 کہ در دیرہ بنشینید او چند سال  
 ہاں وقت اس ملک گنزد قرار  
 بہ ملتان و دیرہ کہ شاہ از کرم

شود زود آباد یا بد شرف شود رسم اجاره اگر بر رفت

## حکایت بر مثال تمثیل گوید

مثالی بگویم اگر بشنوی  
 رئیس دہی یک سگی تیز داشت  
 پس از مدت گردش روزگار  
 سگان وہ از بہر عادت سگی  
 ہمی ساختند از کس یک فنی  
 زہر جنس و چیزان در خانہ بود  
 و لے تاکہ پُر نور بود و جوان  
 چو شد سست از گردش روزگار  
 جوانی بہ پیشش تبدیل یافت  
 نخستین غوغو نموده ز دور  
 برو حملہ کرد سگ ہا بچنگ  
 سگ پیر عاجز شد و صلح جست  
 گفتا کہ نشنیدہ ایہ اس خبر  
 بیاید من کنسید آشتی  
 شوم باشما ہمسرہ در ہنما  
 پراز روغن ست چند خجک کلاں  
 نمایم شمارا ز ہسم بر دریم  
 کہ آخر ز خلق خدائیم ما  
 چنین لعب چند گوید نکو  
 دران خانہ انبانہا میزدند  
 سحر کہ کہ رئیس وہ از خواب خوش

یہ غور بولایت منسبہ نشوی  
 کہ دندان و چنگال خونریز داشت  
 فتادند دندان و چنگش ز کار  
 دویدند از ان خانہ از بدرگی  
 کہ نلے رہا شد یا روغنی  
 کہ آن سگ نگاہش می نمود  
 ہی دفع دزدان نمود و سگان  
 یہ تبدیل ایام لیل و نہار  
 سر پنجدہ اش ضعیف پیری بتافت  
 ولی بود از جنگ ایشان نفور  
 کہ پُر زور بودند ہمہ تیز چنگ  
 کہ در جنگ خود را ہی دیدہ است  
 کہ مصلح ز مفسد بود خوبتر  
 بر آن آشتی کہ بود راستی  
 در آئیم در خانہ آغائی ما  
 وہ انبان پراز آرد گوشتان  
 بعیش و بلعبت بیجا خوردیم  
 بیک سوز نعمت چہ آئیم ما  
 در آیند چند سکھا بہ او  
 بریند چیز می و چیز می خوردند  
 بخیزد زہد چین برابرہ دیشش

کہ امی بے حیا و امی غرہ ناپسند  
 نمودند یکسر زیاں در زبان  
 کند صبر و یکسو نهند گیر و دار  
 بسے برد و مال بسی سیم و زر  
 شد از دست آن ظالم بد مآب  
 کہ شبہا بد شدی چون گدا  
 بد و داد میگشتت خورم بسی  
 چو شد روز آن خانہ را غارتید  
 بگشتہ ز در با وزان در تہی  
 برو لعنت از حد نمودند ہمیش  
 ازین زشت تر مگر اورا شنو  
 بعد زیور و جام پیراستہ  
 یکے زانیہ دیگرے قرتبان  
 کہ آید کد امین کس از رہگذر  
 سر و مال و زر پرچہ دارد و دہ  
 تہہ کار و بد طالع در و سیاہ  
 بگیرد بپائش بگردن نہد  
 ز زندشش آں زانیہ بر زمین  
 بزندان برندشش بدیوان نیز  
 بغارت برد مال آن روسیہ  
 کجا ملک آباد ہر جا بود  
 بعالم شد شہرہ از بزولی  
 تہہ کار بد رائے بد خو پلید  
 بخوردہ باس ریشیں اس غفل خام  
 دلے باطن گرگ مردم خوریت

بان پر سگ میزند چوب چند  
 تو در خواب رفتی و دیگر سگان  
 با خر چو رفت ست از دست کار  
 چنیں بود دامن شہ جیلہ گر  
 بہ لکھا بخورد و لایمت خراب  
 از و بشنو اس جیلہ ظلم را  
 از و بارہ نان گندم کسی  
 کہ نانی ز گندم در انخانہ دید  
 چو زین مگر او یافتند آگہی  
 گدا ہاشم گرسنہ سینہ ریش  
 بدیں جیلہ اش نیز قانع مشو  
 کنیزان خود را رخ آراستہ  
 بازار ہا می فرستند شان  
 دو جاسوس باشند نہا منتظر  
 کہ در دام اس لولیاں در رفتد  
 کہ نالہ لوندی در آید نہ راہ  
 بہ آن لولیاں چیزی از زر و دہ  
 بر آئند جاسوس ہا از کبین  
 بہ بندند دستش بست کنیز  
 چو ثابت کنندش شرع آن گناہ  
 چو احوال مستاجراں اس بود  
 وزان بدانی غلام علی  
 غلام علی نے غلام یزید  
 سہ سال داخل ولایت تمام  
 بظاہر بود گرچہ بی با دوست



غلام محمد پستانی دگر  
 چو چشمش بر افواج شاہی فتد  
 چو بند کہ آن فوج زود ورشد  
 فتح خان و نوزنگ رانی سخن  
 نظر ہم نہ دارند بر بیخ کس  
 نہ داود پوترہ کہ اینہا ہمہ  
 ز بنیاد شان بیخ باید کشید  
 کہ عبرت بود دیگران را ازاں  
 سخن مختصر چونکہ آن نامدار  
 ز دیرہ روان شد بدریا رسید  
 تجسس نمود بدریا کنار  
 ز بہر عبور سپاہ از شرف  
 ز فعلش شدہ ملک ز بہر وزیر  
 یکے از غلامان شاہی شود  
 سرش گشت مفرد و مخمور شد  
 کہ بخشش بر آدرده باید زبن  
 کہ ماٹیم و اس ملک از ماست بس  
 نہ اینہا کہ صدر اس جنس ما ہمہ  
 بچشان شان بیخ باید کشید  
 نسانہ شود اس سخن در جہاں  
 شد از سان فارغ وزاں گرو دار  
 ز بہر عبور سپاہ راہ و دید  
 نسرود آمد از اسپاں شہسوار  
 سفائن طلب کرد از طرف

دیوان نالیش نمودن مردم از خوف تہنک دم خوا  
 و کشتن آواز دست نبدن جان صاحب گویند

چو روز سہ چہار اتفاق افتاد  
 بماندہ در آن جاہ باقیال و جاہ  
 در آن ناحیہ مردم بر زر گھر  
 بہ سحرچہ بسیار باشد تہنک  
 بدریا ہمہ گوشت مردم خورد  
 اگر چشم مردم برومی فتد  
 دگر جنگ دریائی پیلے زند  
 دگر گشتی را نہ باید بزور  
 کہ آن خان والا معلے نژاد  
 کہ تا بگذرد ز آب دریا سپاہ  
 نمودند فریاد کای اسے دادگر  
 ولی یک تہنک مست نولاد جنگ  
 جگر ہائے مردم بہ گشتی درد  
 ز بوش گریزد برومی فتد  
 رہاید ز خشتی در آب افکند  
 نگوں سازد آن گشتی بغور

ز خشکی ریوده دریده جگر  
 بهیکل ز دیوسه ز شست تر  
 قضائے خدا کرده درگوش  
 چون گنگال شیر و دہان پلنگ  
 نہ گویم فغان بل رسیدہ بجان  
 نہ کشتی ز ہوش بدریا رود  
 بگردن درانگن در آتش بسوز  
 بہ آخر گگردن فتد یا بسر  
 کہ نفرین مظلوم ظالم کشست  
 کہ آن خان عادل زمان نامدار  
 شوم از وطن بر کسی در حیل  
 در دوش ز غصہ جو آتش بسوخت  
 برآمد بر اسپ شتابد تفت  
 چنین تار سیدہ بدریا کنار  
 بہ یکدم باکش اندر اینجا مگر  
 کہ ما دیدش رانہ داریم تاب  
 برآمد دریا یدم بید رنگ  
 بگفتند بس بود از زشت او  
 نہ دریا دوزخ بردن آمدہ  
 فتادہ بر آن دیو سیر بد سیر  
 بان دیو بیداد گر شست کرد  
 ز برق آتش از رعد دارد صدا  
 نگاری بود طسرفہ دلر با!  
 قدش راست چون سرو جو تبار  
 کہ برمی ندارد دزخاش نظر

بسی گاؤ و از گاؤ میشان نہ  
 ستم پیشہ بی ترس بیدادگر  
 بہ روزی دو صد خون ز فعل فنش  
 چو آردہ دہان دار و دچار جنگ  
 زدستش ہمہ مرہاں در فغان  
 نہ کس از ہراسش بکشتی رود  
 کہ یارب تو ای ظالم تیرہ روز  
 بلے بر کجا ہست بیدادگر  
 ترسد ز ظلم آنکہ او با ہوشست  
 چو آن پیر دستقان نالیہ زار  
 اگر می نسازی تو دفع ای بلا!  
 دل خان غازی بر آہنا بسوخت  
 تفتگی جہاں سوز را بر گرفت  
 رواں مردمان در پس شہسوار  
 بگفتند کہ ای داور دادگر  
 بروں آید آن کویہ آہن ز آب  
 سخن در دہان بود کان شیر جنگ  
 چنان بود کان مردم از بول او  
 سید دیو از کب خون آمدہ  
 چون آن خان رستم زباں را نظر  
 تفتنگ جہاں سوز در دست کرد  
 تفتنگی نہ گویم سببہ اژدہا  
 چشمہ میان محبت نما  
 دہن تنگ و خال سببہ بر غدار  
 چنان درست باشد بر آن نامور

کز بربندار نظر دیده بان  
 که پردم برو شد ندیم دستین  
 فرود آورد سرگوش اندرش  
 چنان چو کجک باران یک دل بیار  
 بگوید که از دشمنم جان ستان  
 که از جوشش دل می برآرد خروش  
 بخواری بخاکش فگندم نگر  
 به سیم و زر آراستش در دمان  
 بیار استه سر بر باطلا  
 به پیش عدو اثر در کینه جوست  
 بچشم عدو آتش اندر زند  
 که بر دست دوستت بر خصم ما  
 که سوز دود آتشش دل جان نشان  
 بفرعون می شد سیه اثر دلا  
 دل و هانش گشتی ز بیت دیم  
 چه کرده باں کوه پیکر ننگ  
 چنان زد بر آن شیر دریا می شیر  
 که آن دیو پیکر بردن کرد سر  
 بغرید و چون شیر و آن اثر دلا  
 که لرزید در آب دریا ننگ  
 بغلطید در آب از اضطراب  
 می میشد از آب او سر فراز  
 که تیرد تو ننگش دریده جگر  
 که مرد و بصد غصه جان را سپرد  
 که مظلوم نه بود از و در امان

طلب خال دارد چنان دل نشان  
 بسی درست باشد بر آن خان دین  
 بگیرد بهر ساعت اندر برشش با  
 بدو راز پنهان کند آشکار  
 چو در گوشش او می نهد گوش خان  
 بنوزشش نه برداشته از گوش گوش  
 که باں دشمنت را دریدم جگر  
 زردی کرم خان عالی مکان  
 سروگردن و گوشش آن دل ربا  
 عجب ایس که باد و ستاں ست دست  
 در آندم که او رو به دشمن کند  
 عصائے کلیم ست مگر آن نگار  
 بود اثر دلا در نظر دشمنان  
 به موسی بدو حکیم گاه آن عصا  
 چون در پیش فرعون فگندی کلیم  
 کرامات ظاہر بود ز آن تفنگ  
 چو در دست کرده تفنگ آن دیر  
 غرض اینکه چون دید آن نامور  
 نظر بست و جنباند چون ماشه را  
 صدائے برآمد چنان از تفنگ  
 بزدر جگر گاه آن شیر آب  
 می غوطه می خورد در آب باز  
 گوی ز بر میرفت و گاسے ز بر  
 چنین تا که آخر بعد رنج دور و  
 چنین است سزائے چنان ظالما

مکن ظلم را راستی پیشه کن  
 از آنجا مراجع شده خان دین  
 بفرمود تا لشکر و آن سپاه  
 خودش خوش دل آسوده بجای خوش  
 چوپرواخت از گشتن آن پلید  
 که آن کبر عثمان پر موج بود  
 صدائی که می کرد دریا ز جوشش  
 چو مردم شنیدند از راه دور  
 بگفتند که ای خان عالی مکان  
 بغیر از سفائن کلاں زان عبور  
 بزورق نشاید گذشتن از آن  
 روان خان دریا دل و کامگار  
 دویند مردم زیر سوبسی  
 بدریا بسی کشتی آمد رسید  
 که بیک جا چنان کس ندید

## داستان پین کی کیفیت ان موچین سوار کرد

بدریا یکی کشتی خاص بود  
 نه از بهر او خود همی کن تمیز  
 بلال که اصل وی از سال خواست  
 ز حکمت نمودند کار آگهان  
 بحکم خدائی علیم و حکیم  
 چو اهل سفر را است بروی گذر  
 بنگاه روشش همیش گشت تا  
 بلال است از سیر او بس زبون  
 که در چشم چون ماه بکشتب نمود  
 بعینه به ترولیت و تقلیب تیز  
 یکی ماه نوشد بیک سال راست  
 یکی خانه کردند و گورد جاس  
 رواں خانه و خانگی بدقتیم  
 بود همیش ساکن او در سفر  
 پایش و مید آبله از حباب  
 چو عکس است آب اندرون

مہی یافت در حسانہ ماہی مترار  
 خرد گفت ماہی پس از ظن وہم  
 چو کشتی حاسد شدہ سرنگوں  
 بعینہ چو ابروی بر چشم ہا  
 ز رویش بسی چشم بد بود دور  
 ستادست تیر و کمانش رواں  
 کہ تیرش روضہ کماں بر مترار  
 ستادست تیر و کمان می دود  
 نند پس اگر چہ کہ پیش انگنی  
 رود پیش از باد در روز باد  
 مسلسل شدہ در کس تختہ بند  
 دو پر چون اصل دو سو کردہ باز  
 عجب ہیں کہ اس مرغ چو بین پرد  
 رود پیش از باد در روز باد  
 مسلسل بود در کس تختہ بند  
 ہمیش آب آن تا کر میرسد  
 بسی سیم اما ندارد بدست  
 کہ امست کہ در آب ناندن  
 عجب این کہ سد تختہ کیبا دست  
 برانم کہ و سفش نماید دست  
 یکے نے کہ باید خیاں دیکری  
 بود خیر ما قتل دل تمام  
 بود قاصد مقتضہ طبع من  
 نداند بدانم بہ از سر کسی  
 نوشتہم گر انصاف دادی بخوان

رسن بستہ ماہی بد استوار  
 چو ماہی شدہ غرق در بحر فہم  
 شدہ عکس ماہی بدریا درون  
 بصورت نمودن مٹے بے بہا  
 چو ابروی او چشم را داد نور  
 کمانی ست خم دار تیر از میان  
 چنیں ست و رسم اندریں روزگار  
 عجب ہیں کہ ز انسان کمان کی بود  
 در تیر گر چہ کہ ہمیش انگنی  
 چو مرغان پرد پنجہ چون کشاد  
 دو منزل رود در دی بل دو چند  
 چو کرگس رود در ہوا سرفراز  
 پرد مرغ گر چہ نہ چندیں پرد  
 بطوفان رود با سکون ای جواد  
 دو منزل رود در دی بل دو چند  
 بدیائی عمان اگر می رسد  
 چو خان کریمست کہ آرد بست  
 بغیر آب تکمہ نماند شدن  
 شدہ تختہ پیش معدست  
 اگر ہمچنین در بانس قلم  
 جدا گانہ باید یکے دنت ہی  
 کفایت حکم در ہمیں تا کلام  
 وگرنے مبرظن کہ درہ سخن  
 بہر نوع زانستہان من گر کسی  
 بہ تکلیف آصف زمان این بیان



کسی که باشد همیشه عدیل  
 بجویم که فاء تو بمن مشلمه  
 بامشک کش ز آب دریا گذر  
 شب آنجا بماند و خوشدل شند  
 که در راه دین می رود تیز گام  
 بود صحبتش با حدیث و کتاب  
 تفاسیر و قرآن گرفت بدست  
 بسی گردان را بر فراخت سر  
 دزان مال خوش کرد دلهای شان  
 بفتح و ظفر با تمام سیاه  
 باین برگ و ساز و توانائی نوش  
 ز چون یاد روی منی ارغوان  
 چو تار به باش عروق بدن  
 بجایند و خوش تا بیوم الحساب  
 بمن ده که تا در کشم در هجوع  
 بشام آید و شام نیز آچنان

بود زمر آنصنف زمان از دکیل  
 در انگشت بر حرف من می نهی  
 چو آن خان فیروزه فرخ سیر  
 نمودند آن روستی آب آلود  
 یک مجلس آراستی رود و جام  
 گزید بسی ز رود و ریاب  
 بعد از و فضلا کند نیم نشست  
 به بخشید بر سلطان سیم وزر  
 ز زر داد کشتی به کشتی کشان  
 دزان جادوان شد باقبال و جاه  
 خدایا بود بزم خصم آن سروش  
 که از کاسه سر بود جام شان  
 اجل یاد ساقی در آن انجن  
 جگر با طے شان باد نقل و کیاب  
 بیاساقی آن می فرح بخش روح  
 که روزم همه روز از ذوق آن

## در بیان قاتل کردن گان صاحب اسد و ایشا گد

روان گشت خان روان شد سیاه  
 نکورایے روشن دل و بی نظیر  
 بسی مستقیم و براه نجات  
 شکست جهان را دید مومیا  
 نهادند دیده بر آن صد نزار  
 شده خاک کم از درش سر مه ماند

از آنجا روان شد باقبال و جاه  
 در آن عرض ره سید بود پیر  
 زیارت که مردم دیره جات  
 نمود از نظر سنگ را خمیا  
 چو بر خاک در گاه او گاه بار  
 چو بر چشم سرمه بران درفشاند

زمین از کفش یافته چیمیا  
 گل باغ پیغمبر پاک دین !  
 شرف یافته چون فلک مرفت پشت  
 محمد شمس نام بدنام شان  
 ز بهر زیارت دلی خدا  
 بدرگاہ او عزم را جزم کرد  
 مشرف زیارت چو شد بہر شاہ  
 کہ شاہ از مرادات خود برخوردار  
 وزان پس بہ نصرت بہ جاہ و جلال  
 ز بہر خودش ہم دعا خواست نیک  
 دعا کرد سید کہ دل شاد باش  
 کہ بر چہ از خدا خواستی یافتی  
 بعدل و محرم کوشش وجود سخا  
 چنان باش کز بودنت در جہاں  
 در آگاہ کردی تو از غیب کس  
 کہ کز پردہ پوشی نہ مردم ترا  
 مشکو کوشش سخت اندرین روزگار  
 باقیال اجلال و بخت سعید  
 چو آساں بگیری بخلق خدا !

## در بیان سیدن مختار خان سنی بدین گان خان صاحب گویند

چو از مجلس پیر راہ سلوک  
 بکود روتہ در آورد پای  
 روان گشت و با عز و اقبال جاہ  
 مخلص شد آن ملک گیر ملوک  
 بطی کردن راہ آمد بجائی  
 از آنجا جواں بخت خان و سپاہ

لفتح و ظفر تا بدریا رسید  
 بہ گلزار مانند شد آتشکار  
 کزان حرم و شاد شد ہر کسی  
 ہجے داد و دیدہ ہنگمان  
 عبوری کہ شد ہر کسے را ضرور  
 ہی آید اندر عقب با وقار  
 کہ آید بشکر ہم آن پاک زاد  
 قرآن دو سعیدین آمد پدید  
 لعنۃ نسب خان والا تبار  
 ثم شجرہ نخت نخت ہار خان  
 بہ تعریف و توصیف محتاج نیست  
 بفتد قلم از عطار دزد دست  
 نظامی گزیرد براہ عدم  
 بسی برتر از دستم و حامیست  
 کہ ہر یک فزوں بدز اسفندیار  
 نمودند سعیدین یا ہم قرین  
 نشستند بر مسند سروری  
 کہ است این او جاق از کریمان کرم  
 کہ والا نثر اوند عالی لقب  
 تو سئل کند سروران نبی  
 گرفت این سبیل تو سئل پیش  
 کسے بہتر و خوب تر می رود  
 نسب او نباشد درست از پدر  
 پدیدار او شد کسی شادمان  
 نشانیش بہ تعظیم نزدیک تر

چنیں چند منزل بیابی برید  
 محیم خیم ساخت دریا کنار  
 زمرناجیہ کشتی آمد بسی  
 کہ ہر کشتی ماہ نور نشان  
 ہمیں کرد شکر بنوبت عبور  
 در آندم خبر شد کہ خان بختیار  
 دو روز اندر آنجا معطل نماند  
 بروز سوم آمد و در رسید  
 نیم خوانین والا مدار  
 بہ ہفتاد کر سبت خان ابن خان  
 چوزین خاندان مطلع ہر سبت  
 چو انشا کند نامہ آن حق پرست  
 چو بینی ز اشعار سازد رقم  
 بہ بزم و ہر زم آن بل حق پرست  
 بفوج جواتان جنگی تزار  
 در آمد بشکر کہ خان دین  
 یکے ماتاب و دگر مشتری  
 چگویم ازین خاندان عظیم  
 بعالم شد احمد زہ شان لقب  
 تو لا کند خاندان نبی  
 بدستور آیاء و اجداد خویش  
 پسر کو براہ - پدر - میرود  
 زراہ بدر ہر کہ آمد بدر  
 سخن مختصر خان عادل زمان  
 بہر دل اورا گرفتہ بہر

پرسیدش اخبار از رنج و راه  
 جواب مگوئی گهر میفشاند  
 دزان چون نوبت رسید از سخن  
 چنین است رسم بلوچی قدیم  
 که اول خبر پرسد از مہمان  
 پرسد از آن میزبان ہم خبر  
 از آن پس کنند اختلاطی ہم  
 بہ ستور مرغوب آئین نیک  
 در آخر ز مجلس چو برخاستند  
 بہ کشتی نشانند شکر تمام  
 از آنجا بہ سال فتح و ظفر  
 برہ می نمودند با ہم شکار  
 ازین طرف دریا مئے جہلم روان  
 سائیموال گویند شش آن سر زمین  
 در آن ملک افواج دیں چو رسید  
 بخان زمان عادل و داد گرا  
 کہ اسے خاں شنیدم قدوم ترا  
 مکن مکث در بیچ جاؤ مکن  
 چو خان آن رسم را زیارت نمود  
 چنین تار رسیدہ بہ بحر چناب  
 گذشتند دریا چناب آن طرف  
 چو در شہر چنیوت رفتیم بسیر  
 شدہ شہر از جو سکھا خراب  
 ہمہ تہر و بیان درون و بیرون  
 مساجد ہمہ بود ویران درو

گفتا جواب آن قوی دست گاہ  
 زہرور سخنہائے نیکو براند  
 پرسید او ہم ز خان زمین  
 کہ بہت ایں رہ رسم رسم قدیم  
 چو او کرد احوال خود را بیان  
 بگوید خبر میزبان خوبتر  
 کہ از دل برد رنج اندوہ غم  
 نشستند و گفتند و با ہم ولیک  
 رفتن رہ شکر آراستند  
 ز دریا گذشتند با احترام  
 رواں گشت آن ہر دو خان پیشتر  
 رفتند با ہم چو منزل چہار  
 وز آنسو چناب ست ماہین آن  
 کہ مسکن بلوچاں بدہ پیش ازین  
 ز شاہ جمال آمدہ یک برید  
 نوشتہ رقم شاہ عالی گہر  
 بدیرہ بریں مقدمت مرجبا  
 بیاؤ بیا ای شجاع زمان  
 رفتن بیا سود و سرعت نمود  
 سوارہ ز دریا گذشت از شتاب  
 بہ بلوچی چنیوت با صد شرف  
 بگشتم ندیم درو بیچ خیر  
 ہمہ مردانش برنج و غناب  
 ہمہ تصدوہ شش شدہ نہ بچوں  
 معابد خراب آخر اسپان درو

بز علماء و ستمہ فاد سادات شہر  
 چو تقسیم کردہ سکھاں آن زمین  
 ہمہ ملک سرسند و لاہور یا  
 ز جنگ و خوشاب زمین چناب  
 ہمہ ملک تقسیم بر خویشتن  
 ولے تاکہ تقریب ذکرش رسد  
 گراں شرح سازم ز مطلب بعید  
 ہماں ذکر گویم کہ سخن وضیہ  
 من از دیدن آن شہر آراستہ  
 تاسف نمودم بہ من بل نراہ  
 سکھاں دست بر شہر حوی یافتند  
 نمودند حوی کوڑ متامی خراب  
 چہ گویم کہ آن گفت ندیدہ ولم  
 از آنجا ہم از حکم شاہ جہاں  
 چو در بر کند ایمن آباد شاہ  
 دو منزل یکی کرد خان کریم  
 چو نزدیک اردوئی شاہ جہاں  
 در آمد فرود آمد آن خان دین  
 بگفتش کہ ای پیر دانا برو  
 کہ اینک رسیدم بہ نزدیک شاہ  
 ولے حوی بخدمت ستم شاہ دین  
 چہ حکم ست کامروز یا صبحدم  
 رواں شد بدرگاہ شاہ جہاں  
 بہ شاہ جہاں رفت آن عرض نرود  
 توڈ خان تو ہر دو خوشش آیدید

بجائے شکر خورد و شان بود نہ ہر  
 شد آن شہر جاگیر حبیب العین  
 ز پنجاب ملتان ہمہ جا بجای  
 بگردند قسمت بخودی حساب  
 نمودند گویم بہ تفصیل و من  
 بگویم ز انصاف نی از حسد!  
 ہی نامم اسے بخت مند و سعید  
 اگر سست مرغوب در شد کریمہ  
 کہ ناز و نعم داشت ہم خواستہ  
 چو من بل بہ از من ازیں گیر دار  
 سر پنچہ آبادیش تاقتند  
 نکلند مردم برنج و غداہ  
 ہماں بہ کزان باز دارم قسم  
 روان شد بہ پیش آن جوان بخت خان  
 مکان داشت بافر و اقبال جاہ  
 بسرعت ہی شد چو یاد نسیم  
 سہ فرسنگ رہ رفتہ خان زمان  
 طلب کرد رفت آن وکیل این  
 بشاہ زمان عرض از ما بگو  
 بسی رنج بروم دریں عرض راہ  
 رسیدم نہاشتم حنین و غمین!  
 بیایم بدرگاہ ای محترم  
 بفرمودہ خان وکیل آن زمان  
 ستم شاہ گفتش کہ ای نیک مرد  
 ز رنج رہ آسودہ خاطر شدید



لیکن تو امشب ہمیں جا بجا  
 کہ خان ہم در آنجا بماند بہ شب  
 چون سردا شود بہر خان پیشوا  
 گذشتہ شب و صبح بزد علم  
 دو فرسنگ رہ آمدہ پیشوا  
 چون چشمش بخان کرم اذ فتاد  
 نیز آمد ازین زمین ہم خان دین  
 گرفتند مر یک و گرا بہ بر  
 چو یاران بکدل پس از دستے  
 چو پرستش ز اندازہ غایت گذشت  
 شدند آن جوانین عالی تبار  
 از آنجا ہم رو بہ راہ آمدند  
 بجائے خود آمد ازاں ہریکے

کسی ز ارواں کن تو در پیش خاں  
 بجائی کہ باشد بہ عیش طرب  
 فرستم جہاں خان سردار را  
 روان شد جہاں خان فرخ شیم  
 بخان زمان و سحاب سخا  
 فرود آمد از اسپ تازی نژاد  
 چون گشتند مر یک و گرا را قریں  
 زمانے نشد دور از یک و گرا  
 بیدند از یک و گرا رؤیتے  
 خوش آمد ز حد نہایت گذشت  
 پس از ساعتی ہم بر اسپاں سوار  
 چہیں تا بہ اردو می شاہ آمدند  
 بر آسودہ بر جاے خود ہریکے

در بیان ملاقات شدن میر حاجی خان پسر محبت خان ہمراہ  
 بندگان خالصا کوید کہ بر در زادہ خالصا بود

چو آن خان حاجی بن الاتح خان  
 بر چہیں وجوہ ست فرزند او  
 خیر شد کہ خان زمان در رسید  
 ز بہر چنین روز بد منتظر  
 برویش نظر کرد خان از نخست  
 دوید آن پسر خندگون بر زمین  
 پانخواست خان نیز بے اختیار

بن الاتح مگو بلکہ فرزند خان  
 نہ فرزند او بلکہ و لبند او  
 ز بہر ملاقات او بہ دوید  
 دو چندان از و خان عالی لہر  
 در آئینہ اشیں دید خود را درست  
 کہ بوسہ زند بہر قدم خان دین  
 کہ فرزند را کرد اندر کنسار

نشد کس کے کشد عمر سیر  
 بچشم خودش سرمہ سان در کشید  
 جہاں راز فرحت پر آوازہ کرد  
 بجان و دل بردو آمد ترار  
 نمودند ہر دو زمانے درنگ  
 فلک کار دور دید یک رویہ کرد  
 بصورت دون ہم یکی شد دست  
 نشد دوران زین و اس ہم ازان  
 یہ پیدیش از گرم و سرد جہاں  
 ندارم بجز بجز تو غم و گر  
 چگونم کہ چون بوہ ام از تو طاق  
 نوازش ز حد نہایت گذشت  
 ز گنج سخن قفل سرباز شد  
 نشد پائے کس پیش ازاں پایہ جوئے  
 جہاں نے زیر سو نظارہ کنان  
 شروط ادب دید ز اندازہ پیش  
 بفرزند نمود آشکارا نمود با  
 دیش میل آئینہ دیگر نکرد  
 پس از مدتی شد ز سعیدین قرین  
 ہمینخواند سیح المثنانے ز دور  
 پس از دیر از ہم مرخص شدند  
 قدم راز سرے نمودی پسر  
 کہ کی آبدان نور چشمش زور  
 کہ تا لوم آخر مبادش زوال  
 کہ نتوان نمودن بجوہر بدل

در آغوشش خود داشتش تا بدیر  
 چو جان خودش بد بجان در کشید  
 ز مہر جگر گوشہ دل تازہ کرد  
 ہماں جنبش خون در آمد بکار  
 بہ یکدیگر آدرہ آغوشش تنگ  
 قد ہر دو فرقد ہم با ز خورد  
 کہ جان دون بد یکی از نخست  
 گل و غنچہ سان چونکہ در بوستان  
 پدر وار خان زمان ہر زمان  
 پسر باید گفت کامی نامور  
 پدر گفت ما ہم ز دور و فراق  
 چو پریشش ز اندازہ غایت گذشت  
 سخن از دور دیگر آغازہ شد  
 بماند تا دیر در گفت گوئے  
 مہ مشتری را چو گشتہ قرآن  
 پدر چونکہ از سوئی قرزند خویش  
 با مہربانی و الطاف وجود  
 زمانے ز رویش نظر بز کرد  
 ہمہ دید در دیدہ اشس خان دین  
 بدست آسمان از طبقہاٹی نمود  
 چنین تابا رامگاہ آمدند  
 بہر روز بہر نفساٹے پدر  
 پدر ہم ہی دید راہ پسر  
 زراشتاٹے آن روز ہاٹی وصال  
 زور ز بجر دم یک غزل

به پیشی کہان بر در شہر باد  
 ہمہ سروران بر اہوئیہاں  
 ز سر کرد ہائے بلوچ کچھے  
 پس خان عالی بدر گاہ شاہ  
 شہ از عاطفت در کرم گستری  
 بخان گفت خوش آمدی خانمن  
 بہر نوع بہر طور دل شاد باش  
 ز آن پس زہر سرور اسم با ہم  
 ہر یک بگفتا کہ خوش آمدید  
 دعا کرد خان کامی شہ دادگر  
 بہاں در جہاں دائم کامران  
 ازاں سایہ ات برسم سایہ نیت  
 مخلص شدند از شہ دین پناہ  
 روان گشت خان معنی تبار  
 سرابانیان دہم از جہلبان  
 بر از راستی و تہی از کھی !  
 برقتند و جملہ سرابان سپاہ  
 مساکین نوازی جہاں پروری  
 توئی خانخانان دوران من  
 زہر رنج و غم خاطر آزاد باش  
 برسید کین در بلوچیت ہم  
 بر اعدائی دولت مظفر شدید  
 بعدل و کرم بز فک بردہ سر  
 نخلق و جہاں بنا یہ ات گستران  
 کزان سایہ خود کیں پایہ نیت  
 رسید ہر یک بہ آرام گاہ

## سایہ کوچ فرودان شاطر لہو و وورن گان نصاب کوید

سحر گز خوش آمد از کزناے  
 شہ و شکرش در آمد بہ کوچ  
 سہ سحر رطے نمودند راہ  
 شب آنجا بسیرید با عیش و تازہ  
 دگر روزہ ز ناخجا روانہ شدند  
 ز دریا گذشت آن شہ نامدار  
 دریں روشی آہست شہ ہی کلاں  
 بہ پہلوئی آن شہر خان جامی کرد  
 فرار جہاگیر شاہ از جہنم  
 بہولی کہ شد چرخ را کزناے  
 بکوچید با شاہ خان بلوچ  
 فرود آمد آنجا شہ دین پناہ  
 شہ ہشکر شاہ با رگ و ساز  
 بدریا کناے لہو فر آمدند  
 فرود آمد خان بدریا کناہ  
 کہ خوانند شہ دین اش مردمان  
 بہا نجا سہ اپردہ بر پائے کرد  
 کہ اد باد شہ بود در ملک بند

بہ او داشت در زندگی عیش و خوش  
 عمارت نمودست در ششہ درہ  
 از ان شہ لسی از علامت خیر  
 کہ سقفش رسیدہ بچرخ بلند  
 بر نعت بود از آسمان ہم رفیع  
 ستون درو تیر و فرشتش تمام  
 چو برج فلک بود پرداختہ  
 توابت در دسوزج زر نگار  
 بر آوردہ سر بر فلک آشکار  
 برای بچرخ رسد فرق سر  
 شد این چار عماد اورا ظہیر  
 کہ بکند درس کار نامہ فہم  
 بگویم یا جمال آن یک سخن  
 جداگانہ با صنعت دل پذیر  
 کہ بردہ ز شامان سابق سنی  
 بہ حیرت در الفتی تو از کار او  
 کہ مخلوق را بود پشت پناہ  
 بفرمائش اندر زمین و زمان  
 حکم جہانگیر شاہ زمیں  
 زدہ سکہ بر سر مہرواہ  
 بگویم اگر باور آری از من  
 براہ خدا و رسول کریم  
 مگو شیر زن بلکہ شمشیر زن  
 خدا ساخت خنات اورا قبول  
 زر و زیور و جامہ و برگ و سہا

کہ نور جہاں بیگم ست ز وجہ اش  
 نمود آن شاہ در زندگی مقبرہ  
 بناست باقی دین کہنہ دیر  
 چنان بر کشید آن مزار از جہنہ  
 یکہ صندل بس عریض و وسیع  
 ہمہ یام سقفش ز سنگ رخام  
 ز بلور مر شدہ ساختہ  
 چو انجم در آن بود نقش و نگار  
 بہ چار گوشہ منارہ چہار  
 بہر یک از ان چار منارہ گر  
 ہمی خواست افتادن این چرخ پیر  
 ازین پیش و نقش تا بدستلم  
 ز نور جہاں بیگم نیک زن  
 سیوم مقبرہ بود ہم از وزیر  
 ز احوال آن شاہ مرحوم حق  
 چو آگاہ گردی ز اسرار او  
 با ہم تہی آن جہانگیر شاہ  
 زوی سکہ آن زن بز جوں شہان  
 بدہ نقش آن سکہ اش تا چہنیں  
 کہ نور جہاں بیگم بادشاہ  
 ز خیرات او بشنو این سخن  
 دہ دو ہزار از بناست تیمم  
 بہ تزویج دادست آن شیر زن  
 براہ خدا و براہ رسول  
 بھر دختر او داد از خود جہاز

یکی خانہ از مسکنش نیز داد  
 ز خیرات ادبش بود این قدر  
 مساجد معابد مزارش بسے  
 کہ آن روح و ہم ز وجہ از یکدگر  
 در آن مقبرہ خان بصدق و صفا  
 پس آمد بجاشب در آنجا ماند  
 رونده بہ تعجیل چون باد گشت  
 بیاساقیا ہست وقت فراغ  
 بدہ تازہ غمہا بشوید مرا

ز بہر معیشت ہمہ چینہ داد  
 کہ گفتیم و گرنے بود پیشتر  
 بنا کردہ چون دیکردہ کسی  
 بخود و عطا بدیسے بیش تر  
 زیارت نمودان مزارات را  
 چو شدہ وز زین کرد مرکب براند  
 بار دوئی شاہ آمد و شاد گشت  
 ایامی کہ روشن بود چون چراغ  
 ز راز جہاں حال گوید مرا

## دیوان رسیدن لاهور و تخت کن برا جنک کفار گوید

در آمد بہ لاهور چون باد شاہ  
 بائین جمشید فرخندہ پیے  
 بر آمد بہ تخت آن خداوند تخت  
 ہمہ نامداران از ہر وطن  
 سران سپہ نیز از ہر طرف  
 شد از عافیت و زخرد پرے  
 جداگانہ پرسید زان سروران  
 کہ آید بہ میدان نادر دگاہ  
 کہ تازند شیران دین نبی  
 چہ گوید آخر دریں گیر و دار  
 ہمہ نامداران سرانگندہ پیش  
 بخان بلوچ آل ہمہ نامدار  
 بگوید جواب شد نامور

بکیوان زدہ قبہ بارگاہ  
 برستم فریدون کاؤس و کے  
 بتائید اقبال دنیروئی بخت  
 بہ پیش سر بر شس شدند انجمن  
 بپایستادند دستند وصف  
 ز ہر یک پرسید زان داوے  
 کہ کس نیست پیدا چو از کا ذراں  
 دی پائی دارد ہر دے سیاہ  
 برآں زمرہ و خوک و خور و غنی  
 چگونہ بود آخر این کار زیار  
 چو پیر داخت شاہ از سمنہکے خوش  
 اشارہ نمودند کان ہوشیار  
 بنوعیکہ باشند سزاوار تر



بخدمت شهنشاه گیتی ستان  
 جہاں پرورشہ شاہاں ہاش  
 یہ دوراں بود سلطنت مستدام  
 کہ تابست براس فلک مہر و ماہ  
 ز تخم کہ کاری بر و منہ ہاش  
 بگوئیم فرمان بیارم بجائے  
 بجائے اوریم آن بچشم و لبس  
 عدو را خراب و تہہ ساختیم  
 اگر کوہ آہن بود بشکنیم  
 ہمیدان مرواں نہی ایستند  
 یگی گرگ جنگی کند از کناہ  
 گر آیند گرد رخ شان سیاہ  
 بہ جنگند با حیلہ رو بہے  
 بود جنگ شان حیلہ کافراں  
 رود در نہان بر سر کافراں  
 رود بر سر حیرت بیان فجاہ  
 دریافتد بر آن کار نا آگہان  
 در آتش زند ہمچو روز سپین  
 با جساد نشان آتش اندر نیم  
 ہم اینجانہ بیند روز قیام  
 بیند آریم و ہمنا ہم اسیر  
 بہر جانہی پائے ما سر نہیم  
 کہ بر چہ آن بکفتی بود ہم چنان  
 ز شکر گے ما بسے دور ہست  
 مبادا شود شکر ما تلف

بہ نطق اندر آمد جواں بخت خاں  
 کہ تا اینجہا نسبت جہانبان ہاش  
 چراغ جہاں باد رویت مدام  
 مبادہ تہی عالم از نام شاہ  
 بہر جا کہ باشی خداوند ہاش  
 چو رسید از ما شہی نیک رائے  
 بر آنچه امر تو باشد اے تاجور  
 بہر جا کہ سر مودہ تا ختیم  
 کنوں بہر چہ امرت آن میکنم  
 چہ باشند سگہائے بیدن نژند  
 بدزدی در آیند ہم دزدوار  
 بصف جنگ نایند در بیح گاہ  
 گر نزند از افواج شاہنشہی !  
 نیایند در پیش جنگ آوران  
 ولیکن ازیں بعد فوج گہراں !  
 چو از غازیہ بیان شکر بیہ شمار  
 پراگندگی و حسدانی از ان  
 سردماں شان نیز آن اہل دین  
 بہر دانگی بیخ نشان بر کنسیم  
 بر آریم بنیاد شان را تمام  
 زن و بچہ شان را در ان دار گیر  
 و گر بہر چہ فرمان شود آن کتیم  
 برو آفرین خواند شاہ جہان  
 ولی آن لعنان آتش ہست  
 نہ آہست آنجانہ گاہ و تلف

در آنجا نہان گشته آن مدبران  
 بسامان یسے رفتہ خواہد سپاہ  
 ہمہ ہم گروہ شتابان رویم  
 بر آیم و بنیاد و منج از سکان  
 پسندیدہ کس ز کار آگہان  
 کہ در آسمان حسد بود مہر  
 چو باشید تدبیر میں وقت کار  
 کس از عاقبت نیز مفہوم نیست  
 نداند کسے نیک و بد ای فتا  
 بہ نصرت بود چوں امورات شاہ  
 شہا جملہ باشید و مجلس نشین  
 ہمہ را کند شاہ خوار و نخیل  
 بفرمان او ہمہ برتسند راہ  
 تماشای بر آن مصلحت بین بود  
 نمودند از شاہ ذوالافتادہ  
 رسیدند ہر کس آرام گاہ

یکی جنگل ست جائی آن کافران  
 از نیجاست پنجاہ فرسنگ راہ  
 چو نزدیک آن جنگستان رویم  
 بتازیم بحیر بان بندگان  
 چوں این مصلحت دید شاہ جہاں  
 پتہاں آمدہ اند ابوذر جہرہ  
 کہ تدبیر شدہ را کنید اختیار  
 کہ انجام بر کار معلوم نیست  
 کہ آن بر صوابت یا بر خطا  
 بہ تدبیر خود گر بہ فتید راہ  
 سزاوار تخمین و صد آفرین  
 دگر بہر خطا باشد و پر خسل  
 دگر کار بستید بہ تدبیر شاہ  
 گرا انجام آن نیک در بد بود  
 بدیں موجب آن مصلحت اختیار  
 مخص شدند از شدہ ویں پناہ

## در بیان آن لشکر سکان بربیل و جنگ کردن انہا و ہر مہبت نمودن نشان گوید

بدرند سراز قعر دریا شے آب  
 ہر شہ ستا دند بہ جاتے خویش  
 بیامد بہ شاہ گنتی ستان  
 بہ پیوست با غازیان کارزار

چو روز دگر چشمہ آفتاب  
 ہمہ نامداران بدستور پیش  
 ز قوج قرادل سواری روان  
 کہ آمدند سبک لشکرے ہیشمار

بغازی متراول تیار  
 روان شد همه شکر از پر  
 بھی راند روار مقصرع بد  
 خوانین افغان ز برنا و  
 برآمد لعالم کے گیسر  
 ازین غصہ چون تیغ آتش  
 بروی شہنشاہ روان شد بقوچ  
 پوشید ذرع آئین بیدنگ  
 پتے قتل سبک خوری بت پرست  
 کہ چون تیبہ آسماں میں نمود  
 بر آمد زین خان فرخ نداد  
 کہ حرص و غذا داشت در دل بسی  
 و کیلے کہ باشد عدیش عدیل  
 خدا ترس حق گو یصدق و صفا  
 خوانین احمد زئی را قدم  
 بہ گنجا بہ گر کر سیم بشہری  
 تمامی تفنگ چی ہمہ چو بدار  
 سراپانیاں و دگر جہلبان  
 بلیدی جوانان عالی ہمہ  
 ہمہ موٹنہ مثل شیر و پلنگ  
 دگر دفترے درج سازم تمام  
 کخم محل آن رازہ روٹی دلیل  
 روان شد بغرم و غزائے سکاں  
 بروی ہمہ خان بہ یک میل راہ  
 زمین گفتی از جیش آمد ستوہ

بامداد تاید اگر شہر یار  
 بفرمودہ شہ کاندراں گیر و دار  
 شہنشاہ بر سپ روان برشت  
 ہمہ سردین امیر و وزیر  
 ہی تافتند از پسے شہر یار  
 چون بلوچ اس خبر را شنید  
 سخت از ہماں پیش خان بلوچ  
 تیغ یسانی میان بست تنگ  
 یکی نیزہ خطے گرفتہ بدست  
 سر بر ز فولاد بہباد خود  
 بر اسی روان تند چون تند باد  
 نش منتظر از برائے کسے  
 روان شد پس اورواں شد و کل  
 نکو خواہ آغا و حلق خدا  
 پہفتاد پشت است وزیر و ندیم  
 چنان چونکہ از ماست قاضیگری  
 دگر عملہ و جملہ خدمت گزار  
 ہمہ سردران بر اہوتیاں  
 زنگسی و از زند و لاشا ہمہ  
 ہمہ نامداران فولاد چنگ  
 اگر بر شمارم ز ہر یک بنام  
 مفصل چو ذکر کش ہی شد طویل  
 سخن مختصر شاہ گیتے ستاں  
 رواں شد چو شاہ در روان شد سپاہ  
 بہ جنبید شکر بجنبید کورہ

چو خورشید شد اندر آن ناپدید  
 نہاں شد در آن تیسرہ ابر آفتاب  
 نمیکرد یک ذرہ از برق و فسق  
 چہ تیرے کمان و چہ تیری فزنگ  
 زمین از عیارش نروختند خاک  
 ز گرد سپاہ بجز بر تیرہ گشت  
 دید باطن نسخہ نو روز کرد  
 نہاں گشت خورد در سحاب سخا  
 ز گرد زمین دید میدان درست  
 از دطاکس خورشید را خون نمود  
 شدہ گرداندر هوا شاعر بیخبر  
 دم گاؤں شد در هوا گاؤں سان  
 ز شب گویا صبح صادق مید  
 عجب اینکه یک ابر و آتش نزار  
 نیستان صف بلب آب غیر  
 مکل شود در جو ابر عنان  
 تو کوئی گہر ز آبن آمد بروی  
 شدہ تعبیه کوس گردون دران  
 ازاں پر خبر بے خبر گشت گوشش  
 کہ کس از کسے می پند خبر  
 یذبال نچہ شیر شریان !  
 از دظاہر منت بر شریف و نی  
 گویم رواں بلکہ بودہ دوان  
 ہی تاخت عقب سکان سو بہ سو  
 چھاں کر کشیدہ بر چرخ بریں

غبار زمیں بر فلک کر کشید  
 ازان گردگان در هوا شد سحاب  
 در و آتش باشہ چون بخشش دبرق  
 چو تزلزلہ بارشش در آمد خدنگ  
 ز سیم سمندان زمین گشت خاک  
 بیک سوٹے دریا دگر سوٹے وشت  
 صف شکر از رایت سرخ و زرد  
 علمائے رنگیں بہ آمد بساہ  
 سمند فلک کرد جولان نخست  
 سر رایت لعل بر چرخ سود  
 تڑ پیر چشش از سنانہائی تیز  
 ز بون گشت گاؤں فلک از سنان  
 بر چتر سیہ کان شہنشاہ جمید  
 شدہ تیغ بر گرد چترش قطار  
 بیک جامی بودہ صف تیغ و تیر  
 کیت فہ از بس نثار افگنان  
 بگوہر چو نبشت لعل اندرون  
 بغیر بد کوس از کران تا کران  
 خبر کرد در گوشش طبل از خروش  
 در آن تا ختن از ہمہ پیشتر  
 چنان تاخت ان خان عالی مقام  
 کہ ایں پہلوانے و شیر انگنی  
 پس او ہمہ شکر او روان  
 وے بچکس نار سیدہ باد  
 ز گرد و غبار و سواران زمین

نہ از راست چپ را نہ از مغز پوشت  
 سر مگس با بود گہرام خان  
 با بود ہمراہ رنج و طرب  
 از این ذکر او اندکے پس قتاد  
 نمودار گشتند جولان کنان  
 کہ بد صادق القول با احترام  
 کہ می تاختند از سر کین و چشم  
 نیارست دیدن ز ناموس و تنگ  
 من استاده بنیم کہ جولان کنند  
 کہ حربے کند جلوہ بر مؤمنان  
 نزد در صفوف سبک بد سمر  
 پس را بخود نیز ہمراہ برد  
 ہمان بہ کہ بالور یکجا شوم  
 نباشد ز بجران با ہر دو غم  
 قیامت ز سکہا بر اینکختند  
 کہ پس گشت انواج آن مدبران  
 تہ دیوانہ گے بلکہ مردانہ گی  
 کہ خون را بخاک اندر آسختند  
 بہمت فزون بود از یک دیگر  
 بر آند از ان کا شراں گیر و دار  
 سکے زان سکان نیزہ زد آ پنجان  
 زریں بر زمین شہادت رسید  
 قصوئے نکرده ہی در ستیز  
 پس ان پدر جان نکرده در لیخ  
 کہ ہر چہار یووند شمشیر زن

کہ کسی نہ است دشمن زدوست  
 قرادل دران ردد از طرف خاں  
 دگر خان احمد بیدی لقب  
 سخن در میان سخن او قتاد  
 چو فوج سکاں پیش گہرام خان  
 سر بلیدیان خان احمد گرام  
 در آندم سکاں را چو دیدہ چشم  
 نمودند جولان بمیدان جنگ  
 بگفت کہ اسے حربیان ترزند  
 ز مردی و غیرت نباشد چناں  
 بر اینکخت اسپان تہمتن سیر  
 در آن حملہ کان شیر مردانہ کرد  
 کہ تنہا چہ امن بخت روم  
 بخت چو پاشیم یکجا ہسم  
 چو لورو بدر ہر دو اینکختند  
 چناں تاخت اورو بر کافران  
 سکاں نیزہ راہ دیوانہ گے  
 آن پہلوانان در آوختند  
 نرار آفسریں بر سر ہم پدر  
 پدر گفت گیر و پس گفت دار  
 در آخر ز پہلوئی آن پہلوان  
 کزان نیزہ پہلوئے او بر درید  
 پس نیز در راندن تیغ تیز  
 در افتاد آخر ہم از زخم تیغ  
 ز مگسی دران داوری چارتن



رسیدند بر چار از سر نوشت  
 و گر چار شهداء آن غزوه دان  
 ده دوتن از مؤمنان شد شهید!  
 بسان سگ رسید انفل السافلین  
 زمن بشنوی حال خان زمان  
 شنو و صف آن خان فرخ سروش  
 مخم شرح احوال آن نامور  
 ہی راند در عرصه کار زار  
 کہ پر بود دلہائی شان از وفا  
 ولی بود خود پیش از سرکش  
 رسول کریم ست فرخ شمیم  
 یکے در ہزاراں گڑ کار زار  
 کہ باشد مکانش ہمیشہ جنان  
 ہی زدہ پیش از ہمہ سردان  
 ہمیراند بر دشمن زشت کیش  
 بدیں پہلوانی بخت رسید  
 خوانمین نے بل سلاطین ما  
 امامان شمشیر خود خود شوند  
 کہ شیر زیت اوتباب دتوان  
 زند در صف دشمن بد سیر  
 ازیں کار مانع شود پہ عقل  
 جوانان جنگی و مردان کار  
 زند در میان صف کار زار  
 کہ تنہا زند در صف آن تیغزن  
 بود شتر این سخن در جہان

ہم از گوشش و کشمش در بہشت  
 زلا شاریان وز دیناریان  
 زدست سگان خوک و خوار و پید  
 در آن مدبران سگان لعین  
 و گر بادت تا تو با گوشد جان  
 برون آرنیہ تو از گوشش ہوش  
 زمانی بمن گوش کن اے سپہ  
 چو آن نامور تمہ برانے تبار  
 ہماں اہل خدمت بصدق و صفا  
 دویدند پیش از ہمہ در پیش  
 سخا و شجاعت ز جمنہ کہ عم  
 پدر بر پدر منزند شیر دار  
 چنین بود قانون خان کلاں  
 کہ تنہا ہمیراند بر دشمنان  
 چور و ستم ز افواج در پیش پیش  
 چنین بود تا بود خان شہید  
 ہمین ست رسم خوانمین ما  
 کہ در پیش افواج خود میدوند  
 پدر دار آن خان عادل زمان  
 پدر وار بل زان بسے بیشتر  
 ولیکن نیاشد ز تدبیر عقل  
 کسی کو بود مالکب چہل ہزار  
 بہ تنہا چراتناز دان یک سوار  
 کجا ہست از مصلحت این سخن  
 اگر پہلوانیست میراث شان

سرفوج الحق چو ایشان نزد!  
 شهید رہ شرح خان کلان  
 کہ نظارہ می کرد جملہ جهان  
 بہ دست ہمراہ خود نام نیک  
 چراغ منہارا بدنیافروز  
 ہمیں دم کہستی غنیمت شمار  
 زینکان سخن نیک را در پذیر  
 اگر او چو اسفند پارست ہم  
 و لکن چو در کشت شد کار بد  
 و گر جنگ جوید چه حاصل بود  
 ہمیشہ شکرش خوار مانند و زار  
 کجا آن سپہ جنگ بے او کند  
 کہ آن چہل نریش بہانند و خوار  
 بگیرد ہمیدان نما ندبے  
 بڑو دیورا دست گرد و فراز  
 نمیزد لقلب عدو مرتضے  
 وز و کس نبود دست غازی بے  
 سری کردن شکر از بہر حلیت  
 چرامی برد فوج با خویشتن  
 کسی با کسی کار خود را ساخت  
 ز پس گرد شد روز روشن چو شب  
 کہ ایں سنت دستور نشان از قدیم  
 پس او ہمیراند با کین و خشم  
 کہ کے باشندم تا کنم ایں غمرا  
 ہمیشہ شیر و از ہمہ پیش بود

کہ کس پیشتر تیغ از ایشان نزد  
 شنیدی بروز شہادت کہ خان  
 چنان تیغ زد در صف دشمنان  
 سر انجام رفت از جہاں او و لیک  
 منہ دل برین دولت پتھر و ز  
 منہ دل برین کاخ زرین نگار  
 نکوئی کن و با نکوئی ہمیر  
 کسے کو بہ تنہا زند بر چشم  
 گرفتیم کہ صد کشت با ہم دو صد  
 اگر لپشت بد چہ لائق بود  
 گر از یاد آید چنیں نامدار  
 کجا شکرش تیغ بے او زند  
 چرا ایں کند صاحب چہلزار  
 در آندم عے کار خود سر کسے  
 تہمتن چو تنہا کند ترک تاز  
 گر ایں شیوہ محمود بودی چرا  
 کرد در جہاں پہلوان تیر کسے  
 پس ایں لشکر و ایں سپہ بہر حلیت  
 چوتنہا زند در صف آن تیغزن  
 سخن مختصر خان چوتنہا تاخت  
 کسی راست می تاخت کس چہ شب  
 سرفوج میراند حسان کریم  
 و گر ایں کہ سبک راہ بیدہ چشم  
 کہ از حق ہمینجو است ایں روز را  
 در ان تاخت ہر کس پس و پیش بود

وکیل خسرو مند روشن دلیل  
 رساندی بصد لشکرے خصم بور  
 کہ از جان و دل بود عبد النسبی  
 بدی پیش روان خداوند تنگ  
 بر وزیر غذا شیر شمشیر زن!  
 بر ایسے خدا سخت بستہ میان  
 کہ این بود خاصیتش از قدیم  
 در انداخت خود را برون بدرگان  
 تو گوئی کہ شیری بہ سکھار رسید  
 دے یک یک از سلوئے سلوان  
 کز ان زخم مجروح زخمی شدہ  
 بر آوردہ برگرفتند راہ  
 کہ برگردو گفت ای باقبال حفت  
 زمینان نگر دیدہ ام تندرست  
 بزخمی گراں میرود جامی خویش  
 چنین تا بہ نزدیک سکھار رسید  
 میان تنگ بستہ بہندی شام  
 برانگھفت خان اسپ چون برق باد  
 دویدہ بر آن دیو و اژدہ نہاد  
 بفوج خودش رفتہ نہاں شدہ  
 چو دیدہ کہ می تا ز دآن شفیقت  
 بز د خورد بر اسپ آن شیر جنگ  
 تو گوئی فناد آسماں بر زمین  
 بگفتند بسم اللہ از سر کراں  
 ہمہ شکر گفتند حق را نخست

عناش اگر میگرفتی وکیل  
 ز دستش رہود سے عنان را بزودی  
 در آن تاخن میرعبد القبی  
 بمیدان جنگ سکان غدنک  
 جوان مرد و خوش خوی شیریں سخن  
 ہمہ سروران تم میسانیان  
 گپی چنین بر ابرو نزو آن کریم  
 بہ تنہا دویدہ پس آن سکان  
 صفوف سکان را ہم بردید  
 ز پیشش شکافید فوج سکان  
 یزدوی تو فنگے بہ انش زودہ  
 رفیقانش از عرصہ زرمگاہ  
 در آن تاخت خان درش دیدت  
 عروسی خود کردہ ام من نخست  
 چو دانست خان کان جوان پیش پیش  
 ز غیرت برداگی خود دوید  
 سکے از سکان بود و سپہ تو بنام  
 بر آمد ز لشکر بجان روجہاد  
 ز بس خشمناکی چو آن پاک زاد  
 مجروح بدین گریزاں شدہ  
 و گریک سگی بد تو فنگی بست  
 بسویش نظر راست گرد و فنگ  
 فناد اسپ و خان او فنادہ ز زمین  
 دویدند از ہر طرف مردمان  
 چو دیدند اعضای او تندرست

چه دانم چه میرفت بر جان او  
 هماندم بایستاد کاس پیش فتاد  
 فلک گفت احسن ملک آفرین  
 ثواب خدا از خدا یافتی  
 که تنہا بر افواج دشمن دود  
 الی تہلکہ فاحذر وا از بلا  
 نہ بنید ز خونخوار دشمن شکاست  
 بدوزخ رساندی بسی بت پرست  
 نکردی ز خود دور یکدم تو فنگ  
 کہ ساعتش گیرد اندر کنار  
 کہ حال پیشش پیش آن نامور  
 چویارے کہ در غم بود غمگار  
 نکردہ بدست آن خجسته لقا  
 نمایم بمیدان بان حسر بیان  
 چہیں تا قتل نے ز بہر غزاست  
 ہمی بگذرد در دانش این خیال  
 یچی دوزخاران زند این نبرد  
 یقین دان کہ آن کار شد از ریا  
 کہ تا او چہ گفتا دریں ماجرا  
 در انداخت یک گبر در گیر و دار  
 کہ آن بت پرست بے ادب ہم پدید  
 تعجب نمود آن ریل کا مگار  
 پیرسیدش آن کافر بت پرست  
 علی ولی گفتش ای اہرمن!  
 ہمی کشتت بہر حق ای لعین

گرا کسپش نمیکشتت قربان او  
 کہ از تاخت سرگز نہی ایستاد  
 چو فارس فتاد و فرس بزرہیں  
 کہ ای خان ثواب غزای یافتی  
 ولی سرور را را چہ لائق بود  
 خدا گفت لا تلحقوا دوست را  
 ولکن کسے را کہ حافظ خداست  
 گراں روز بودی تو فنگش بست  
 عجب اینکہ آن صاحب نام تنگ  
 چہاں دوست باشد بر آن نامدار  
 دی بر ندارد ز خاشش نظر  
 بسی خوش تر است از رخ خال یا  
 دے آندم از شرط حرص غزای  
 کہ این جنگ را من بہ تیغ و سناں  
 گرانصاف پرستی نہ بہر خداست  
 چوتنہا زند در صف بدسگال  
 کہ گویند مردم کہ این شیر مرد  
 چو نفسانیت شد بہ کار خدا  
 بین مثنوی مولوی روم را  
 کہ آن شیر نیردان دلدل سوار  
 سرش را ہی خواست آرتن برید  
 نف انداخت بر سوتی آن نامدار  
 رہا کہ داز قتل آن داشتت دست  
 چرادا کشتی دست از قتل من  
 کہ اول من از غیرت کار دین!

دے چوں بسویم تلف اندا حتی  
 مرا نفس گفتا کہ در ایں دمت  
 دہا کر دمت ای سگبید لقا  
 بکار خد نفس چوں شد و خیل  
 از ایں رونہ کشتیم ای سگ ترا  
 مع الفصہ چون خای عالی نژاد

تو ایں جنگ نفسانیت ساختی  
 بخون غرق سازم سرو پیکرت  
 کہ نفسانیت شد بکار خد  
 ز نفسانیت کار گر دود ذلیل  
 از آن یافتی ز قتلتم رہا  
 در اثنا سٹے جولان ز اسپ او قناد

## در بیان تعداد نازیان تفصیل وار گوید

مباد زیکے نوکر حنان دین  
 محمد حسین آن یل نامدار  
 دگر نامجو میر منگہ بنام  
 بدست آن دو پر خاشخو شیر جنگ  
 بر آن سبک نظر بستہ کردند زود  
 یکے ز در اسپ ویکے بر سوار  
 ہزار آفرین بر چناں نوکران  
 چو دیدند کان گبر بے نام و تنگ  
 زمانے نہادند انشس ازان  
 چو آمد چناں فرصت اندر میاں  
 سکان ہم زمینان گریزان شدند  
 ہمہ کس ہی تاخت بر دئی خویش  
 هزار محمد سنی شیر زور  
 چو جولان نمودی بمیدان جنگ  
 زدہ پوشش را گر زدی تیغ تیز  
 جو بر فرق شیران زدی خجسش

کہ بودش ہمہ دم ندیم و قرین  
 کہ اسفند یار بست در کار زار  
 چو نام خودش خوش دل و شاد کام  
 ہی بود پیر آن زمان دو توفنگ  
 برآمد ازان ہر دو توفنگ دود  
 فتادند ہر دو دران کار زار  
 کہ باشند ز اخلص خدمت گران  
 زدہ اسپ خاں را بہ تیر و توفنگ  
 بقعر جہنم شدہ جائے آن  
 کہ شکر ہم آمد از سوئی خان  
 بخواری بسرخاک ریزان شدند  
 عقب شان کسی راست کس پیشش  
 کز و دیدہ دشمنان گشت کور  
 دریدی دل دشمنان بید رنگ  
 شدی ددع ہم استخوان ریز ریز  
 بخون غرق کردی سرو پیکرش



کہ بوزند صدوق مبارک سیر  
 ہمہ گفتہ باتفاق این خبر  
 کہ حاضر شدہ آن پل شیر مرد  
 دریغاً از ان شیر دل صد دریغ  
 مصطلحہ مزیگی و اینرد پرست  
 ہمیشہ عدو ہمچو فولاد گرم  
 نمک خوردم از دست آن محترم  
 فراموش نمی گرددم یک زبان  
 بمعنی فرارست شیر جوان  
 نگشتش مقابل کسی از بکان  
 مقابل بايستہ کند کروفر  
 نیامد بدستش یکی بت پرست  
 درآمد تو فنگی زوان کینہ جو  
 رفیقان گرفتندش اندر کنار  
 کہ حیف این تو فنگست بران نامور  
 بسی سک لعین بر زمین میفتاد  
 یکی خرمی تیغ می زد فرار  
 بخت رسید آن پل شیر جنگ  
 دریغی نباشد بخت رسید  
 کہ خوش آمدی ای پل کامگار  
 ز بہر تو مشتاق تر مانده ایم  
 خداوند مائی و ما بنده دار  
 ہمہ روزگارش بود این چنین  
 رود روزگارش بفرزندگی  
 سزاوار لطف الہی چو او

شنیدم از راویاں این خبر  
 نہ از یک کسی بل ز صد پیش تر  
 کہ در ہر کجا در مصافحہ نبرد  
 نمی شد برون نمیدانند تیغ  
 جوان مرد خوش خوشے بکشادہ دست  
 بیاراں بدی آن پل از موم نرم  
 مرایار بود آن سحاب کرم  
 بیاد آیدم زان چنان پہلوان  
 چونامش کہ اندر بلوچی زبان  
 بر آن کافران گشت جولان کنان  
 سکے راجہ یارا کہ با شیر تر  
 بجولان کنان تیغ کردہ بدست  
 مسکی ملحدے از سکان زشت خو  
 بیفتاد از اسپ آن نامدار  
 بغرلوے برآمد ز جن دلشہر  
 اگر او بشیر کردی جہا  
 بہ تیغش اگر می شدی کارزار  
 و لے خوردانہ دوزیر تو فنگ  
 ز تیر فنگ آہی سعید شہید  
 گرفتند حورانش اندر کنار  
 برائے تو ما منتظر مانده ایم  
 ہمہ بندگانیم و خدمت گزار  
 خوش آنکس کہ کارش بود این چنین  
 چہ در وقت مردن چہ در زندگی  
 کہ باشد ز مہ تا بسا ہی چو او

دگر حاجی غمازی نامجوئے  
 کسی رانی از خان مقوض بدست  
 بیک جادوان روز در کار زار  
 ہم از یک سبک زشت بی نام تنگ  
 بدان زخم زخمی شد آن نام جو  
 دگر آن حیلانی ز مسلازی  
 توفنگی ز خان کریم زمان  
 در آن روز دروٹے خان میدوید  
 ہی راند در پس آن سکاں  
 فردماند مجروح شد ناتواں!  
 بیرون آوردندش از زر مگاہ  
 کہ از من برفتند سکھادوان  
 زینگل زہ آن غلام حسین!  
 جملے نکور وے شمشاد تہ  
 در آن روز در عقب شان میدید  
 توفنگی بروش چنان را کرد  
 بگفتا کہ ای شرط مردانہ گے  
 نباشد اگر اس توفنگم زنی  
 اگر میتی داری ای نیک رائے  
 جوان مرد بنگلڑہ پیلتن  
 پیادہ شد از اسپ بروی دید  
 زوشس بر زمین و برد پرشت  
 کہ تا بر کشید از کمر ان جوان!  
 چو دستش شدہ سخت در دست او  
 بجائیدوش سگ بد سیر

کہ از غازیان جهان برده گوئی  
 کنز اخلاص در سر مکان خیر جوست  
 ہمیکرہ جولان بنا میر و ہزار  
 رسیدہ بہ رانش چو تیر توفنگ  
 شدہ پیش حق در جہاں سرخرو  
 کہ دارد دل و دست و باز و قوی  
 بدیں خدش سخت بستہ میاں  
 بفوج سکاں بعین در رسید  
 کہ از پس زدندش دو تیر کمان  
 گرفتند ز آن عرصہ اش ہمران  
 ہی گفت آن شیر دل آہ آہ  
 نیامد بہ تیغ کسی زان سکاں  
 کہ او بہت در انجمن نوٹ زین  
 سخندان و شیریں زباں پر خورد  
 بدوے سیکارہ بد خور شیبہ  
 کہ آس سبک بر آورد ز آہ سرد  
 نہ مردانے بلکہ نہ زانگے  
 بہ تیری زد و رم سخاک انگنی  
 پیادہ شو از اسپ پیشم بیائے  
 چو تیشیدنگ آوٹیں سخن  
 در آویخت با آن سپہ رو پلید  
 سگ از زیر بر خنجرش بر زدست  
 بدستش گرفت ان جوان پہلوان  
 دین چوں سگ انداخت ان زنت خو  
 ز غصہ بجوش آمد آن نامور

بہ نخر برید آن سرشس راز کین !  
 کہ زاید چنیں پور نیک اخترے  
 چرا پیش آن زشت رو آمدی  
 دئے آمدش تنگ زان زشت رنگ  
 چناں کرد کو گفت آن پر خرد  
 بنا زو نعم بود پروردہ  
 کہ جام جوایش لب بریز بود  
 بمیدان پر خاشش شیر زبان  
 شد از پردے او دلیران نجل  
 زو صفش سخن از بہا پر شدہ  
 ہی تاخت در عقب آن کافراں  
 بسکی دیگر از آن سکان لعین  
 غریبے چور عداز تو فنگش جو است  
 در افتاد از اسپ کشتہ شہید  
 کہ بودہ جوانی بحسن و جمال  
 تنش دوزخ سان بازویش گزر بود  
 ہی راند در پس سکان لعین  
 چناں کو رسیدہ بان بدرگان !  
 بدوزخ رسیدن لعین نژند  
 برو تاخت آن نامور کینہ خواہ  
 سکے زان سکان ہم بر آن شیر تانت  
 بخت رسید آن یل از حسمند  
 نمودہ بخود شیر مادر حلال  
 کہ از دور آن کافر سگ پلید  
 رلودہ نژین وزدہ بر زمین

برون کرد دست از دہن آن لعین  
 نزار آفریں بر چناں مادرے  
 وگرنہ چہرا او پیادہ شدی  
 ہی زرد دور آن لعین راز فنگ  
 کہ خواندش بہ شمشیر نزدیک خود  
 ز سا سولیان بود سہ کردہ  
 جوانے نکور دئے نوخیز بود  
 بسی نرم و گفتار شیریں زباں  
 بہادر بنام او بہادر بدل  
 بہادر کے یے بہادر بدہ  
 ہی رفت او ہم پس کافراں  
 یکی رافگندہ نژین بر زمین  
 بزدوی تو فنگی برد راست  
 بزدیر جوان مرد غازی سعید  
 ہم از ایل لہڑے امیر جلال  
 بمیدان ہی جانہ امرز بود !  
 دشس پر تہور سرشس پر ز کین  
 چو شیران ہمیر اند عقب سکان  
 سکے را بہ تیر تو فنگ او فگند  
 وگرنہ سکی بود دلوی سیاہ  
 بشمشیر او را دور کالہ خست  
 بہ تیر تو فنگش بجاگ او فگند  
 برضوان اکبر رسیدہ جلال  
 در لیا ازیں غازیان شہید  
 بہر یک تو فنگی زرد از چشم و کین

وگر نوبت تیغ شان میرسید  
 ہاں میر بر فی سوار سے دلیر  
 در آن معرکہ نیزہ بازی نمود  
 چو اونیست ونگر ہنر و در سوار  
 سے امداد پیش آن نامدار  
 بدان نیز اشس ر بوده ز زین  
 و لیکن در اتنائی آن گیر و دار  
 ملا ملا و آن مرد ضد و قدار  
 نکو خواہ آغا با خلاص جان  
 ہمیش نیزہ در دست میگردان  
 ہر جا کہ می تاخت آن سرخ شیر  
 نیامد مقابل، میدان جنگ  
 چو دید او کہ کس نیستش رزم ساز  
 سکی را بہ نیزہ ز زین در ر بود  
 سلاح و سلب زان لعین برگرفت  
 کہ با این ہنر ہم نفس زانگی  
 فتوحی دار و نہ چوں شیر مست  
 در آویخت با یک سک نابکار  
 با خرازان دیو بے دین پلید  
 مع القصد ہر یک ز خدمت گران  
 تصورے نہ کردہ در آن جنگ یح  
 من آن روز در جنگ حاضر بدم  
 بیک دست تیغ و بدگر قلم  
 دلیری و مردی ازاں غازیان  
 ہمیدیم و مینمودم بیان

جهانی تماشا ٹائی ایشان بدید  
 بھی کردہ جولان چوں تند شسر  
 بدان نیزہ اش سر سراز ی نمود  
 نہ چوں او بود دیگر سے نیزہ دار  
 در آویخت با آن یل کامگار  
 فرستاد در اسفل السافلین  
 در افتاد نیزہ ازاں نیزہ دار  
 کہ در سر امور ست خدمت گزار  
 خدمت کمر بستہ در سر زمان  
 در آن تاخت سر بر فلک می تراخت  
 برویش سکے زان سکان دلیر  
 و لیکن سک از دور میزد تو فتگ  
 غماں را بجولان نمودہ سراز  
 چناں بر زمیں زد کہ سر گز نہ بود  
 بماند سکما از دور شکفت  
 جوانے ندیم بہ مردانگی  
 بھی راند در عرصہ تیغی بدست  
 بزیرش در آورد ہم چوں شکا  
 سرش را بہ عنبر ز گردن برید  
 برا ہوشیان و دیگر سروران  
 نہ در نام ناموس نہ در تنگ یح  
 تماشا نمودم ہمیشہ خودم  
 میدان پس سک بھی تاختم  
 کہ صد آفرس بندہ خسیں بران  
 کہ دائم بوند این ہمہ غازیان

یکے تیغ ہندی بدست آختہ  
 در آندم تو فنگے زوشس آنچنان  
 روان را بدوزخ پماندم سپرد  
 ستودم لبے تا تو انستی  
 ہم از بہر افغان شیر و غا  
 دگر کس بدیشان نخواہد رسید  
 شدنان سکان از نظر ناپید  
 بانواج باشکر عازیاں  
 بخاطر تسلی بسا وای خویش  
 نہ دوستم نموده نہ اسفند یار  
 ہمیدد از لطف در راہ جان  
 کہ حق حافظش باد بارش خدائے  
 کہ بنیم رخ خوب آن خوش تقا  
 دواں آندہ صاحب شہر یار  
 روان شد بری شاہ آن نامدار  
 دعا کرد بر راہ در دران  
 جہاں حکم ترا مشتری  
 شہنشاہ عالم فلک جاہ را  
 بگفتش کہ ای غازی محترم  
 ولی نیستم راضی ای نامور  
 بہ تیرش تو جان را بد فساختی  
 تو باید کہ باشی ہمیشہ بجا  
 ہی گویمت باز گویم ہمیں  
 شنوند ما می جوان پہلوان  
 ہر آنچہ آن بگوئی روم راہ من

سکی زان سوئی من تاختہ  
 جوانے بلند از پھاں براہوئیان  
 کہ از اسب افتاد و جان داد مرد  
 در لفا گرشش نام دانستی  
 خدا آفریدست شمشیر را  
 دگر از بلائے بلوچ آفرید  
 مع القصدہ جوں وقت شرب در رسید  
 بفتح و ظفر خان عادل زمان  
 مراجع شد از جنگ بر جائے خویش  
 ہر آنچہ او نموده گئے کارزار  
 وزین سو شہنشاہ عادل زمان  
 کہ کے آید آن خان غازی بجائے  
 الہی سلامت بیارش بسا  
 چو آمد بجای خان منرخ تبار  
 کہ میخواست شاہ گردون وقا  
 در آند بدر گاہ شاہ جہان  
 کہ تا دورمہ باد مشتری  
 مبارک بود ای ظفر شاہ را  
 شہ از مہربانے و لطف و کرم  
 ترا ہم مبارک بود ای ظفر  
 کہ تنہا چہ را بر عدو تاختی  
 چکار آید ای ملک بے تو مرا  
 دگر راہ مکن ای جوان ہمچنین  
 نہ تنہا من در صف دشمنان  
 بہ گفتش بچشم دسراے شاہ من



بیاساتے آن جام زر را بجام  
کہ با عیش و عشرت شیم بگذرد

در انگن بمن ده بہنگام شام  
چو شب رفت خوش زور ہم بگذرد

## درین فتنہ با شایہ گرچک و خراب کن گرو چک گوید

بیاتا براہ خدا رہ رویم  
یہ بندیم در راہ ایزد کمر  
بگور خودت زاد رہ مفرست  
نگردد نہی باز روزی نہ در  
ز غیب چو روزی فرستاده اند  
تو زاز رہ خود ز خود پیشتر  
از آنست کہ ز نبور شد پیش بین  
دگر مور مردانہ صف می کشد  
ز خدمت بزرگان بندی طلب  
ہمہ کار در دست پیران بینہ  
کہ تا کے چوسایہ بمانے نعم  
برو برگ خود را تو بادست خویش  
کہ شاہان چو مسلم سفر خو کنند  
چنان چو کہ شاہ جہاں داد گر  
ہمہ سعی در راہ دی خراج کرد  
ہمہ کار دنیا بیک سونہ ساد  
مع القصد از جنگ چوں آسگان  
نکردند در یح منزل مکان  
گرد چک زیارت کہ کافر ان  
وزاں جائگہ بد گرو سے مکان

کہ حق جوئی حق گوئی حق بین شویم  
باشیم با مردمان داد گر  
نیازند پس تا نگیری بدست  
تو کار خدا کن غنیم آن محور  
خوری آنچه زانجا ترا دادہ اند  
روان کن بعقبے ای نامور  
کہ کردست خانہ پر از انگین  
پشے روز فردا علف می کشد  
ز نام آوراں ارجمندی طلب  
کف اندر کف دستگیران بینہ  
پاشو کہ بر یا نکو تر مسلم  
بگورت رواں کن تو از مرگ پیش  
یہ را رواں پیش از خود کنند  
براہ خدا سخت بستہ کم  
اگر گرم بودہ ہوا در چہ سرد  
قدم زد براہ خدا در جہاد  
گر نراں شدن آں ہمہ بدرگان  
برفتند شان تا کہ وہجک دوان  
بدانی مزارات آن مدبران  
گرو سے بعین رشت خوی مکان

کہ لعنت بود بر گمراهی زشت رو  
 چو ایلیس از راه پدر مدبری  
 به بند و میبگفت او نیز ہم  
 بیاموخت با کافران آغوی!  
 چو شیطان پیداخت آن پر حل  
 کہ بت را پرستید با صد یقین  
 دگر ایچنیں کارستانرا بدان  
 بچپ دست آورد آن گمراهی  
 کہ لعنت بشو وزن بت پرست  
 خبر شد ز سکہا جسم مقام!  
 گفتا کہ ما ہم بدنبال شان  
 نمائم قتل سکاں بید رنگ  
 بجاکش برابر کلم بے سخن  
 شہ دین اسلام صدق و یقین  
 ز لوح زمین ساخت آن حرف  
 نہ ز انہا کہ لودست روز تخت  
 بشود چونکہ شد پیش با خاک لست  
 رخوت بند نیمہ سائے گراں  
 پئے ان لعینان برداشتند  
 بہنگام جولان چو باد از شباب  
 خوانین افغان عالمقان  
 روان شد سر فوج خان بلوچ  
 ز روی زمین بر فلک رفت گرد  
 رسیدہ بہ جگ شہ لصدق و یقین  
 کہ شیریں بر آن سنگ دلان تاختند

بگویم کہ چون بودہ بہت آن گمراہ  
 بہندوستان بودہ بہت کافری  
 بمسلم ہی گفت من مسلم  
 بسی راہ و رسم بدان بد رہی  
 بسے بدعت و صد خطا و خلل  
 نشان داد با کافران لعین  
 طریقہ سکاںست سجدہ بتان  
 بدست یمن می بستونید کون!  
 طلاق سکاں ہم بدست زلست  
 سخن مختصر چون شد نیک نام  
 کہ رفتند سوئی گمراہی و جان  
 بخوایم رفتن ہی بید رنگ  
 بر آرم چک را زینخ وزین  
 ازیں پیش ہم بکیرہ آن شہ دین  
 برانداختہ بنخ و بنیاد چک  
 دگر رہ نمودند سکہا درست  
 کنوں خواست آن چک چکر لست  
 درآمد بہ لاہور با عز و شان  
 بہ لاہور جملہ بگذاشتند  
 جرمیدہ سواران چابک رکاب  
 رواں گشت شاہ سپہ شد روان  
 بلوچان غازی ہمہ فوج فوج  
 شریر آمد در اسیان و مرد  
 شہ تشب در رہ افتاد شہ جہان  
 سکاں پیش تہ زو خبر یافتند

از انجا ز چک ہم گریزان شدند  
 شد و شکر و شہ بہ چک چون رسید  
 مگر چند کس در حصار اندرون  
 کہ کردند جانرا فدا برگرو با  
 چو دیدند شاہ نکونام را  
 بدون آمدندان ہمہ از حصار  
 نگرند یک ذرہ ترس و باک  
 بان غازیان چون در آوختند  
 ہمہ قتل گشتند سکھا لعین  
 دو دیدند اسلامیاں راست چپ  
 بناچار شاہجہان باز گشت  
 بیاساتی آن شادی افزائے جام  
 در آن شادی از سر زہ خاش کتم

گریزان و افغان و حسینان شدند  
 از ان کافران پچ کس را ندید  
 بماندہ کہ غمخوارا بر نرند خون  
 کہ لعنت بود بر گرو و زشت خو  
 همان شکر دین اسلام را  
 کہ سی تن بدندان بسکاں در شمار  
 نہ خوف ز قتل نہ بیم از ہلاک  
 در آوختن خون خود رختند  
 بر رفتند در اسفل السافلین  
 ندیدند کس ز ان بسکاں بے ادب  
 بفتح و ظفر شاہ و مساز گشت  
 بمن دہ کہ شادی کتم صبح و شام  
 غم مال و سر را فراموش کتم

## دین بامہ شاہ لفتح نصرت ہو اجماع ان پیش گوید

چو باز آمدہ شاہ عالم پناہ  
 بہ طلبید نام آوران جہان  
 فرستاد آدم بہ خان زبان  
 ز حاجت خان زود بر جا و رفت  
 ہمہ نامور ہا شدند انجمن  
 بفرمود شاہ جہان باسران  
 چہ تدبیر سازم ز سکھا لعین  
 بنابند سکھا گریزان شوند  
 نباشد مکان را منقاسی بجائی

بہ لامور یا دولت اقبال و جاہ  
 نورانین افغان و در دران  
 کہ امی خان ترا خواست شاہجہان  
 پیش شہنشاہ بستانت تفت  
 پیش شہنشاہ دشمن شکن  
 کہ امی نام داراں و نام آوران  
 کہ ہر جا شویم از ہر خشم و کین  
 ہر جا کہ تازیم آہ آنجا روند  
 چہ تدبیر سازید از قتل وراثے

شہنشاہ بہ یکک سخن می شنفت  
 شہنشاہ نگہ گرد و سوسپش بدید  
 کہ آئید بدام آن سکان لعین  
 بگفت ای فلک را حکمت ماب  
 سرش را فلک زیر مادر کشد  
 کہ رایت شد از بخت گیتی نمائے  
 بگویم دگر سرچہ خواہی بکن  
 بدنبال سکھائی پر شیطننت  
 باید مقابل بمیدان جنگ  
 شود کشته پاستہ آن روسیہ  
 بکن اسے خداوند ناموس ننگ  
 رسد تا چہ کردند از حیر و شر  
 بدلی رسد ای فلک مرتبت  
 کہ آمد شہنشاہ روسے زمین  
 بہر جانب آفتاں و خیراں شوند  
 رسد بر درت چون بہ گل عندیب  
 ہم از پیش رفتن ہم از گشتنت  
 بکن سرچہ خواہی کہ فلماں بریم  
 پسندیدہ شاہ و جوگل پر تگفت  
 نہ خوش گفتہ بکہ در سفتہ  
 شویم از خدا خواست فرداروان  
 نمودند اس مصلحت را پسند

ہمہ س ہر آنچہ او بدل داشت گفت  
 چونویت بخان زمان در رسید  
 کہ آخر تو ہم گوئی چیزے ازیں  
 چو شاہ بجاں کرد با او خطاب  
 کسی کوز حکمت شہا سر کشد  
 ز کس فردنی بہ تدبیر و راستے  
 چو پرسی زمانہندگان ہم سخن  
 ازینجا بود مصلحت رفتنت  
 کسی گبر از ان کافر آن غدنک  
 باقبال تو گرد آن سک تباہ  
 دگرے بہر شہ خدیس و رنگ  
 کہ تا از نجیب و ز دلی خیر  
 بسرند چون رفتہ آوازہ است  
 نقد لرزہ در کافران لعین  
 لعیناں بہر سو گریزاں بشوند  
 ز محصودی بیرون ہم ایدنجیب  
 در آنجا ہر آنچہ افتد مصلحت  
 بملک و دیار خودت ای کریم  
 چو خان بلوچ اس سخن را بگفت  
 گفتا کہ اسے خان خوش گفتہ  
 ہر آنچہ آن تو گفتی کنیم آنچناں  
 خوانمین در اتناں موکش مند

شب آسودہ گشتند بر جائے خویش  
 شب ایساں گذشتہ بشادی و عیش

‡ ‡ ‡

# داستان بیان روان نشین بادشاہ زلامور بجای سرمنند گوید

سراز خواب خوش برزده نس جان  
 ز بہر معیشت گرفتہ بہ پیش  
 روان شد پس آن سکان لعین  
 بروشد ز حکمش تمامی سپاہ  
 پس آن سکان رایت افراشتند  
 کہ بد مسکن آن سکان زشتگیش  
 زلامور چون روان پیشتر  
 مسکنین نوازی و دیں پروری  
 ازیں ردئی تملیک اسلامیان  
 کہ سورات خود کند بر چہ بست  
 بر آنچیز کافتد بست سپاہ  
 مراکب ز بہر غنایا پرورند  
 غنائ بہر شہر و وہ تاختند  
 شب و روز از حق می خواستند  
 بمردم شدہ روز روشن تباہ  
 بہر جاز شکر شدہ ترکماز  
 تہ سازد آن باغ راہ سپاہ  
 ہمہ ملک زیر و زبر تاختند  
 بہر جانب اتقان و خیران شد  
 شمارنی نہ بد تا گویم کہ چند  
 ز قند و ز کنجد غنم واریا  
 کس از کس دران تاخت ماوردیاد

کھر چو برزده خور از آسماں  
 ہمہ کس بعالم پٹے کار خویش  
 شہنشاہ دین پرودہ از بہر دین  
 زلامور بیرون زدہ بارگاہ!  
 پٹے آن لعینان برداشتند  
 گرفتند راہ دوا بہ بہ پیش  
 شہ عادل داد داد گھر  
 بگفتا ز راہ کرم گتری  
 کہ ایں ملک و گشت ست از حرمیان  
 مرخص شدہ شکر دیں پرست  
 ز ملک سکان لعین روسپاہ  
 بخرق خود واسپ داشتند  
 چون شکر بریں آگہی یافتند  
 کہ ایں آرزو بدل داشتند  
 بہر سو شدہ ترکماز از سپاہ  
 نشد از سک و غیر سک امتیاز  
 چو از باغ مردم خورد سبب شاہ  
 عساکر بہر سو ہمی تاختند  
 ز سرودہ رعایا گریزیاں شدند  
 بسے گاد خورازہ نرو گو سفند  
 بسے مزوہ نیش کرزار ما  
 بست سپاہ مجاہد افتاد



چہ از نوع حیوان چہ نوع از بشر  
یگی گوشت گاؤ و دیگر نیشکر  
شکم سیر کردند زین چارہ چیز  
نزار آفریں بر چنان بادشاہ  
عطائی چنیں باد از شہر یار  
بایں رسم و آئین لشکر تمام  
چودہ پانزد روز طی گشت را

نی خورد و خرقند جز نیشکر  
سیوم قند چہارم تو کنجہ شکر  
صغیر و کبیر و غلام و کنیز  
کہ ملکی کند مر سپہ را عطا  
کہ نئے قبل آید نہ میبندان بکار  
ہمہ رفت غارت کنان صبح و شام  
در آمد بملک تبالہ سپاہ

## در بیان سیدن لشکر قراول جنگ در ہماہ و شان گوید

تضار ایکے روز از اتفاق  
نمودار شد لشکر سک لعین  
بفوج قراول گرفتند راہ  
کہ اینک رسیدہ سک نشت جوئے  
قراول جہاں خان سردار بود  
کہ کردہ بایشان کسی کارزار  
شہنشاہ غازی بی محابہ ندید  
بفرمود تا غازیان بید رنگ  
نتاباں شوند از سر خشمگین  
بحکم شہ داور سے داد گر  
بمیدان جنگ سکان پلید  
بزیں آمدہ خان عالی بلوچ  
ہمہ نامور صاحب نام و رنگ  
چو سلاح مکمل بر آمد بزیں  
جہاں خان بجائی خود استادہ بود

نمایاں شدہ فوج اہل نفاق  
سر پر ز نخوت دل پر ز کین  
فرستاد قراول بہ نردین شاہ  
پلید و نجس جوک خورد و ز شتر وئے  
کہ از جنگ سکھا خبر دار بود  
شدہ اگہ از مکر و فن شان دکا  
کہ تختش جوان باد و فتحش قرین  
بمیدان بیانید از بہر جنگ  
بر آزد بیخ وین آن لعین  
نشستند و بر زیں ہمہ نامور  
عساگر بہرت ماثر رسید  
رواں از ہمہ پیشتر بد بفوج  
بلوچان غازی بہ تیر و تفنگ  
رسیدند باد شمن دین قرین  
ز جایش قدم پیش نہادہ بود

کہ کے آید افواج دین پیش پیش  
 رسیدند ہر سوز بالا و شیب  
 سپہدار دین خان غازی نصیر  
 بسکان چون بدیدند شیر زبان  
 در آن ترک تازد کھین ساختن  
 بجز و دغا حیلہ ساز آمدند  
 بیفتاد دوید چو شیر زبان  
 بکشتہ یکی کافر می رشت نحوئی  
 کہ خدمت گیر خان بود روز و شب  
 بشیر ترش دو پر کالہ خست  
 ز مردانگی او بود اس شگفت  
 کز سر ہر مہ بود او بیشتر  
 دل شان شد از زخم ناخورد خورد  
 بنزل کہ رنجوشش بشتافتند  
 چنان میدویدند آن بدرگان  
 نہ سک بلکہ رو بہ زیر دمان!  
 ہمی تاخت کان دیو بد روز گاہ  
 بر انداخت اسپ اندران گیدوہ  
 چنان تا قریب سلیمان رسید  
 کہ آمد سک دیو چہرہ دوان  
 کشید و دویدہ بر آن بدسیر  
 ز زمین ناشد آلودہ در خاک خون  
 در آمد بہ نفسش بیفتند و سر  
 شد از فضل ایزد بخت رسید  
 ترمیت در افواج کافر نتاد

ہمید پید راہ رفیقان خویش  
 کہ پیداشتد افواج نشاہی ز غیب  
 سرفوج بد حسان عادل امیر  
 چو آمد میدان بروی بسکان  
 ازاں کرد و سردان تگ و چن  
 بیک بارگی جسد باز آمدند  
 ولیکن چو خانرا نظر بر بسکان  
 بہ تیر و تفنگ آن یل نامجوی  
 ہمان بر فی تمہرانے نصب  
 غضب کرد با کافرے استاخت  
 سلاح و سپہ زن لعین برگرفت  
 نہ دار و نہ فتوحی چہ بر سے خبر  
 چون دیدند سکھا چہیں دست برد  
 غمانرا زمینان چو بر تافتند  
 دوان خان دین در سپہ اسکان  
 کہ سک میگرنہ روز شیر زبان  
 سلیمانسان تریکی دیوسا  
 سلیمان سیاول دران گیر دواہ  
 غمان باز و بس کہ دو بر سے دوید  
 چو دید آن یل غن زہی نوجوان  
 ننگ جہانسوز را از تمہرا  
 ز دشس بر کتف گاہ کہ دشس نگون  
 سکے دیگر از عقب آن نامور  
 در افتاد از زس اسپ و شہید  
 برانگخت خان اسپ خود را چو باد

در آن راه افتاں و خیراں شدند  
 شب از جملہ شہمائی و بچور بود  
 شدند در پس فوج ایشان دوان  
 فتادہ ز جورے زمان بتراکش  
 بد لواریا تا کہ خود را نہاں  
 مگر تخلصی نمود بسیار از ازاں  
 چو دید از سکاں بازی امی چنیس  
 شکنجید چون شخص بے جان شدند  
 بجنید چون وہ آسن نہ جائے  
 گرفتند چون حلقہ آتش در میان  
 با خلاص کالی بر دستے سکاں  
 بہتر تر شان کشتہ شد بت پرست  
 برہ منتظر بود از بہر خاں  
 چو شب شد ز شب ماند شہ در شگفت  
 کہ شب بازی آرد عجب روزگار  
 وزیر کی کہ او را بنا شد نظیر  
 بیاسیس بخورد خاں غازی بیار  
 بجان و بسر گشت فرماں پذیر  
 شہت خواست باید شدن تیر گام  
 چناں کو بگوید بکن ہم چناں  
 بیابند اول بدون ترس مکان  
 برآمد بر اسپ آن خداوند چو  
 وزیر و جهان خاں و خان زمان  
 مرخص شد تا از خداوند تخت  
 جز اقبال شان کس نیفتاد پیش

دو فرنگ پختہ گریزاں شدند  
 چو راہ سارای سکاں دور بود  
 لعیناں چو دیدند کان تازیان  
 دہی بود ویران و دیوار ہکش  
 سکاں در خیزید چون رو بہان  
 نمایند تختی از ازاں تازیان  
 جواں مرد و دستم زمان خان و  
 کہ در کنج کاشانہ نہاں شدند  
 فرود آمد از اسپ افشرد پایے  
 ہمہ عمدہ خاص خاں زمان  
 ستادند کیر پس و پیش خان  
 بہر یک از ایشان تفنگی بدست  
 وز بسوسہ ہنشاہ گنتی ستان  
 بہر دم ز شکر خبر میگرفت  
 کہ در شب نمی شاید ای کارزار  
 فرستاد مردم بسوئی وزیر  
 کہ از بزرگ شب دست را بازہ دار  
 چو حکم شہنشاہ شنید آن وزیر  
 بخاں داد پیغام کاہے بیک نام  
 پذیرندہ شو حکم شہ را بجان  
 بگفتاں یایم کہ تا ایں سکاں  
 چو دیدند ہم تراں سکاں کس نبود  
 رواں شد بہ شاہ زمان در زمان  
 بشتہ مژدہ دادند از فتح و بخت  
 چناں آمد اندر شہستان خویش

بمنزل برفتند با ہم تشرین  
چنین بود آن جنگ را سرگذشت  
کشادند تیغ از کمر ز اسپ زین  
سخن کا مد اینجا و رقی در نوشت

## در بیان بادشاہ کنارِ ریاد و آبِ سوراگدشتن زان گوید

سحرگه بفرید کوسِ رحیل !  
سپه در بیابان روان فوج فوج  
بهر سو که می اوتتادی نظر  
نبد خالی از مرد اسپ و شته  
دو شب در ره افتاد از حرب گاه  
رسیدند اینجا بدریا کنار  
بروز چهارم بفرمود شاه  
ز دریا نمودند یکسر عبور !  
بمیں بود بحسب دواہ کہ جنگ  
نمود از تگون بختی و گم ہی  
گذشته چو شکر ز نبرد آب  
گذشت از پس شاه خان زمان  
بمہ شکر شہ زمیر و وزیر  
بآن روی آب آمد و جاٹی کرد  
بخان بلوچ آن شہ نامدار  
مبادا کسی زان سکان لعین  
بفرمودہ شاه والا نژاد  
کہ ناگہ سکان لعین حوک و حوا  
بسکان خام طبعی بدل داشتند  
کہ گردست با ہم جنگی کنیم

روان گشت لشکر چو دریائی نیل  
تو گوئی کہ دریا در آمد بہ موج  
چہ کوه و پہ ہاموں چہ بحر و چہ بر  
بہر جا کہ خالی نظر بود و پہ  
سیوم شب چو کوچید از آنجا سپاہ  
بہ نیروزہ خالی کشادند بار  
کہ تا بگذر روز آب در سپاہ  
بمہ شکر شہ ز نزدیک و دور  
بہنگام برگشتن آن سکان مذک  
با فواج منصور شاہ تنشہی  
گذشت از ہم کس شہ کامیاب  
گذشت از پس او دگر مردمان  
ز خورد و بزرگ و ز بہر ناد پیر  
علمائے زہد و لغت بہ پائی آمد  
بفرمود تا ایستند موشیار  
نماند بر اسپ و اشتر کمین  
بر آن ساحل رود آب ایستاد  
رسیدند ز آن سوی دریا کنار  
بدل تخم بیجا ہی کاشتند  
یکی بر لب آب دشتی ز نیم

بزینیم و تا پیش آید چه کار  
 همه روز میداشتند انتظار  
 ستاده بانواج لشکر قرین  
 شد اندام شان زخم ناخورد خورد  
 به پس گشت نشان از ره آمدن شب  
 کزین سوچو میرفت شاہ پیمان  
 کہ خود را نماید به اسلامیان  
 شب آنجا لیسر برد وقت سحر  
 ز اسپ و شتر بر فلک رفت کرد  
 در آنجا نمودند از ره دلیل  
 رویم کہ سر بند در پیش است  
 نہ سورات پیدانہ گاہ خود آب  
 بدان راہ خوشنود و حورم شود  
 بسے باشد آنجا نہ بہر سپاہ  
 نمود آن شبہ نامور کا مگا رہا  
 دو فرسخ سے فرسخ ہر رفت راہ  
 ز آبادی آباد باشد خاص و تمام  
 ز گندم ز جو ہم ز ماش و نخود  
 ہم از اسپ و اشتر ہم از گاد خر  
 بجمعیت خاطر آرام دل!  
 بگو چید شکر از ان کشت زار  
 فرود آمد آنجا متسامی سپاہ  
 شد و لشکر شاہ با زیب و فر  
 کز اشوب شان کوه در لرزہ بود

و گرنے بگیریم در کنار  
 بایں آرزو بر لب رود بار  
 کہ چون سدا سکندر آنخان دین  
 نیارست کس تا کز دست برد  
 تا نر لصد نامرادی ز آب  
 ہمیں بود روز آخریں جنگشان  
 نیامد ازاں پس کسی از سکان  
 چو شاہ جہاں داوہ داد گم  
 بفرمود تا لشکرش کوچ کرد  
 بر رفتند ز آنجا رہ چند میل  
 بگفتند باید کہ از دست راست  
 ولی خان دین گفت زین رہ خراب  
 براہ چپ ار شاہ عالم رود  
 ہم از جنس غلہ ہم از جنس گاہ  
 سخن مختصر راہ چپ اختیار  
 از آن رہ شد آسود خوشدل سپاہ  
 کہ آباد بود آن ولایت تمام  
 نہ بر جنس کشت اندران ملک بود  
 در آن ملک بر کس ز جنس بشر  
 شد آسودہ زان کشت با کام دل  
 گذشت اندر آنجا چو روز سہ جہاد  
 روان دو فرسخ چو طے کشت راہ  
 از آنجا چو گشتہ روان پیشتر  
 و گمر روز چند اندران مرزو بود

# دیرین ولی اردوئی بادشاہ فر و آمدن ربیع گوید

رواں گشت شاہ و سپاہ زانمکان  
 بخون بستہ غنچہ چو گردوں مکر  
 شد سبز خستہ ز پیکان خویش  
 بنفشہ رسن کرده در گردش  
 بگل سکہ چون در ہم شد زدند  
 سپر غنم نفوج چمن داده باد  
 کشید ارچہ شمشیر سوسن بلاغ  
 زیادوی خزان خون خود گل بخواست  
 ازین غصہ سوسن بکس خواستن  
 صبا سکہ ہمراہی غنچہ کرد  
 چو آن باد خاک زمین را بہ بخت  
 گرانی زرش سکہ از حد گذشت  
 ز گل جامہ ہم پارہ شد بر تنش  
 کشیدہ سر از شاخ در شاخ توت  
 شدہ سایہ از سرد بر لالہ زار  
 شادہ بیک پایہ آب رواں  
 بلرزہ شدہ آب ز آسیب باد  
 بہ پستان انار اندر آورده شیر  
 شدہ مست بلبل ز نظمی کہ خواند  
 ز جامی گل و لالہ تندی چشید  
 چو بد یاد از آیت بے بخواند  
 شدہ فاختہ در اصول کلام

شدہ منزلش در یکے بوستان  
 ز خوشی آن لالہ فلکندہ سر  
 بلرزہ شدہ بید بر جان خویش  
 ز زکس دم ریختہ در دامنش  
 بصد وجہ سکہ موجہ زدند  
 سلامی شدہ خار و گل بر دہ دار  
 بزید ہم از سرش سایہ باغ  
 صبا از سر خون گل برخواست  
 در آمد تو گوئی بہ تیغ آختن  
 نشد تازہ تا خون او را نخورد  
 طلا یافت در برگ صد برگ ریخت  
 بصد برگ دامن دو صد پایہ گشت  
 گرہ برزده غنچہ در دامنش!  
 بہ بلبل سرانیدہ ران داد قوت  
 تقدش راست چون قامت گلغذار  
 بخدمت گیری ہمچو خدمت گراں  
 بر آن آب چون سایہ بیدادفتاد  
 چو طفلان شدہ مرغ اندر نصیر  
 ز مستیش غنچہ دسن باز ماند  
 گرد کرد طوق دز گل زرشید  
 کلائے سلیمان بسہ بر نشاند  
 ثنا گوئی خلاق خود! مدام



زبان گشت رہبر بہ گلزار طیب  
 درس باغ شہ شد بعشرت گری  
 دوروز اندراں باغ عشرت نمود  
 چہیں تا دو ماہ اندر آنجا سپاہ  
 گہی دست حب را ند کہ دست راست  
 مرا کب ہمہ شکر از حکم شاہ  
 بدہلی ہی بود عنزم رحیل  
 در آن منزل آن شاہ گیتی فرود  
 دران ملک آباد کا باد باد  
 بہ عشاق رہن شدہ عند لیب  
 بہ بلبل بگل در طرب گستری  
 سیوم روز از آنجا روان شد کہ یوز  
 نمرفت پیش از دو قمر سنگ راہ  
 گہی پس گہی پیش ہر سو کہ خواست  
 شدہ فریبہ دستعد بہر راہ  
 وے می نشد عنزم آن رہ دلیل  
 بشادی بسر بہ دیک چند روز  
 مقام سہ جاہ اتفاق اذ فتاد

## در بیان شکار نبدن لصاب و کشتن شیر گوید

یکی روز خان زمان شہسوار  
 ہمان عمدہ خاص در عقب خان  
 بنزدیک اردوی شاہجان  
 زیر جنس دروے لسی جا نور  
 ہمی گشت آن شہسوار دایر  
 بنک دست تیغ بدیگر تو فنگ  
 ہمہ عمدہ کشن در پس پیش خان  
 قضا در آن نیستان پیش پیش  
 بدانت آن پیل لولا و حاسے  
 کہ با شیر با تیغ بازی کنند  
 یکے نوکر از عمدہ خاص خان  
 چو دید این چہیں آن یل نام جو  
 فرود آمد از اسپ و خنجر بدست  
 بآید زین بہر عنزم شکار  
 روان شد چنان چونکہ بدواب شان  
 یکے بیشہ بود از نیستان  
 زگورد گوزن آہو و شیر نر  
 در آن بیشہ ہر سو ہمیکر و سیر  
 ہمی گشت در بیشہ آن شیر جنگ  
 در آن صید کہ بود ہر سو روان  
 یکی شیر جنبید از جائے خویش  
 کہ شیرست فرود آمد از باد پاسے  
 وزان بازی اعدا نوازی کنند  
 کہ بودہ بنام آن بہادر جوان  
 کہ آن خان عادل زمان نیکنجو  
 روان و روان شد بہر ان شیرست

دیش سوختگان شیر طبع و نثرند  
 تو فتنگی بدستش جہاں سوز بود  
 بہادر بدالحق بہادر بدل  
 بسن عمراد عنقوان شباب  
 بفرز انگی آن جوان شیر جنگ  
 نظر بست جنبانہ چون ماشہ را  
 بان مادہ شیر آن یل شیر نر  
 سخی نعرہ مرگ زد ہولناک  
 نژاد آفسر ہر چہاں نوکری  
 فلک گفت آسن ملک آفسرین  
 بلال نمک پروری همچو تو  
 دلم خواست از آن روز تا در شکار  
 دے چونکہ اسپم سقط گشتہ بود  
 چو اسپم دید خان حاتم زمان  
 دید انشا اللہ من آن فرس  
 خدایا کہ این خان بادین داد

## در مرثیہ سلطان میر محمد عموی بندن خان صاحب گوید

در آن جا نگہ قاصدی نیز گام  
 کہ آن میر احمد امیر و فقیر  
 بدالحق آن مرد راہ خدا  
 بنظر باد در لباس امیر  
 خوارق ز عادات او بد عیان  
 ازیں ہم کن چونکہ عزلت کشید  
 رسید رسانند خان را پیام  
 زد دنیا بہ عقبتی شدہ گوشہ گر  
 کہ کرد اختیار آن سہ ازین سہ  
 دلی باطناً بود بیشک فقیر  
 گواست بریں قول تہلہ جہاں  
 ز تصدیع خلق جہاں آرمیند

عمو بود از حسان عادل زمان  
 بر آسود در جنت آن تیک بخت  
 کہ گوئید با حسان عادل زمن  
 رسیدیم و نادان درس کنج کاخ  
 گفت حالی از ورزشش پیشه با  
 نہ در چشم ما آب و آتش جدا  
 فتادیم و در ورطہ امید و بیم  
 تہی خاطر از فکر و بہبود خویش  
 بیابان غفلت نکردیم و طے  
 دل ما ازیں درطہ نگرفت بیخ  
 دل و دیدہ زان درد پر خون شوم  
 و در چند قطرہ چکید و گذشت  
 نہ از قطرہ اشش تشہ آب خورد  
 اثر خود چه باشد خبر ہم نماند  
 کہ باد چه کرد دست دور زمان  
 سپهر کج اندام با ادبہ کرد  
 شنیدی چه دید از حال جہاں  
 ز نامہر بانی چہ آورد پیش  
 بسی خج کہ دم زد و مل و گنج  
 نشد مریم رنج ما گنج ما  
 بگردون ازان جسد ما لم نماند  
 بود بدقت در جہاں دامن  
 بود دشمننت یا الہی تلف  
 دل باخسہ در آتو پر شویش کن  
 با و ناز کن کو بود بے نیاز

برادر کلان بد ز حسان کلان  
 بخوشترودی از عالم اولست تخت  
 بگفتا تو قست رحیل این سخن  
 کہ ای خان بدان کنز جانے فراخ  
 دل سادہ از نقش اندیشہ با  
 نہ در عقل با خوش ز ناخوش جدا  
 خویم چند بودیم اینجا مقیم  
 نشنیم و غافل ز مقصود خویش  
 بمقصود اصلی نبردیم و پیے  
 فتادیم و در عرصہ پیچ و بہ پیچ  
 بردزی کنز و درطہ بیرون شویم  
 جہاں بچو ابری رسید و گذشت  
 نہ در سایہ اش خفته خواب کرد  
 چنان رفت کز وی اثر ہم نماند  
 شنیدی ز تاریخ خان کلان  
 بین تا کہ ایام با ادبہ کرد  
 گذشتہ از و حال محراب خان  
 جہاں بین کہ مہر بانان خویش  
 کشیدیم و رنج از سہرائی سہ پنج  
 در یغا کہ بہودہ شد رنج ما  
 بگفت پیچ زان گنج ما لم نماند  
 چو آمد بسہ مدت سہر ما  
 کہ از ما تو ماندی خلف با شرف  
 و نے نکتہ چند در گوشش و کن  
 بلک و جوانی در دولت مناز

بخوشنودی اش کاری کن تمام  
 تو دست ضعیف از سیاست متنا  
 ز سو زنده آتش نگهدار حسن  
 به است عفو او از سیاست کسے  
 سیاست بکن کہ سیاست روا  
 اگر حرم کم کم و گز بیش بیش  
 بد کن نگاه از تطفن دام  
 هماندم بزین خنجرش بر جگر  
 ز بینی دگر بار زد حاصل  
 و گز از تو بسیار باشد حقیر  
 کہ ترسد سرش را بجو بد بسنگ  
 مکن گفت خصم بد آموز را  
 مدہ آب از زہرہ اش دیر را  
 بدندان اگر چه کند سنگ خورد  
 ہم آن خار بر کن کہ در راہ تست  
 مباحش این اس پند گویم منت  
 کند تا تو در دوستی آن دنی  
 کہ در چه فگندش برادر نگر  
 یکی دوست اصلی دگر دوست دوست  
 سه نوع است دشمن تیرا ہم چیاں  
 سیم دوست دشمن ہی کن تمیز  
 ازین پنت کن گوش با موشش پیر  
 مکتش تیغ بر روی بچین از نیام  
 کہ تا باد طکت عمارت پذیر  
 زہر پرمورت پر سندن باز

چو کاری تمامی از دوشد بکام  
 سیاست کہ از تو شد دستیاب  
 یکم جسم خشمی میاورد به کس  
 شود معترف بر گنہ گر کسے  
 کسی کو بہ تیغ سیاست سزاست  
 سیاست کن اما باندانہ خویش  
 کسی کو زند در رہ اخلاص گام  
 بر آرد اگر بر خلافت تو سر  
 کسی را کہ یک بار خستہ دلی  
 کسی کز تو ترسد ترس لے خیر  
 ازاں مار بر پائے مردم زند  
 مدہ جائی بدخواہ کین تو ز را  
 بسین خورد آن خصم بد زہرہ را  
 بداندیش را خورد تو ان شمرد  
 جہان گر چه حمد مواخواہ تست  
 بخورد دوستے آمدہ دو شمنت  
 کہ بر چه او توانست در دشمنی  
 نخواندی ز تاریخ رو ستم مگر  
 سه نوع است ترا دوست خلعت کوی  
 سیم دشمنی دشمنت دوستان  
 یکے دشمن و دشمن دوست نیز  
 بان سه بیامیز وزیں سه بہر  
 دگر خصم گردد بتدبیر رام  
 نگاه کرم از رعیت مگیہ  
 چو تلکے سلیمان گرفتے فراز

کہ حق حاضر است در جلی و نہاں  
 بگفتا بگوئیہ عالم بخسان!  
 بہ بخشید از لطف و فضل و عطا  
 مرا یا شد آن کسے بے کساں  
 خدا با تو باشد درین و دراں  
 تو خود را ز خوردن نخوای شمر د  
 چنیں جائے عالمے ہم از بہر چلیست  
 کہ رستم صفت بود و حاتم زمان  
 از آن بہ سخن در نہ آن کن کہ او  
 بدست آہ سودی کہ سر پایہ ہست  
 سخن بر رعایت نمایم تمام  
 اٹے دور آخہ سلامت بمان  
 بہ فال مبارک عدو سوز باش  
 چومن میروم باد خاتم مدام

بہر کار حق را تو حاضر بدان  
 بوقت کہ می رفت دی داد جان  
 کہ از بہر من عنسم مخور حق مرا  
 چونو مید گشتم زیادہ می رساں  
 تو ہم با خدا باش تا بہر زمان  
 خدا با تو جائے بزرگاں سپرد  
 بسجی جائی خود را کہ اسجائے کیت  
 چو این جائی بد جائے خان کلاں  
 تو ہم کار خود را چناں کن کہ او  
 دریں مرتبہ چوتو داری نشست  
 ازیں پیشتر بود طول کلام!  
 الہی تو اسخان عادل زمان  
 جواں بخت فیروزہ فرخندہ باش  
 ز تاریخ تو تم بسست اس کلام

## در بیان سیدن بدشاہ را کہ گنجی و انجام مصلحت گوید

بفتح و بیروزہ و بختاد گنج  
 باقیال و دولت شہ نیکنام  
 شہ در دران و جسد سپاہ  
 شدہ خوشدل و شادمان بہر کسی!  
 نشسته بہ بخت آن یل کامکار  
 خوانین افغان فرخندہ کش  
 ز بہر طلب مردم نیک خواه  
 بیای حسد مند فرخ نہاد

از انجا رواں شد پس از روز پنج  
 چو در الکہ گنجیور زد خیام  
 بر آسود شکر در آن جائیگاہ  
 کہ آباد بود آن ولایت بسی  
 یکی روز کرد انجمن شہر یار  
 در آنجا طلب کرد در پیش خویش  
 سخنان بلوچ آمد از بادشاہ  
 کہ منخواہت شاہ بادین دواد

مانندم ز سہ کرد پاشد براہ  
 دزیرہ دایمیر و صغیر و کبیر  
 بہ پیش سیر شدہ نامجوڑے  
 برسیدشہ زان ہمہ نامدار  
 اگر مصالحت پیشتر رفتن ست  
 توکل علی اللہ کنسیم و رویم  
 وگر باز گشتن کنسید اختیار  
 بدستور سابق خوانین شاہ  
 نمودند کای خان منرخ سیر  
 بنطق اند آمد جوان بخت خان  
 کہ شاہا ہمہ کارت با خود لست  
 بہر کار کار و دین عرصہ رستے  
 سراسر سلاح و معاش سپاہ  
 بہر کس رسد فیض انعام تو  
 پس از این شنان خوان حکمت شناس  
 کہ تدبیر کار اینچنین ست اگر  
 بمانیم اس چارہ بہ شکال  
 ز جاٹ و زمرٹہ ز کار نجیب  
 کہ با ادبہ کردند از صلح و جنگ  
 بدلی کنی ای شہ حق پیست  
 و زان پس ز احوال عالی کہ  
 کہ این ست کہ گویند مردم بہان  
 بتنازیم اول بران بدسکال  
 وگر میزند در رہ اخلاص گام  
 نوازشش گری کن بحال شجاع

بیامد دان در زمان نزد شاہ  
 سران سپہ چہ جوان و چہ پیر  
 ستادند صف بستہ از مرد سوئے  
 چہ گوئید گفتہ درں گیسردار  
 بگوئید بامن کہ آن گفتن ست  
 بر اعدائی دولت منظر شویم  
 کنون باز گردم بملک و دیار  
 بخان بلوچ از جواب نگاہ  
 بگو تو جواب شد نامور  
 دعا کرد بر شاہ عادل زمان  
 دست بردشن از پیر تو ایزدی ست  
 دل تو از ان می شود بہرہ جوئے  
 بود ای شہ تو ای شہ دین پناہ  
 برد بہرہ کس ز اکرام تو  
 بر اور دسر کرد این التماس  
 بدلی روی ای شہ داد گہ  
 بدلی بجز شوقتی آسودہ حال  
 شوی واقف از گیر و دار نجیب  
 چسان شد آشنا دا پخاں کارنگ  
 ازیں کارہ با اولایند و بست  
 شوی آگہ از زرم داز خیر و شر  
 کہ راست از جنت او دمدمہ  
 بدوں از سرش کن خیال محال  
 بدین نکاد از تملطف مام  
 کہ او میدہ گنج مال و متاع



شدہ پختہ سررشتہ تار حنام  
 زدہ ملی تو برگیرد فوجے بسیار  
 چناں چوں در آنجا نماند کسے  
 سخن بنیخ و بنیاد ایں بدرگان  
 سگ ان ولایت تو اند گرفت  
 نموده بگفت آن شہ نیک نام  
 چو شیران نکردی تو از جنگ سیر  
 کہ ای نیک نامان عالمکان  
 کہ ہم جنگ دنیا ست ہم جنگ دین  
 گراز ما بہ ہر سے بفرنگ و فر  
 ملک خود آسود خوشدل شویم  
 شود اسپ و اشتر بسی پائمال  
 شود حال لشکر در آنجا تباہ  
 یہ کابل گزاریم و ایں چار ماہ  
 پس از چار ماہ جمع سازم سپاہ  
 بتازیم در ملک ہندوستان  
 یحییٰ بر کھنیم و بدیگر ز نیم  
 دریں دید گفتا بہ خان زمان  
 شنیدی کہ کردند عرض سخن  
 ہمہ ایں سخن را پسندیدہ اند  
 بساے دگر باز لشکر کشیم  
 کہ ما گفتہ تو کھنیم اختیار  
 کہ کردند ایں مصلحت ہم گنسان  
 بدل بیخ راضی نمودہ دران  
 بگفت آنچہ گفتے بود بر صواب

چو ایں کار ہا را نمودی تمام  
 نجیب و شجاع ہمہ نامدار  
 ز جاٹ و مرہٹہ عسا کر بسے  
 بگردد بیابا بر سر ایں سکان  
 کہ خرگوش ہر مزر را پے شگفت  
 چو خان بلوچ ایں سخن را تمام  
 کہ صد آفریں بر تو خان دلیر  
 پر سید زان پس زد رانیان  
 چہ گوئید آخر شہا ہم دریں  
 بگفتند کسے داوری داد گور  
 بر آنست کاین بار ہم پس رویم  
 کہ از مادرین چار ماہ بدشگال  
 ز غلہ بماندہ بدہے نہ کاہ  
 برگرمائی ہندوستان مبتلا  
 بسانیم در رنج د کرب و بلا  
 ہر جا کہ ہنرمائی اسے کامران  
 سر بسک بدست از تنش بر کھنم  
 رضائی خوانین چو شاہ جهان  
 کہ ای خان من ایں خوانین من  
 سپاہم چو ایں مصلحت دیدہ اند  
 کہ ایں بار ہم پس بکابل رویم  
 چہ گوئی تو آخر دریں گیر و دار  
 چو ان خان غازی بدید آنچنان  
 بطورًا و کراہ پسندید چنان  
 پیش شہنشاہ گردوں رکاب

وے بازگشتن مناسب نبود  
چو این مصلحت شد بکام و نه کام  
سحر گاه که طبال طبل رحیل  
رواں گشت زانجا تمامی سپاه  
زره طی نمودند متزلزل سه چار  
بر اهل حسد و منعکس می نمود  
به پس گشتن از ره نهادند گام  
فرو کوفت شد کوچ بی قال و قفل  
بیدلی ز رفتند بے برگ بر آه  
بسریند آمد شہ نامدار

## در بیان خرابی شهر سرزند و زیارت اولیایا گوید

چو سرزند شد بادشاه را مقام  
به شهر اندر آمد که از دور چرخ  
همه شهر ویرانه گشته خراب  
بجز بوم دیگر نه دیدم کس  
همه خانماں و همه خان قات  
شد از گردش دور گردون خراب  
بجا بود دوکان بازار او  
مزارات دیدم بسے ز اولیاء  
بزرگان بسے چون در و خفته اند  
زیارت چو کردم مزارات را  
سیم بهشت آید از هر مزار  
از ان جسد دیدم مزار بلند  
نشان کرامت از ان خاک پاک  
نوشتند تاریخ نوش چنان  
وگر حضرت ایشان که انقب نشان  
از ان درگذشته بزرگے وگر  
چنین چند خواهم شمردن مزار

ز بهر تماشا همه خاص و عام  
شده بچو بغداد بے کاخ و کرخ  
نه مردم درو بدنه مرغ و دوای  
اگر بر چه در شب گشتم بسے  
همه مسجد و مدرس حوض و چاه  
شده خانگی خانه پیر از ترا ب  
بمک عدم شد دکاتار او  
زیارت نمودم بصدق و صفا  
سریند بزیح اولیای گفته اند  
مزارات عالی عمارات را  
تو گوئی رسیدم بدار القدر  
معدد الف ثانی از حمت  
همی گشت مفهوم رفیم ناک  
سعد ازل رفت قطب زمان  
همین شهر گشت اندر جہان  
که خوانند او را مبارک میر  
که بیرون بود از حساب و شمار

گذشتہ ازاں قصر ہائے شہاں  
 زباغ و باطن در حوض آب  
 چه گویم کہ از گفتنم شد نزدون  
 چو این ست انجام کار جہان  
 تواریخ دیگر ز احوال شان  
 ز انجام کار جہان شو خیر  
 بر آن وارہ ہمت نہ آغاز کار  
 بدانی حق دولت بندگان  
 روی راہ خوشنودیش نشاد کام  
 ز طاعت بمعراج عزت گراٹے  
 بساں دست کوتہ زنی مایکے  
 اگر بودی از جہل ہر سینہ صاف  
 نہ بینی درین شش در دیو لہخ  
 یگی آن حدود بہر کشوری  
 چو حال کسی بیند از خویش بہ  
 زرغم بدان بدرہ پر قساد  
 کہ ایس مال و دولت بٹلاں را چرا  
 دویم کینہ وزری کہ از خوبی رشت  
 چو نتواند از کس شدن کینہ کش  
 سیوم تو تو نگر کہ بہر درم  
 یگی آنکہ کے چیزے آید بکھن  
 چہارم لٹیمی کہ با گنج و سیم  
 کہ ناگہ بیابد ہر وقت را  
 کند آرزوی مقام بلند  
 بود پنجم آنکس کہ نمازیش!

کہ بود اندران شہد کار آگہان  
 ز بی صاحبی گشت خوار و خراب  
 ز تقریر بختہ بر باشد بدون  
 کہ در خاک خفتند کار آگہان  
 بکن عبرت و پند گیر ایچوان  
 مشوغرہ بر ملک و مال ای لیسر  
 کہ حق باد راضی و تور سنگار  
 نہی پا براہ پرستندگان  
 بکسب و رضائش کنی استمام  
 بندہ بر سر جرخ گردون پائے  
 کہ دارد ز حکمت فلک پائیکے  
 بر افتادی از خلق رسم خلاف  
 ز شادی دل شش نفر را فرخ  
 ز رخس بود راحت و جوی  
 نقد بگ جانش از غم گمرہ  
 شود بر خدا معترض ان حباد  
 تو دادی چراں آن ندادی مرا  
 بود کینہ خلق اندر سرتشت  
 نہ باشد ز کینہ او را سینہ خوش  
 بود روز و شب در دل اور غم  
 دویم آنکہ ناگہ نگرہ در تلف  
 بود سچو نام ز رخس دل دو نیم  
 بگرہ در بدان روز عیشش تباہ  
 کہ نتواند آنجا کند او ننگند  
 بود پیشہ داند سرافرازیش

خود اندر میان خوار باشد و ژم  
 بغیبت بگفته بدو ناسزا  
 فلاں کس ترا زشت دشنام داد  
 تماشاکند بر دلی تمام و ننگ  
 سخن چس کند خاک بر فرق سر  
 کہ باشد حرف ادب پیشہ  
 کشد ہر زمان گوشمال ادیب  
 نصیحت چہ اس بند حکمت شنو  
 کہ کم گوئی یعنی فسار از ان نبوش  
 بہ از نعل زرد شم باد با سائے  
 ہمان بہ بود گر تو نستائیش  
 بری رنج بے مودہ آخر چرا  
 کند گر بود از تو نیس کو سیر

دوس را کند دل شکستہ ز ہم  
 یکے را بگوید فلاں کس ترا  
 بان دیگرے گوید آن دیوزاد  
 چو آن ہر دو آیند با ہم بکنگ  
 دگر دوست کردند با ہم دگر  
 ششم از ادب خالی اندیشہ  
 چو طبعش بود از ادب بے نصیب  
 بگوئش دلت این نصیحت شنو  
 خدا یک زبانت یاد و دگر گوش  
 ز چوبت کف پائے نعلین سائے  
 اگر ز رستمانے بر افشائیش  
 چہ گوئی و نکنی تو نورانیسا  
 دے ہم بگو گر تو نکنی دگر

## در بیان آمدن سیدن کہ حاجت بحضور بادشاہ گوید

سری نے کہ بد سے وری شکری  
 ہم ادحا کم و ضابط و ہم امین  
 شب در روز بیت پرستش کار  
 خدمت گیری داشتی روزگار  
 لقب داشت یا حاجت بوده بند  
 در آن ملک ز اقبال کردہ گزر  
 بیاید دوان آلہ اکرام جو  
 ہمہ آزر با مراد و شش  
 ہمہ ملک و مال و متاع شش

در آن ملک سر بند بوده سرے  
 زمیندار بود اندر آن سر زمین  
 ولی بود آن گسبر ز ناز دار  
 بشا بچمان بود خدمت گزار  
 بدش نام آلہ دے آلہ حاجت  
 چو شاننشہ دین پناہ داد گر  
 فرستاد کس تا بدر گاہ او  
 گر آید بخدمت شود حاصلش  
 و گرنے بغارت رود کشورش

بخدمت گری سر نهاده براه  
 که غیر از درشن نمودش نجات  
 بیاد و مقدار خود پیش کش  
 ز گنجش بقدرے پیشیزی نمود  
 که آمد دوان بر در بارگاه  
 بجز عفو تقصیر او نحو نکرد  
 ندارد چو او بچکس دسترس  
 بود دست ترازو گر هندیان  
 نزدیک نمود او بسے بهترست  
 زندم کند جنگ بنی عتاب  
 که آن جنگ دنیا ست ز جنگ دین  
 ز جنگش نمایند اکثر فرار  
 همه بند و اند فرمان برش  
 نشد از تکالیف شاه او نفور  
 بجا آورد آن پیر از پوشش و فر  
 که فرمان دانش نمودند رد  
 بهر جانب افسان خیران شدند  
 بتاراج دادند سر زیر تیغ  
 بدل تخم دانش می کاشتند  
 دوان بر سراه سے آمدند  
 به پیش شہر بحر و بر می کشید  
 به بخشید شان مال دوز از کرم  
 که بدی کند این زمیندار با  
 نخواهیم زیشان زر و مال را  
 بیارند و هرگز ترسند ازاں

چو بشنید آله چنین حکم شاه  
 بیاد در گاہ شاه آله جات  
 ہم از بہر شاه سکندر منش  
 اگر در خور شاه چیزی نبود  
 دلی چون با خلاص او دید شاه  
 ہر آنچه او بیاد در دوشہ روز نکرد  
 ز پنجاب و لامور سر بند کس  
 با خلاص ہم پیش شاہ بجمان  
 اگر مند دست در بود بت پرست  
 یہ سکھا ہمیشہ ز راہ خلافت  
 تیسے جنگ داده سکھا زمین  
 سگان چشم از زمین آتشکا  
 ز اسلامیانند ہم نوکرش  
 چه در غیبت شاه چه در حضور  
 ہر آنچه امرش بود با چشم و سر  
 زمیندار ہائے دگر بے حنزد  
 ز پیش شہ دین گریزان شدند  
 ہمان ملک و ہم مال و سر بیدریغ  
 اگر بہرہ از عقل می داشتند  
 بخدمت شہنشاہ می آمدند  
 بہ چیزے کہ آن دست شان می رسید  
 شہ گنج بخش آن محلے ہم  
 کہ می گفت شہ این سخن بارہا  
 کہ از پیش ما می گریزند و ما  
 مگر ہر چه آید از دست شان

بخدمت گزاری بہ بستے مکر  
 زہر مجرمی کو شود عذر خواہ  
 خرد از سرش نیز بر بیت زخت  
 بدرگاہ شاہ فرشته صفات  
 برسید زوشاہ جمشید تخت  
 خرابست گفتا ز راہ ادب  
 خرابے دریں ملک آمد پدید  
 کہ لعنت برآں ملک پدید و لعین  
 برآوردم از روزگار کشش دمار  
 اگر چندینند از من شکست  
 بہ پیشش سکاں آمدہ سک شدند  
 دو سک دیگر آید شود کینہ جو  
 کہ یک سک رود دو سک آید ازاں  
 بمن سپرد از کرم و ز عطا  
 کہ بد پیشتر بل زیادہ ازاں !  
 بدادش بدین شرط شاہ زمین  
 باداد سر بند را در زمان  
 چو دریا شد از جوشش خود بمخوش  
 سزاوار او خلعتے ساختش  
 بہ بخشیدش از لطف طبل و علم  
 بہ شہر خود آں آکہ جت در زمان  
 رواں گشت شاہ جہاں پیشتر  
 بروز سوم بر دو آبہ رسید  
 گزشتاں تثنی شاہ فرخندہ کیش  
 نہ جان پر درماز جان خوشتر مت

زمیندار ہاچہ کہ سکھا اگر  
 کند عفو شدہ آن گذشتہ گناہ  
 ولیکن کسی را چو برگشت بخت  
 سراخجام چوں آمدہ آکہ جات  
 زمین را بپوشید در پیش تخت  
 کہ ایں شہر معمور از چہ سبب  
 ز جوہر سکاں لعین و پلید  
 زدست سکاں شد خراب ایں زمین  
 اگر با سکاں کردہ ام کار زار  
 ولیکن جہنگم ندارند دست  
 کہ از ہر طرف مردماں آمدند  
 اگر یک سکی مرد بر جاٹے او  
 کہ بہت ایں دعاٹی گروی سکاں  
 گر ایں ملک سر بند را بادشاہ  
 بہ کم مدت آباد سازم چناں  
 ولی دخل یک سالہ بخشے بمن  
 چو اخلاص او دید شاہ چمان  
 ز رحمت شہ آمد چو دریا بمکوش  
 کرم کرد بسیار نبواختش  
 مخص نمودش بمکود و کرم  
 رواں شد ز درگاہ شاہ جہان  
 دز انجا باقبال نستج و ظفر  
 دو منزل از آنجا چورہ را برید  
 بہانست دو آبہ کہ یک بار پیش  
 بنیاساتی آن می کہ جان بہ دست



بمن وہ کہ تاجان ازان پرورم بحان پروری از جهان بگذرم!

## در بیان گذشتن اردو و باقی ماندن اردو در میان لشکر کفار گوید

گذر کرد چون شہ نہ ہر دو آب  
نصب کرد اعلام زد بارگاہ  
در آن روز لشکر تمامی عبور!  
شب آنجا ماندند و ایچکاہ  
کس آمد کہ سک لشکر بے شمار  
یمان گزین پیش کردم بیان  
دل غازیان شاد شد زین خبر  
شہنشاہ دریا دل و نامدار  
تبار و بچک بر سر کافران  
چو یک میل رہ طی شد آمد کسی  
رسیدست در عرصہ رزمگاہ  
سر راہ اردوی شاہی گرفت  
شہنشاہ زگستاخی ابلہان  
بہ تلخی بجنید در زیر لب  
از آن خندہ غرہ مشوای حمدن  
بگفتا کہ خہ دریں عہد من  
چوں این لشکر مست دل در غزاست  
چہ گوید جہانم بہر کشورے  
اگر سیک بود ہم کہ روبر دلیر  
اگر گریہ بر موش شد شیر جنگ  
اگر چہ بوم مست بچنگ درانہ

گذشتند مردم تمام و دو آب  
فرود آمد آنجا تمامی سپاہ  
نمودند لشکر نہ نزدیک و دور  
علی الصبح زانجا روان شد سپاہ  
بچک جمع کرد از پیٹے کارزار  
کہ آن چک بود جائی پر سگان  
کہ بودند بہر عندا منتظر  
بفرمود تا لشکرے بے شمار  
زین بر کند بیخ آن مدبران  
کہ اینک ز سیک نوج لشکر کشی  
نہ عرصہ کہ در روی اردوی شاہ  
ازیں خبر تش ماند عالم شکفت  
چو آن آگہی یافت از آگہان  
بود خندہ تلخ شیران عجب  
کہ در خندہ خندان بر تیزند خون  
نہ سکماست در زلزله مہد من  
اگر تاخت آرند سکما سنراست  
کہ بر لشکر مست تاختہ کافرے  
نخواہد زدن پنجہ باتند شیر  
چو موش مست در جنگ پیش بنگ  
چگونہ برد طعمہ از جسرہ باز

ستانم بجزیرہ زرد سیم و مال  
 بدلی و ننگالہ تا سومنات  
 ہمتند اسپاں کشم از عراق  
 پٹے کین تپہ کشیدم بجوش  
 کہ پیہ شود در تنش استخوان  
 شود مور در پائے پلاں تباہ  
 صف مورچہ چسیت در پائے پیل  
 کشد با کجک پیل من سوئی خویش  
 کند صد نر را سپ را زیر پائے  
 کہ باشد کہ پیلم شکست افگند  
 بر یک بیابان حساب آورد  
 بہ تنغی دو صد گبر بیدین کشم  
 کہ گرد بخون سیک آلودہ تیغ  
 بلرزد زمین چون بجنم ز جہا  
 سران سپہ را بر خویش خواند  
 کہ آمد سپاہ سکان ندنگ  
 فرستاد آن شاہ گیتی ستان  
 غزا کن کہ سردار غزا را جز است  
 بہ قرآن تو خواندی غزا در غزا  
 بر آئید بر پشت اسپاں بغور  
 بر آید از جان سکما دمار  
 بیاورد خدمت گرش بید رنگ  
 در آن سایہ جا داشت ظل خدائے  
 کہ از زیر و بالا دو مہرش بنامت  
 عجب اینکو شب شد بروز آشکار

بہ بند از ہمہ ہندیان ماہ سال  
 سپہ را دہم از موجب برات  
 چو با احترام کرد بختم و فاق  
 سبک چند ز ناز پوشش  
 تہ سازم آن کافراں را چناں!  
 اگر بہت مور و ملخ آن سپاہ  
 کہ پیل من اندم کہ جوشد ز نیل  
 اگر سبک نتابد رخ خود ز پیش  
 بجائی کہ پیلم بجنبد ز جہا  
 بیک جملہ پیلم تنغہا بشکند  
 سپاہم چو پا در رکاب افگند  
 بروزی کہ از خصم دیں کین کشم  
 ولیک آید از تیغ من صد دریغ  
 بیفتد تلک چوں بخینم بیاد  
 چنین چند کتہ چوزیں با راند  
 کہ باشید آمادہ از بہر جنگ  
 بخان نصیر این خبر در زمان  
 کہ ای خان امروز روز غزا است  
 تو خود چوں جریھی ز بہر غزا  
 چو دشمن بسائی خود آمد بگور  
 بر آید در عرصہ کار ناز  
 بگفت این و طلبید اسباب جنگ  
 بسر سایہ کردہ ز فرما  
 سپاہی بہ خیرش از آنرو شناخت  
 شب تند بود تاج آن تاجدار

مرصع به لعل و گهر در ناب  
 سرش سود بر گنبد سبز فام  
 چو ز پشت بر آسمان بید رنگ  
 علمها بیلا سر افراخته  
 همی خواست افتادن آن تریخ پیر  
 منقش علمها بنقش عجیب  
 شود سایه اش چون بصر انبیا  
 ز بهر عطای شه دی پناه  
 ز ما پیش ما به نوا میخسته  
 چنین مای اندر جهانست عدیم  
 چو شد مستظل سایه آن سیمک  
 ز بر علم جمله خیل و حشم  
 فرد کوفته طبل زن طبل جنگ  
 که ای غازیان جنگ دی جنگ دی  
 بکوس سینه چون کره داد کوس  
 فرد کوفت کوس شفاک را  
 چو شد مستعد زرم طبل و سلم  
 چو پوشید ذرع یسائی تن  
 یکے خود فولاد آینه فام  
 بهند و کشتی آن خداوند تخت  
 که چون قطره آب هنگام غرق  
 نجفت ست او میان نیام  
 بهائی طلا بیشتر ز آهن ست  
 اگر آئینش نیست افزود ز زد  
 زندگرون دشمن و سر بهم

منور شده چون بر وز آفتاب  
 شده سرخ ز آنر و شفق گشته نام  
 از حیافته چشمه خورشید رنگ  
 بر دمی زمین سایه انداخته  
 که چوب علمهاش شد دستگیر  
 که نصر من الله و فتح قریب  
 ز مرد شود سبزه در زمین  
 بر داشت مای رسیده بماه  
 عجیب ماه و ماهی در آمیخته  
 که با ماه باشد انیس و ندیم  
 رسیده ز ماهی به ماه فلک  
 شده چون ظفر داخل آن علم  
 عصدای بر آمد از آن بید رنگ  
 تبارید بر کافران لعین  
 رسید صدایش بسیمینه کوس  
 شد گوش کر گوش افلاک را  
 شهنشاه غازی مبارک قدم  
 مرصع بزرز استین تا بدن  
 بر بر نهاد آن شه نیکنام  
 بشمشیر بندی کمر بست سخت  
 ز گردن عدو بگذرد هم ز فرق  
 بر اعدا شده خواب از دمی حرام  
 ولی سیم و زر ز آئینش روشن ست  
 چرا بست در پیش آهن کمر  
 بهره در آمیخت گوهر بهم

ز شاہجہاں یافتہ دست راست  
 بزخم کمان پشت گردون شکست  
 ز ناز آنگن داو بر اپر و گرہ  
 ازان کشتکش آمدہ در نفر  
 ز فی تیر خانہ بدان محکمی  
 دو زاعی نشاید بر شاخ خویش  
 کند زہ بر آنکو بود شہ پرست  
 شدہ اند دل خصم سندان گزار  
 ز خون گرس خود کند سرخ پشت  
 یگر دو پیمانہ گردون تمام  
 ز بہر سواری براتے نجواست  
 نہ اسپے کہ او بود بکرے دوان  
 بسیر فلک بر سرش سرفراز  
 چو کبک از و تاسہ فرنگ بود  
 کہ یکیک از و تاسہ فرنگ بود  
 برنتابہ ابرو بختن چو برق  
 بدیوار ما یاد زد سر زردہ  
 بر آمد روان شد بمیدان جنگ  
 نوگوئی بیک مرغ نزاری رسید  
 ہمہ ہمگر و بہر بر آید نیرین  
 شد افواج لشکر روان دوان  
 بخصم انگنی همچو بہرام گور  
 روان شد پس شاہ فرخ نہاد  
 بہاں انزلہ خان عالی ہمہم  
 کہ نماید بہ تفصیل شرح از کسی

بود ہندوی کج باسلام راست  
 کمانی کیانی گرفتہ بدست  
 ببین کز ہنر چون کنندش برہ  
 پیایے شدہ در کشاکش امیر  
 در خانہ بھی دارد از خورجی  
 کند تادرون بد اندیش ریش  
 بدست شہنشاہ ز فن برشت  
 خدنگش پلنگ افگن آہو شکار  
 بگاہے پریدن عقبے درشت  
 براند چو او بر ہوا تیسر گام  
 چو شد اسلحہ بر تن شاہ راست  
 بیاد و میر آخر اسپے دوان  
 سرش کوتہ و گردن او دراز  
 چو کوہ گراں بہ گراں نے بسنگ  
 عجب کوہ سنگی کہ بے سنگ بود  
 بر راستہ از شمس تا بہ منسرق  
 ز بس تاختن راہ صرصر زدہ  
 شہنشاہ بر آن بجر پیمانہنگ  
 بمیدان جنگ آ پنجان خوش دودید  
 بفرمود تا نامداران دین  
 بفرمان آن شاہ گیتی ستان  
 وزیر اعظم شیر دل پیل زور  
 بر آمد بر اسپ روان مند چو باد  
 جہان خان سردار فرخ شیم  
 دگر از خوانین افغان بسی

بعقب شہنشاہ عالم مدار  
 رواں شد بمیدان بسیجا بفرج  
 بگفتند ہاں جنگ دین جنگ دین  
 دگر زندہ بیائیم و غازی شویم  
 ندا کردہ بود تندر اخلص جان  
 بمیدان صدق و صفا پیشتر  
 بر آراست لشکر چو کار آگمان  
 بفرمود رفتن سوئی چپ و راست  
 جہاں خان سردار لشکر شکن  
 کہ شد در طلب نام نشان و کتا  
 چو دیوان بکس یل زور مند  
 کہ در پردہ بہ بود از یک دگر  
 ازاں مینہ را تہور فزود  
 سپہ دار دین خان عالمکان !  
 جوانان چون پیل پولاد خائے  
 بکافر کشی سخت بستہ میان  
 ہمہ موئنہ پوش مثل پلنگ  
 کہ آن غازیان نجستہ تبار  
 بگیند جادر صف میسرہ  
 بقلب اندرون داشتہ جاگاہ  
 کز ایشان بدہ جمع دل شاہ را  
 بر آراستہ آمدہ پیش پیش  
 چو کوہے شدہ قلب آن بدنگال  
 بر آراستہ آمدہ پیش پیش !  
 کہ شیرے بگاں بیک تاب و توان

روان شد ہمہ لشکرے نامدار  
 بر آید نریں خان عادل بلوچ  
 بلوچاں ہمہ ہمچو شیر غرین  
 کہ گر گشتہ گردیم و جنت رویم  
 بہ ایں عزم بر شاہ داور زبان  
 دویدند بر جنگ دین سر بسر  
 شہنشاہ غازی برسیم شہان  
 سران سپہ را بدانساں کہ خواست  
 دزیر اعظم شیر دل پلتن  
 چو خان انزلہ بادہ و دو ہراد  
 با وضبط پیکے دگر شہ پسند  
 دگر چند خان کلان نامور !  
 بدست یمنش مقدر نمود  
 بدست چپ آن نامور ہلوان  
 بفرج بلوچاں جنگ آزانے  
 ہمہ پر دلان کہستانیان  
 ہمہ با صلاح و ہمہ باتو فنگ  
 مقرر نمودہ شبہ نامدار  
 بفرج یزدان دین بکسرہ  
 خود آن شاہ جم جاہ گنتی پناہ  
 دگر استواران در گاہ را  
 مقرر ہمیداشتہ بانویشتن  
 بقلب اندرون بود حبثہ کلان  
 وزان سو سکان نیز افواج خویش  
 دگر حبثہ تہور کہ بدش ہمندان

بے سے از سکان نبرد آزمائے  
 بدست یمین بودش آن چرخ سبک  
 با بود جنت طراد لہنار فسیق!  
 ہری سنگھ لنگ و دگر را مداس  
 بدست چپ آں سکان شایقین  
 ہماں کلب ملعون چرتو بنام  
 چو در یمینہ از سکان بود او  
 بیسے کروفر کرد در پیش خان  
 کہ خان نصیر آن یل شیر دل  
 نتوانست جنید از جائے خویش  
 ہم آن چرتو از دو تیر و تفنگ  
 کہ شاہ جہاں منع کرد از نخت  
 بنجان گفتہ بدشاہ تسلیم گیر  
 بہ پہلوئے چپ ہجو دل کن بجاء  
 بدست چیم باش بر جامی خویش  
 مباد کہ چشمت بفوج سکان  
 مرد سرگز از جای خود یک قدم  
 بگفتا بچشم ای سحاب کرم  
 ازین رو نمیکرد خان جیلو ریز  
 در آئینای آن از شہ کامگار  
 کہ اے خان تیر باد شہ خواستہ  
 روان گشت خان کریم آن زمان  
 بگفتا چہ کار است ای شاہ دین  
 بود در گہرت قبضہ مقبالاں  
 اے دد رہا تے تو با تے ہمان

بقلب اندرون داشت با خود بجائے  
 کہ خوانند چرتو شش بے نام و رنگ  
 دگر بود جے سنگھ با او شفیق  
 کلاب و گجر آن سنگھ و ہراس  
 کہ لغت بود بر سکان لعین  
 میاں بہت سخت و بہندی حسام  
 بایں مسیرہ شد بخان روبرو  
 دلی بیچ سودے نکرده ازان  
 نمودہ ازاں دار گیر کشش خجل  
 کہ یک ذرہ بیرون نہ دلٹے خویش  
 ہم این غازیان بردند بید رنگ  
 کہ بر کس بجا باشد استادہ جست  
 کہ ای خان زمین این نصیحت پذیر  
 منہ از مکان ایچوان بیش یاد  
 و لیکن منہ پائی از جامی خویش  
 بیفتد کنی تاخت بر بدرگان  
 بجا باش استادہ ای محتہم  
 ہر آنچہ ان جوئی ہمان مکہم  
 بر آن کافر بت پرست از استیز  
 دو آن آدہ پیش یک سوار  
 بدانم چہ کار از میان فاستہ  
 در آنوقت در پیش خان زمان  
 کہ نخت جوان باد دولت قرین  
 بود سایہ انت منتظ در جہان  
 قبول تو اقبال صاحب دلان



دیگر راز باشد نہاں دارمش  
 کہ ہستی بیدان بیجا چو شیر  
 کہ مری ست آتش ز آتش زینہ  
 پس ایں سکاں تاخند این زمان  
 کسی از دلیری کسے از غرور  
 بگشتند پس بعضے آن از قرار  
 کہ آوردند و آں سکاں بدنش  
 کہ در دست کردہ کمان تو فتنگ  
 ہی تیر باران چو ایر بہار  
 ز جرت سکاں آدم در عجب  
 دیش زین خیر ہجو حبل طلید  
 کہ تا این جہانست باقی ہمان!  
 تا زم بیدان آن بدرگان  
 اگر آتش است آب برے زخم  
 بیدان مردان توئی شیر مرد  
 بجائی کہ استادہ باشی ہمان  
 بیدان بایستی تو چون کوه قاف  
 کند سینہ را پیش تیرت سپر  
 کہ ز زم جو شندہ چوں آتش ست  
 بیدان بیجا چنیں داشت خوا  
 نہ تنہا بر افواج دشمن زنند  
 کہ ہرگز ز جایت مرو یک قدم  
 بجائے کہ گفتیم رواستادہ شو  
 کہ استادہ بودند ہر جاے خویش  
 نہ جنبہ از جا نہ روی سکاں

ہر آنچه امر باشد بجائے دش  
 شمش گفت ای پہلوان دلیر  
 سکاں زور کردند بر میمنہ  
 وریں دست بودند چون غازیان  
 ولیکن دران تاخت رفتند دور  
 براندند بعضے بعقب کفار  
 شد این دست خالی کہ می بینش  
 ہمیں بینی آن کافران غدنگ  
 بریند چون کافران تبار  
 گہی راست تا زندگہ دست چپ  
 چو خان بلوچ ایں سخن راستنید  
 دعا کرد بر شاہ عادل زمان!  
 بحکمت روم من بروئے سکاں!  
 باقیال تو بیخ سکاں بر حکم  
 بفرمود شاہ ای جوان نبرد  
 شتابی مکن در نبرد سکاں  
 چو مردان بیضا و پا در مصاف  
 کہ خود دشمن آید بتزدیک تر  
 چو دانستہ بودش کہ او کیش ست  
 نہ او بلکہ آباے آن تام جو  
 کہ یکسر بیدان چو جولان کنند  
 نصیحت نمودش بدیش قسم  
 وزان مخص نمودش کہ رو  
 رواں کرد کس سوئے افواج خویش  
 کہ باشند بر میرہ ہچنان

کہ زہری لقب دارو آن نامود!  
 بصدق و صفا ہست فرماں برش  
 بود پیش خان از دنا سرخرو  
 کہ بودست سردار لائشایاں  
 خداوند الطاف و اکرام بود!  
 نیک ایل بلکہ دگر ایل چند  
 درست آتش از حسب و زنب  
 دگر میر رحمت یل شیرگیرا  
 سزاوار لطف و عنایت بود  
 ہمراہ خان بود و میگرد جنگ  
 مزار شہید آن جوان قطن  
 بسر کرد ما بشہرم حایا!  
 سخندان خوشنویسے شیریں زبان  
 شب روز بودند در تاخت و تگ  
 بہادر شہید و صفر حناں دگر  
 کہ با حور جنت ہم آغوش گشت  
 یوسفش یکے از نہا پر شدہ  
 کہ دارد دل و دست باز و توان  
 بمیدان مردان چور و ستم دلیر  
 نثار و مثل آن یل پر تمینہ  
 علی داد پندارانے آن ز جوان!  
 ز خضر انیاں سر و سنے خوش فعال  
 نکر دند تقصیر در نام و تگ  
 دے شیر اند و خون پلتن  
 بخیبید کس زان مکان بمجوتان

یحی میر زنگ مبارک سیر  
 کہ با خان نوحیش ست ہم نوکوش  
 دم میر گہرام مگسی کہ او  
 شنیدی ز گہرام خان کلاں  
 کہ با چاکرے رند ہم عصر بود  
 دگر میر میر و سوری ایل رند  
 ہماں میر بوہر زہری لقب  
 سرینگلان بود مہیم خان امیر  
 کہ رحمت بر آن میر رحمت بود  
 بہر دم جہر ساعت آن شیر جنگ  
 ہماں سروری ایل محمد حسن  
 کہ کردم بیان شہادت و را  
 امیر خود کہ شجاع زمان  
 دگر چاکر میر باز و جنگ  
 ز ساسولیاں سر و سنے خوش سیر  
 بیان شہادت بہادر گذشت  
 بہادر یکے بی بہادر شدہ  
 ز بازو نیاں میر یعقوب خان  
 دگر خان رحیم ست چوں میر خ شیر  
 بٹے خان در بزم و در رزم نیز  
 ز نیچاریان میر شہبگ دان  
 امیر کمال از خسر و با کمال  
 قلند زئی ہم در آن روز جنگ  
 گر گیس زہ گہر برسی سخن  
 ستاد قائم ہمہ در مصاف

زودہ بود ہر یک برابر گرہ  
 زدی بر صف آن سواران دین  
 کہ کردی گزیراں سب زشت رنگ  
 جوانان دین در پس آن نژند  
 بزود در صف غازیان سیاہ  
 گزیراں شدہ آں سب از پیش شان  
 کنیم از بلوچی کچی ہم بیان  
 کہ باشد جوان مرد نیکو خصال  
 محب علی الشجاع نامجو!  
 بمیدان بودہ از ہمہ پیش پیش  
 کہ سر کردہ از دنیار یان  
 ہمی تاخت در جنگ خنجر بکف  
 غلام علی نامجو نیک مرد  
 بر تے ہمہ بد بھوش و تمید  
 در آن زرمگہ بد چوتند اثر دہا  
 ز یک دیگر افزون بد از پردے  
 ستادند در روگی آں سگ ذلان  
 یکے از دیگر پیش میکر جنگ  
 زودی بمیدان چوتند اثر دہا  
 نرفتند چون کوہ آسن زجا  
 کہ سب جان خود را نکردی دلخ  
 نہ جنبند از جا خود چون زمین  
 برفتند اقتان و خزان دوان  
 بلوچان کچی چو شیر زبان!  
 بمانند بر حسب فرمان شاہ

بجاداشتند آن صفت میسرہ  
 بہر بار کان چرتوئے سبک لعین  
 چنانش زدند سے بہ تیر و تو فنگ  
 تعاقب نمودہ ہمی تاختند  
 چو یک چند بار آں سب سیاہ  
 بدید آں برو بازوئے غازیان  
 چو شنیدی اوصاف از جہدیان  
 سر دو مکی ہا امیر جلال  
 قدیمی بود سروری نیک خو  
 سواہ نکو نام با پور خویش  
 سخندان بہرا بخشن میرخان  
 دلاور کہ بود از گلن خان خلف  
 ز عمراتیاں میر مناضل نیرد  
 قلاتی جتوئی و گہرام نیر  
 مونگرا بڑہ سر کردہ ابرہ ہا!  
 عمرخان شیخ و دیگر بندے  
 یہ میدان بہ یک جاتی با جہدیان  
 بضر بسان و بہ تیغ و تو فنگ  
 سکاں بار ہا بر سر شیر ہا  
 بلوچان غازی فشر دند یا!  
 چنان میر و ندی سکاں را بہ تیغ!  
 چوں دیدند سکاں کہ شیران دین  
 ہمہ پشت دادند بر روی شان  
 ہمہ جہدیان ز خورد و کلان!  
 بفرمودہ خان در آں جائے گاہ

چوسد سکندر درآں جائے توش  
 دگر سرداران ہم ز رئیسایان  
 برفتند ہمراہ خان یک بیک  
 یمانند ہرگز نرفتند پیش!  
 کہ بہر نغز اسخت بستہ میان  
 کہ تازند بر کافر ز شت رگ

## در بیان صفت نغزبان اموار گوید

سر سردان ز رئیسایان  
 یکے میر عبد الغنی پر شرف  
 مراد علی چوں علی پہلوان  
 چو حاجی محمد مجاہد بدین  
 ز بنگلہ حسان بہادر امیر  
 ز سلطان قائم خلت یادگار  
 شد از میر حیدر درآں جایگاہ  
 بشمشیراں میر جنگے نبرد  
 ز گرانیاں خان احمد کریم  
 سر کور دہا میر خوتیاد خان  
 محمد کہ خان ست از لہریان  
 ہماں میر حیدر محمد شہی!  
 نصوصے نہ کردہ از لیشاں کسی  
 بہ تقدیم و تاخیر و بر من میگرا  
 بہراہ حسان زمان ہر زمان  
 یکے از دگر پیشتر بود پیش  
 بہ تیغ و توفنگ اندراں کارزار  
 چو خان زمان آدا سجا کہ شاہ  
 سکان لعین جوک حوار و نژند

جوانے دلاور بہ نام و نشان  
 دگر میر جنگی ست تیغی بکف  
 ز روستم فزون بود تباب توں  
 ز شہوانیاں سرور پر یقین  
 تنگ و تاز میگرد در دار دگر  
 بدہ میر فاضل یل نامدار!  
 بروٹے سکان روز روشن سیا  
 ز سیکھا میدان بر آورد گرو  
 ہمی تاخت بر کافران حیم  
 دگر مار سنگ آن یل پہلوان  
 برائے نغز اسخت بستہ میان  
 بگویم کہ دارم از و آگے  
 ہزار آفریں یاد بر ہر یکی!  
 کہ باشد شمارندہ انا گزیر  
 ہمی تاختندان ہمہ سردان  
 بخان زمان پسندیدہ کمیش  
 نمودند بر دشمنان گرو دار  
 بفرمود بان یل کیستہ خواہ  
 میدان ناورد می تاختند

گہی راست داندندگہ دست چپ  
غبار زمیں سر باخیم کشید  
نقارہ بفرید چون تند شیر  
ز سیم سمندان پولاد ساء  
بر آند خسروش دامہ جو بہر  
خوردشیدن کوس خالی دماغ  
بسی از علمہا کہ بر شد بیاہ  
چونوک سنان بر ہوا برده ہر  
فغان نقارہ کران تا کران  
زبانگ ردارو کہ آمد بلند  
زودہ پڑہ نغزآہ دین سر بسر  
زمین شد ز نقش سیم اسبان نگار  
چو یک چند خان تہمتن نشان  
زمانے بایستاد بر جای گاہ  
فاما نیارست پاداشتن  
ہمینچو است کافتد میان سکان  
دے حکم شہ را نمود امتثال  
سکان ہم بر آن دست کردند زور  
بیک دست تیغ و دیگر توفنگ  
پیایے بر آمد صدا از توفنگ  
گہی راست گہ چپ ہمی تاختند  
توفنگا پر و ماشہ کردہ تیار  
گہی بر زمین زد گہے بریہا  
گہی ز بر بادو گہے زد بر  
دزنگا دزدنگ توفنگ سکان

ازان گورد شد روز روشن چو شب  
کہ خورشید شد اندران ناپید  
بہ خیز آمد اسپ یلان دلیر  
زمین پیہ شد پیہ شد بر ہوا  
کہ پوشیدہ بود اولباس ہر  
زمین لرزہ افگند در دشت دراع  
نہان گشت مہ در سحاب سیاہ  
کتوتر شدہ در ہوا سیخ و پر  
شدہ چرخ را گوشس بکرہ گران!  
صدایشس بگردون گردان فگند  
کہ پڑہ شان کلید ظفر  
ہمہ چون شکم ماسی اندام مار  
ہمیدان شدہ رو بڑی سکان  
بجا آورد چو فرمان شاہ  
توانست نمود را نگہداشتن  
زند تیغ بر سرق آن بدرگان  
ہمیدید قابو زبان مجال  
کہ بودند کسیر پر از شر و شور  
بسر بازی خود نکرده درنگ  
تو گونی کہ رعد آمد اندر بکنگ  
زرد و بچب در جہاں ساختند  
فتییدہ نمودہ بماشہ سوار  
گہے بر فرس زد گہے بر سوار  
گہے باز پس گہے پیش از ہنر  
بدرید ز ہرہ ز شنونندہ گان

ز دندی چنان باز گشتی تو فنگ  
 تو گوئی کہ نسبت این تو فنگ از قدیم  
 چو دید آن جنس حنان رستم زمان  
 رگ غیرت آمد بہ جنبیدنش  
 بمیدان بتازد مین و یسار  
 توکل علی اللہ نمود و براند!  
 ہمہ عمدہ خان یا حلاص جان  
 سرسوران کہ عادل امیر  
 بمیدان ہی تاخت بہ کافران  
 ہماں مرد داناٹے آصف زمان  
 بود نرم چون موم ہنگام نرم  
 روان ست پس خان رستم زمان  
 بروئی ہمہ حنان ایند و پرست  
 کہ شاید کسے زان سکان لعین  
 کہ چون شیر شہزہ جگر او دزد  
 کہ آن حربے محمد نابکار!  
 وگر باشہنشاہ عالم پناہ  
 دو جسم کبیرست ثابت بر او  
 سزاوار گشتن شدہ آن لعین  
 شود سوختہ او بنباری سعیر  
 بایں نیست آن خان روشن ضمیر  
 ہی تاخت در عرصہ کارزار  
 سماں نترہ نحوار کفار کش  
 شکے تیغ مسلول ہندی بدست  
 ہمیر انداں سگ پاد خشم و کین

کہ ہنگام یا نہ سچہ طفلان فنگ  
 ز حکمت سکان نے و تقمان حکیم  
 بل از رستم افزون بتاب و توان  
 کہ آن بت پرست لعین سگ منش  
 عنان ریزہ کرد اندلاں کارزار  
 بمیدان کہ آن گبر حیران بماند  
 دویدند کبیر بدنیبال خان!  
 امیری امیران حنان نصیر  
 ہمیر اند اندر پس مدبران  
 کہ از ہفت پشت است آصف مکان  
 بود گرم ز آہن ہنگام رزم  
 پس او ہمہ عمدہ گشتہ روان  
 ہی تاخت پنجولیش چون شیرست  
 بہ پیش آیدش کہ سر خشم و کین  
 چو دزد جگر خون او را خورد  
 بدینے بنی میکند کارزار  
 بر آراست از جنگ آن سگ سپاہ  
 کہ از برگنہ ان سگ رشت خو  
 بود جانی او اسفل اسافلین  
 زن و بچہ اش کرد باید اسیر  
 سپہدار دین خان غازی نقیب  
 بجولاں تہاں کافران تبار  
 گرفتہ بدست و ہی راند خوش  
 بمیدان ہی راند آن بت پرست  
 رسیدش در آن تاختن خان دین



ز زینش بر آورد زو بر زمین  
 سکه دیگرش آمد در نظر  
 نمیکرد کس ز نخوت نگاه  
 عجب بین که سبک چون باد استیاد  
 ز خون اش خون تشنه را آیداد  
 ز دوش بر زمین آن یل شیر زور  
 کز اخلاص دل سخت بسته میان  
 نکر دزد تقصیر در جنگ دین  
 دے پچکس زان سکان سز خست  
 همی در شدن در نر میت و غا  
 بدون آید از عوٹہ جنگ فوج  
 ز ہر جانبش مگر بگر دیم باز  
 از ان حلقہ اش کار آید بجان  
 دواں در پس آن سکان بعین  
 ز داند رصف آن گروہ غبی  
 بردش نہ استاد کس از سکان  
 کمر بسته دارد براہ خدا  
 ہماں میر چنبر و یل پر شرف  
 بود میر مصری چو شیرین بنام  
 سپر کرد جان پیش خان زمان  
 فردوں بود از ہر کس آن تیغزن  
 ہمی شود سوار آن یل کامیاب  
 بجنگ سکان ہمو شیر زبان  
 در آن حو بگاہ بود چون شیر نہ  
 کہ آن ہردو بودند بازیب و فر

بد آن نیزہ اش در بودہ ز زمین  
 گذر کرد زان سبک چو خان پیشتر  
 کہ میراند در عرصہ ز مگاہ  
 یکے اسپ تازی بزیرش چو باد  
 ہماں نیزہ را در بغل خواب داد  
 یداں نیزہ از زمین ربودش بغور  
 ہماں عمدہ خاص خان زمان!  
 جوانان شمشیر زن شیر گھن  
 بمیدان گبران نمودند تاخت  
 گرفتند راہ ہر میت فرا  
 کہ باشد کزین غازیان بلوچ  
 بتازد پس ما چو راہ دراز  
 بگریم چون حلقہ اش در میان  
 دے غازیان ہمو شیر غریں  
 سر سرورای میر عبد اللہ  
 بختند از عرصہ آن بدرگان  
 چو حاجی محمد کہ بہر غزا  
 دگر میر فاجسل ز سلطان خلف  
 ز ننگ نہ آن یل پر کرام  
 چو شیر غریں بود در پیش خان  
 ز بازو جنگ گز پری سخن  
 بخان زمان ہر زباں در رکاب  
 فلاتی جتونی و گرام حسان  
 چو شہید گز ہری دمنگہ دگر  
 ز چاکر زردستم چہ پرسی تمبر

بشام جلالی محمد حسین  
 کہ در جنگ لاہور پھیلا ہم  
 در آن تاخت آورد با کافرے  
 بیفگند خود را زین بر زمین  
 ملا دارو آن مرد ضد رقدار  
 بہ تیرے تو فنگ آں یل نامور  
 ہاں برنی میرا خور کہ او!  
 بدنبال یک کافرے اسپ تاخت  
 بہ پیشین کہاں آن کفارے  
 کہ تنہا ہی تازو آن خاص دین  
 فزون نیست فوجش نہ پنجہ سوار  
 دگر برس از شکر خان دین  
 سہ ز سنگ رہ چونکہ بگنجند  
 گرفتند یوں حلقہ بر دور خان  
 جہاں کوئی خوشخوئی خان زمان!  
 وکیل مالک چو شیر غزین  
 تارہ بہ پہلو شے نان زمان  
 بدستش بہ اندام کہ بدوق خاص  
 ازان بت پرستان بیدین نژد  
 قضا اسکے ملکہ از دور دست  
 زدو استخوانش سکت آن لغد  
 دے جنگ شان بد بہ تیر و تو فنگ  
 یکی جوئی خون زان سکان بیدریغ  
 کہ فرخ نژاد است عالی مہم  
 کہ ہر کو نور زید تسلیم را و تیغ

زریسانی آن مردیے رشید و شین  
 بر آورد نام آن یل پر کرم  
 زدہ بر جگر گاہ ادخترے  
 بر آمد ز من و ملک آفرین!  
 کزین پیش ہم کردہ بہ کار ناز  
 بینداخت یک کافرے بدسیر  
 بمیدان بہ لاہور شد سرخرو  
 رسید بہ تیغش دو پر کار تاخت  
 چو دیدند در عرصہ کار ناز  
 بدنبال ایشان پر از خشم و کین  
 کہ ہر یک بدہ ہمچو اسفتد یاد  
 بردی خودش را نہ از چشم و کین  
 ازاں پس زیر سورد او نچند  
 چو پر کار برگرد نقطہ دوان  
 چو دید اچنان دست برد سکان  
 نہ شیر غزین بدول شیر دین  
 ہمیزد تو فنگ اد برے سکان  
 یکے پر مہیکر دو دیگر خلاص  
 بسے گہر در خاک و خون او فگند  
 تو فنگی نہ اوز آن بت پرست  
 بان زخم لخت او میکہ دہند  
 بہ شمشیر گر جنگ بد بیدنگ  
 ہمیراندی آصف زمانہ بہ تیغ  
 ہو روثہ دارد مسلم ہم قتلیم  
 بدگر ہمیرد مگرا سے دریغ

کسل از وکیل آید آن کریم  
 به گنجی به گم کر سیم بشمری!  
 چه در آشکار چه اندر نهان  
 ہاں کرد خان کان سخندان گفت  
 چو نامش کہ باشد محمد حیات  
 بیفتد پا اندران حرب گاہ  
 ہی زد بر آن کافران بت پرست  
 بفرسنگ رآش رسیدی صدا  
 پیایے میزد بمیدان جنگ  
 بر آورد میزد ہی بر زمین  
 بیازدی آن سید نامدار  
 برون رفت کورا خدا بود دست

خوانین احمد زہ راہ قدیم  
 چنان چونکہ از ماست کاری گری  
 بہر نیک و بد مصلحت بین خان  
 بہ نیک و بد از راز نامی نہنت  
 دلم او بود زندہ در کائنات  
 ہاں سید غازی نور شاہ  
 چو افعی سیامش توفنگے بدست  
 توفنگے کہ تیرش ہمیشہ خطا  
 بہ میراث او را رسید آن توفنگ  
 بسی کافرے کینہ و راز زین!  
 سکے زد توفنگے در آن گیر و دار  
 نیاز و عظمتش ہم از گوشت پوست

## در بیان غازیان دین از علما و قضات کوید

جوان و جوان مرد و سرخ بنام  
 مبارک نهاد و حجتہ سیر  
 خدا ترس حق گوئی پر ہنر گاہ!  
 بود نام او دین حق یا نظام  
 ہمہ داشت در دست آن دینداز  
 ز پیشش ہیستند آن بدرگان  
 توفنگش از ہر دور دست  
 کنون شہر شد بغازی دین  
 کہ ماندہ ز رفتار اسپ آن زمان  
 بماندند یارانش اندر شکفت

سرا بسن قاضیان کریم  
 نکو روی خوش خوی عالی گہر  
 پدر بر پدر عالم ہوشیار  
 سخندان دانائی عالی مقام  
 توفنگے سیاہ مار کفار سوز  
 پیایے ہمیرد بروئے سکان  
 دریں فن بیسے چابک ماہرست  
 اگر پیشتر بود قاضی دین!  
 برا پیش توفنگے رسید از سکان  
 پیادہ شد د تیغ را بر گرفت

بیدان روان شد بسی تیز و تند  
 که ایس پر دلی و شجاعت و را  
 دگر نمره شجره باغ دین  
 سخنگو سخندان شیریں قلم  
 جوانے خسرو مند بر خاسته  
 چو بتی ز اشعار کوری شمیم  
 چو آدمی گرفتگی قلم را بدست  
 دران جنگ میگشت جولان کنان  
 تو فنگی رسید از سکان پیس  
 به شمس جالبش ز دستری شمر  
 همه تمبرانی شریف النسب  
 چه گویم که در جنگ چون بوده اند  
 شجاعت بفرم دستخاوت بنیم  
 که دارند ورثه ز عسقم رسول  
 نتوانم شمردن از ایشان بنام  
 نه خوا بند کردن ز غیرت پسند  
 ندیدی که در پیش حناق کلان  
 با جمال کردم کفایت ازین  
 ز نستج محمد محمد شهبی  
 در آن تاخت کرد او بشیر جنگ  
 چنان تیغ زدش جهانی بید  
 یکی تیغ زد بر سر و گردنش  
 ز بار دنیاں میر عبد الرحیم  
 بسی نرم گفتار و شیریں زبان  
 در آدم بھی بود در پیش خان

گرفتند در دامنش داشتند  
 پارت ادا از آصنہ بر خمیا  
 عنایت شد آن سید با یقین  
 مگو نام خوشش نام فرخ شمیم  
 بفضل و هنر بود پیوسته  
 رقص آمد سے لوح زبان ہم قلم  
 ز غیرت عطار دستلم را شکست  
 بروئے همه پیش اند ہم کنان  
 به پیوستے آن شیر کشته شهید  
 که کردی ازاں مطلع از هنر  
 که بودند همسراہ خاں روز و شب  
 که از حد گفتن بروں بوده اند  
 با ایشان بود ختم و در زرم و رزم  
 علی و اکرم در فروع و اصول  
 کہ آید پس و پیش اندر کلام  
 نکردم ازاں شرح ای ہوشمند  
 نمودند تیر بان سر و مال و جان  
 کہ بر بریکے بار سدا فریں  
 مگویم از و داری از آگهی  
 بان زشت کیشان بے نام و ننگ  
 در انداخته او سکے بہ پلیس  
 کہ دور افتاده سرش از تنش  
 کہ سر کرده بود مرے کریم  
 بیدان مردان چو شیر تریان  
 تو فنگی بدستش چو مار و بان

بسان سبک ز پیشش سبک میدید  
 تو فنگی زده بر جوان نیک خو  
 بیفتاد در خاک و خون شد تلاک  
 که باد ابرو صد هزار آفرین!  
 پسر داشت ز خیز و نیکو سیر  
 بر روی فزون بد ز شش زبان!  
 در انداختش اندران گیرد دار  
 که بر دد لے بت پرستی دگر  
 جدا کرد سر زان تن نازنین!!  
 نکو رشتے خوشخوی خوشنام بود  
 بر داگی شه علی داشت نام  
 دوید از پس یک سکی بت پرست  
 بر آن شیر کرد چون تاخت و تگ  
 بخاک اندر آمدیل پر شرف  
 که شیری شد از دست سبکها زبون  
 بطالع رسید و بخت رسید  
 ہمیں بود از هر دو سو کرد فر  
 بمیدان ہیجا فشردند پا!  
 بجنبه از جایی چون کوه قاف  
 گریزان تازان زمیضان کین  
 گریزان شدند آن همه بدرگان  
 که بخت جوان باد دولت قرین  
 ہمہ پشت دادند از تاخت و تگ  
 کہ از سبک نما دست ہم سچکس  
 کہ اسی خان غازی بطالع سعید  
 مرد او رای خیر اندیش ما

بھی ز دبروئے سگان پلید  
 سبک بت پرست سید زشت بود  
 جگر گاه آن شیر دل گشت چاک  
 بخت رسیداں یل پاک دین!  
 ز دنیا ریاں میر حناں نامور  
 ملن خان بنام آن سپر سلوان  
 در آویخت با یک سبک نابکار  
 سرش را ہی خواست آن نامور  
 رسید دگر فتش زوش بر زمین  
 جوانے جوان مرد کلف نام بود  
 ز خدمت گزاران حناں کرام  
 پیاده شد از اسپ و تنغش بدست  
 چون زد یک شد بر سبک او چند کس  
 در آویختش چو از هر طرف  
 عجب بازی آورد دگر دون دون  
 در آن روز او نیز کشته شهید  
 ز پیشین گمان نامت ساز دگر  
 سگان چون بزیدند کان شیر ما  
 بمیدان فشردند پا در مصاف  
 ز شیراں شدند آن سگان لعین  
 بمیدان نمانده کسی زان سگان  
 یگفتند کای خان باداد و دین  
 بمیدان ہیجا نما دست سبک  
 بیاتا از نیجا بگریم و پس  
 ز شاہجہاں نیز مردم رسید  
 بیایس بفوج نمودت پیش ما

چو خان یافت آگہ ز پیغام شہاہ  
 سماں فوج او تیر از غنازیان  
 دگر بار آن خوگ خواران پید  
 چنین بود کال فوج آمد دواں  
 ز یک سوشہ و خان ز سوئے دگر  
 دگر بار بر کرد اسلامیان!  
 دگر رہ نسر و آمد از اسپ خان  
 ازاں پیش کا دل بھی کرد جنگ  
 بصدہ فزون کرد این باد خان  
 سمہ غازیان بوج از یقین  
 وکیل خسرد پرواز پیش خان  
 ہمیش بود در دست تیغ و تفنگ  
 درآمد ہم از کافران پید  
 چو حق حافظش بر سوش معین  
 ہم از گوشت پرستش برول رفت تیر  
 بفرمودہ خان کلانش کہ ماں!  
 ایمان محصل مفصل دگر  
 بگفتا کہ ای خان عادل زمان  
 ثنا گفت خان مرندارا ہم  
 ہم از ہمسد خاص خان زمان  
 ملک شاہ بو بہر کہ ہر دو جوان  
 چوان میرا حسد عمرانی کہ او  
 محمد گزانی خجستہ سیر  
 محمد شہی میر داد نبرد  
 علم خان کورد دگر بار سنند  
 چو یعقوب خان بمجو شیر زبان

بر آمد بر اسپ رواں شد براہ  
 رواں شد پس خان عادل زمان  
 بان لشکر غازیان در رسید  
 در آمد باہین شاہ و بخان!  
 شدہ در میان آن سب بد گھر  
 بگشتند در دور آن غازیان!  
 بدستش تو فنگے چوانعے دمان  
 بان خوگ خواران سکان فنگ  
 غزا در رہ حق باں سر بیان  
 فدا کردہ جان بر سر خان رین  
 نمی گشت دور از دنیا یک زمان  
 بہ سکھائی بیدیں بھی کرد جنگ  
 کہ تیری تو فنگش بیتہ بید  
 نیامد ضرر بزمن آن پاک دین  
 کہ بودہ حسدا در سوشش ظہیر  
 تو ایساں خود تازہ کن اسے جوان  
 زبان گرد گویا یل خوش سیر  
 نیامد ازیں تیر زخمے گران!  
 کہ نامد ضرر بر تو ای محتہم  
 کہ بودند گردان گردن کشان!  
 ز بگل زہ نام دارونشان  
 ز نام آوران جہاں بردہ گو!  
 چوانغان لہرے فلانی دگر  
 بہ دشا دیشم تو ای نیک مرد  
 چو مار دمان بود در وقت جنگ  
 کہ سہ کردہ سن او ز درینیان



ز نور محمد کہ نیکاری سست  
شادی خان کہ شادیش باشد غزا  
ہمہ یک بیک نام با نام شان  
ہمہ گشتہ زخمی بر اسے مندا  
چو از نسلہ خاص پمدا ختم  
کنوں بشمرم تو پچی خاص را  
دگر نور دین آں یل حق پرست!  
ہماں خان جلال سست بصدق صفا!  
کہ بشمر دم از ہر لہ گوٹے بدان  
الہی بدہ عنایاں را جزا  
سزاوار شان مدحتی ساختم  
کہ ز خمسی شد ستند روز غمرا

## در بیان دلجو چنان خام کہ توفنگ جان نمانی نمودہ گوید

مبارک یل شیر دل شیر زور  
الہداد آن یوسف و پیر داد  
ہماں صالح و تاج محمود خان  
ملک شاہ محمد سنی آن کریم  
ہماں مصری نود باشی کہ او  
دگر بارک با پڑے شیر دل  
عنایت کہ لائق عنایت بود  
چو مہران و صالح و بشام او امین  
حسینی صدیق و سلیمان شمار  
چو شاہ محمد دگر شد مراد  
ہماں یونس کا سنی نامدار  
ہمہ این بلان توفنگی توفنگ  
چنان تیر باران نمودہ بہ سبک  
شنیدی چوزان تو پچی ہاشنا  
کہ انہا دو خدمت ہمہی کردہ اند  
نختیں آں شیر دشمن شکار  
کز و دیدہ دشمنان گشت کور  
دگر جان محمد خجستہ نہاد  
کہ یعقوب خان سست یل نوجوان  
در سخاں بڑی پچی و عبد الرحیم  
ز رو ستم بمردی بیسردہ کزو  
کہ از جنگ او شیر ہم شد نخل  
جلالتی کہ او با شجاعت بود  
اللہ بخش و رمضان یل شیر کین  
رحیم بہادر خجستہ تبار  
غلام شدہ درو ستم شیر زاد  
زیاسین زہ سید کامکار  
گرفتہ بہرت و ہمہی کرد جنگ  
کہ سبک شد گریزاں بصد تا جنگ  
بجویم ہم از چوب داران ترا  
کہ جان را بخدمت پیورده اند  
کہ مصری سرت بن لشکر ناوار

عنایت بود نسیب از عبد الوهاب  
 با نیکان سلیمان و محمود خان  
 چون جنگی و صالح محمد شکر  
 بود صادق مصری و شکری  
 بود دوست و صالح محمد دگر  
 که خدمت نمودند زان هر یکی  
 محصل همه غازیان بوده اند!  
 دگر در غزایم بروی همه  
 از نشان کس بر شهادت رسید  
 بوقتی که بر گشتم از جنگ گاه  
 که بودند ز حسنی بزخم گراں  
 بشمشیر بم بود چینی ازان  
 چو از چو بداران گرفتیم شمار

چون نور محمد علی کامیاب  
 ظریف و مبارک تو اسحاق دان  
 بود جمع و نور محمد دگر  
 بهار و الله بخش را بشمیری  
 نیکی از دگر تیغ زد بیشتر  
 فزون از دگر بوده مست بیشکی  
 بروز شب بیخ ناسوده اند!  
 برار استند از غذا و مدد  
 بآن ده دگر هم جبراحت رسید  
 بان چو بداران نمودم نگاه  
 ز تیرے تو فنگ و ز تیر کمان  
 که محسوس گشته بسی ناتوان  
 پر داختم زان همه گیر و دار

## در بیان حرم المغفور میرزا محمد باقر پاشا دن ذکر او گوید

بگویم ز مرزا روشن گهر  
 ازین رمزیم بیخ معلوم تو  
 که چون وصف کس چه خاص چه عام  
 پس از هر چه ذکر مرزا خان  
 که بر وقت همه او خان بود او  
 همین بود لائق که بعد از وکیل  
 بدی ذکر آن میرزا نیک خو  
 سخن اینکو آن بخش دنیکنام  
 اگر بود در سر سخن راز دان  
 و لے بیخ در سر غوری شدت  
 در اندم که من می نوشتم کتاب

ز دین محمد خجسته سیر  
 شد ای دل پر حشر نیکخو  
 ازان علمه حناقص کرم تمام  
 در آخر چه آمد اندر بیان  
 چه بزم و چه رزم آن نیکخو  
 دیکھے که باشد عدلش عدل  
 چپ اسپ نهاد از همه ذکر او  
 تو وضع نمودی بهر خاص عام  
 مقرب معزز ز حنان زمان  
 در افتادگی او قصوسے داشت  
 ز مدت و شناسے شے مناسب

کسانے کہ درختک حاضر بند  
 بن گفت کز من مکن باسج یاد  
 کہ مسکین بے چارہ دے کسم  
 بحقتم کہے یاد سرخ سرشت  
 چنان دست بردارم از دست  
 بگفتا کریں بر نداری چو دست  
 بکن نام من درخ برای سخن  
 ازین رو پس افتاد ذکرش بسنی  
 در آن روز در پیش خان زمان  
 در آن دو ہی زد تو فنگ آن نزد  
 برادر بنام آن غلام حسین  
 دیگر حاجی حیدر نیک خو  
 کہ درختک لاہور پیالہ نیز  
 دین و خدمت ہر سہ آن نیک فن  
 بمیدان بیجا ہی تاختند  
 جواں مرد میرزا تو فنگش بست  
 کہ ناگہ تو فنگے بر اسپش بخورد  
 پیادہ شد و آمدہ پیش خان  
 تو فنگے دیگر از سکان پید  
 بمیدان درافتاد آن اسپ ہم  
 شد استادہ بر روی خان زمان  
 چو روی سکان شام گشتہ سیاہ  
 سپاہ سکان زان مکان پشت داد  
 سکان چوں زمیدان بروں آمدند  
 بدانم کہ ہستی تو خانے بلوچ  
 شب آمد شبے خون رہا کرد نیست

تہور نمودند غازی شدند  
 مگو یسج و صغم تو کم باز یاد  
 کہ کس جز خدا نیست یاری رسم  
 نہ وصف تو البتہ خواہم نوشت  
 کہ سرخ رخی غازی نامجو  
 در آخر ہمہ عملہ ای حق پرست  
 قسم داد کردم قسم نیز من  
 نہر کہ مدد نیک و بد ہر کہے  
 بصدق و صفا بود ہر سو دواں  
 نہ سکہا بمیدان بر آورد گرد  
 بخود داشت ہمراہ بازیب وزین  
 بایشان بیک جا بدہ رزم جو  
 شدہ سرخہ وان یل پر تمیز  
 بیک جا بیگہ ہر سہ شمشیر زین  
 نہردی عجیب با سکان ساختند  
 ہی زد پیالے ہر آن بت پرست  
 بمیدان بیفتادہ اسپش ہر د  
 ہی زد تو فنگ و برے سکان  
 در آن تاخت بر اسپ حاجی رسید  
 پیادہ شد آن حاجی خوش شیم  
 چنین تافر و شد خود از آسمان  
 بر آورد شب از کیں گاہ سیاہ  
 برفتند تا زان ہمہ ہم چو باد  
 بگفتند کای سرور ہی بخت مند  
 کہ سید سکندر شدستی بلوچ  
 ہمیچا دشردا وفا کرد نیست

چو نبرد و نشود کار نبرد و کنیم  
 ازان زمینان بدادند پشت  
 بارامگان آده عشا زیان!  
 بمیدان در آسن بآسن ز نیم  
 نبردند جز بادی آخر بمشت  
 بخون سرخ همه مردم غازیان

## در بیان تعریف و کردن مختیار خان همراه کفار کوید

چو دصف نبرد بلوچیان ز من  
 بدرکن تو این پنبه و نیسان ز گوش  
 چو آن بخت نواب مختیار خان  
 ز صفاده پشت است خان ابن خان  
 همه شیر زورست فوج پنبه  
 شنیدی ز نواب خان مختیار  
 چو بگر بخت شکرش روز جنگ  
 گفتندش ای خان شکر بخت  
 من استاده ام خان شکر منم  
 به جنبید از جاس چون کوه قاف  
 گرفتند چون حلقه اش در میان  
 هر سو که روی نمود آن نبرد  
 جواز دور تیری تو فنگش زدند  
 ازان خان روستم زمان این خلف  
 که موروثه میدارد از ابتداء  
 در آن ابتدا هم که خان زمان  
 بخان بود سمران و یکجا بهم  
 طلب کرده خان را سون دست است  
 در آنوقت آن پاک دل نامدار  
 با فوج ملکان بدست بسیار  
 شنیدی گوش ای نیک فن  
 بوصف پنبه داستان نیش  
 ز بختش قوی بادشده مهربان  
 بود این سخن مشهور در جهان  
 که میدانش سر شریف و دنی  
 یسایان چو جنگید آن نامدار  
 میدان شد استاده از نام جنگ  
 گفتا چه شد شدیم گریخت  
 ز شمشیر بر روز شکر ز منم  
 چو شیوان ترمید بیج از مصاف  
 چو پر کار برگرد نقطه روان  
 بخاک اندر انداخت بسیار مد  
 بخاک ملاک آمد آن بخت مند  
 بمانده که باشد عدویش تلف  
 شجاع و سخا از آصف بر خیا  
 بدست چپ استاده بد بر مکان  
 ولی چون که شاه معنی بهم  
 بجای روان شد بزوی او خواست  
 معنی گهر خان دین مختیار  
 بروی سکان بود در کارزار

گریزان شدند آن لعینان زخان  
 تنگ و نازہ کردند آن گرو دار  
 سکاں را ہی راند بر دے خویش  
 کہ فوج پہی زان سک بد سیر  
 ز مردانگی ہم ز قس زانگی  
 کہ بودند چون انجسم آسمان  
 بد فتر نوشتند آن را عدد  
 کہ یارش خدا باد حق دستگیر  
 شمردند سر کھصد بیست و چهار  
 ز شیران دین صاحب نام و تنگ  
 کہ بیرون بود از حساب و کتاب  
 ز سکاں بنا رہنم برات  
 نگندند آخر بنا رہنم  
 شد آگہ شہنشاہ گردون گراے  
 بہ نتج و ظفر نصرت و عزو شان  
 قرار دل بر اول یسار و یسین!  
 نہادہ بفر خندگی ہائی پیش  
 چو ماہ فلک بر سپر برین!  
 ہی گفت کا نذر نغز سخت گوش  
 بمیدان بتا زید کان بدرگان  
 بہ تیر شما سینہ سازد سپر  
 بر کرد از روز گارش دمار!  
 ہمہ روز تا شام بل تا عشار  
 بجز پشته کوه بر زو طناب  
 در آمد ہم اور سر پر وہ خویش  
 ہی بود آن شاہ روی زمین!

چو خان جلوہ کردہ برے سکاں  
 برے خود آن خان دین بختیار  
 خوانین افغان بر روی خویش  
 شنیدستم از مردمی معتبر  
 بریدندہ سرز مردانگی!  
 دران روز افواج شاہچہمان  
 بریدند سرانہ سکاں پچھند  
 چو از لشکر خان عادل نصیر  
 گرفتند از سر بریدن شمار!  
 سکاں کہ خوردند تیر و تو فنگ  
 خداوند آن را شمار و حساب  
 کسان را کہ نوشتت تیغ و عنزاة  
 ہمیں بود کال را بریدند سر  
 چو از غازیان کرس آمد بجائے  
 کہ از عرصہ جنگ اسلامیان  
 بجائی خود آمد ہمہ نتج دین!  
 چو خورشید بر کس شبتان خویش  
 دگر نے ہمہ روز آن شاہ دین  
 بگرد سپہ می بگشت آن سروش  
 شوید و شتابان بجنگ سکاں  
 شود چہرہ می تازد آن خیرہ سر  
 چو نزدیک شد آن سک نا بکار  
 چنیں دل ہمیداد غزات را  
 چوں زریں سر پر وہ آفتاب  
 شہنشاہ جم جاہ فرخندہ کیش  
 بہ شب در اندیشہ جنگ دین

بیاساقی آن بادہ پیمائے زود  
کشم چون من آن بادہ لغز را  
کنز اندیشہ در مغز افتاده دود  
کند ساکن اندر سرم مغز را

## سایه مدنی کی سکان در جنگ دین و دنیایان گوید

سکان را بگو سک کہ بستند شیر  
کجا سک بود آن جوان نبرد  
بمیدان مردان چو شیران دلیر  
کہ چو شیر شمرزہ زند در نبرد  
اگر کسب جنگت بود آرزو  
کہ جنگت نشان میدند آبخناں  
بیاد بمیدان ایشان برو  
کہ گویند احسن ترا ہمگان  
از ایشان بیاموز ای تیغ زن  
سلامت بدر رفتن از کار زار  
بود سنگ افکاش اردائیش  
چو شیرند الحق بنگام رزم  
چو در دست گیرند شمشیر مند  
برویش نہ استند بر خاشاکس  
چو دزیرہ بازی بر آرد دست  
سر نیزہ بر آسمان می برند  
در آرد زہ چون بہ پای کمان  
زہ آن کمان چون بگوشش رسد  
تیزین نشان گر رسد بے زرد  
تن بر یکے ہمچو یک پارہ کوہ  
اگر گور می کشت بہرام گور  
چو گرام گورست در پیش نشان  
گذشتہ ازین اسلہ گرتو فنگ  
بمیدان در آیند جوان کنان  
بسے سینہ ہارا نمایند چاک



کہ سنگام باز یک طفلان تلنگ  
 ز حکمت سگان ز تقمان حکیم  
 نداند تو فنگیست گر چه بسے  
 بد و میند صد تو فنگ آن دژم  
 پیرس از دلیران شمشیر زن!  
 نمایند ہر جنگ شان آفرین  
 جوانان جہاد چابک سوار  
 مبارز شد ستند در کار زار  
 توان را ہر میست مدال امی جوان  
 خذ کن خذ کن دوبارہ از ان  
 کہ چیرہ شود خصم و ز خصم و کین  
 جدا ماند از کومک و یاد کشش  
 اگر آب باشد در آتش زنند  
 گرفتند از مکر را سے گریز  
 گرفتند چون حلقہ اشس در میان  
 فرود آمد از اسپ تیر و تو فنگ  
 بدون آمدہ آن تہمتن میان  
 خود ایشان بجنگ و یکی فوج شان  
 بشہر اندر نش غارت انداختند  
 دلم ندید آنچه آن سگان کردہ اند  
 ز دوران آدم نختہ نہاد  
 بہ ملتان کسی از خلایق نساخت  
 ز ماہریگی ہم رضا شد در ان  
 کہ بردند از جنگ جویان گرو  
 گریزندہ را ہم نگیرند راہ

زندہ پنخان باز گشت تو فنگ  
 تو گوئی کہ ہست این تو فنگ از قدیم  
 از ایشان زیادہ درس فن کسی  
 ہمین و بسیار دسپ دیش دم  
 اگر باورت نیست برگفت من!  
 چو خواهند گفتن زیادہ ازس  
 گواہ این سخن اینکہ باسی ہزار  
 مقابل شد ستند با صد ہزار  
 ہر میت گرافتند در افواج شان  
 کہ آن خدوہست از جنگ شان  
 کہ این خدوہ شان بود این چنین  
 تبار و پس ایشان از لشکرش  
 از ان پس بگر دند رو پس کنند  
 تدیدی کہ از پیش خاں درستیز  
 دگر بارہ گردند بر دور خان  
 جہان پہلوان صاحب نام تنگ  
 ہزد تا بمر دانگی زان میان  
 خود انصاف در امی جوان پہلوان  
 دو دید ملتہان را تاختند  
 لسان مال و سرکان سگان برہ اند  
 دگر نے ندارد کسے ہم بیاد  
 الی یوننا کا پنجیس تاخت باخت  
 دلی چوں رضائے خدا بہ در ان  
 جز از جنگ شان نکتہ دیگر شنو  
 کہ کشند ما مرد را ہیچ گاہ!

نگرند گم حشره هست و رکنیز  
 نہ دزدی بود کار آں بدرگان  
 بگو بر یا یرو گوشه گیر  
 بمعنی کہ امی پیر زال زمان  
 نہ پیدا است سارق در آں بدرگان  
 دگر فعل شان حملگی ناکوست  
 بگویم بہ پیش تو امی نامور!  
 کہ در چک بدہ آن لعین پلید  
 زیرت پرست آن لعین بد پرست  
 بہندوئے بند و سہمی گفت ہم  
 جداگانہ راہی سنت زان رشت دین  
 بہند و نشان دادہ آن رشت کار  
 بسم نمود آں لعین غوی  
 زتن مدد کنیدی پاک و صاف  
 کہ پیش سکاں می شندی بیدخوان  
 کہ لغت بر آں مرشد و بر مرید  
 ہمہ بہند و مسلمش می شنفقت  
 سازند ہم گور اندر زمین  
 در آیم بخش کنند از تمیز  
 در آتش بدو ہم بگور در است  
 یقین افزوده نہ پر جویش  
 پس از وی خاف ماند گو بند شک  
 زہی گم رہی با مردان نمود  
 ہماں صوم رمضان حج و زکوٰۃ  
 ہم اینجانہ بر کس غنی تر شود

ز دزدیورے زن بتاراج نیز  
 ز نامہم نباشد میان سکان  
 کہ زن گم جوان ست و دست پیر  
 بود لفظ بڑیا بہندی زبان!  
 نہ دزدی ست ہرگز میان سکان  
 کہ زانی و سارق ندارند دوست  
 گر از ندیب شان نداری خبر  
 کہ ہستند سبک ما گم و رامرید  
 در نام نامک بدان بت پرست  
 بسم ہمگفت من مسلم  
 ازیں بندو آن ہم بگویم پنیں  
 بسی راہ رسم کہنہا مجاہ  
 بے رسم از بدعت گم رہی  
 کہ موٹی سرو موٹی لب زیزان  
 ہمی خواند مصحف بر اسلامیان  
 مرید و نیدانہیں سکان پلید  
 کہ مرد آں لعین فسوگر گفت  
 کہ از بہر من کورہ آتشیں  
 کہ من ہم در آں کورہ دگور نیز  
 چنیں بود چون مرد گفت از سخت  
 ازیں شعبدہ برس از پر جویش  
 چو مرد آں تہہ کار بے نام و تنگ  
 صوم ضلالت زناک فرود  
 بسم بگفتا کہ تیک سوت  
 برا کونکہ ہم بخت رود

کہ لعنت بر او بر مریدانش مہبت  
حالات شود گر ثنوی بچہ باز  
نشان داد او بامسردیدان خود  
جداگانہ را مہبت زان بدرگان!  
زن سبک ز سبک مشتز و رفین مہبت  
ہم از پیش و ہم از پیش منیزند  
ز جوک ست خوراک نشان آتشکار  
ہم از ملک شان بشتنوی نامور  
یادند ہر شیخ و ہر شاہ را

بہند و بگفت کہ بت می پست  
ہم از خمز و جوک با خوراکے بساز  
چنین چند و گیر رہ رسم بد  
ازیں ہندوان نیستند آن کان  
طلاق سبکاں ہم بدست و نیست  
سکاں بازمان چون مجمع شوند!  
چو جوک اندر سرکارستان خوکوار  
چو از مذہب شان تو گشتی خیر  
کہ تقسیم کردند پنجاب را

## در بیان حدودات ولایت کھماکوید

شد آن سبک سبہ در آنجا امیر  
بود جاگیر بر سنگ سنگ  
بزول ست ز چی سنگ بازشت حال  
دو آب بود ہم از ان بدسگال  
کہ آن سرد و جبہ ہم گشته یار  
ازینجا بہ یک جا ست طیل و علم  
از آنجا ہمہ حاصلش پیرند  
رسیدست آن پندی سید آن!  
شدند آن دو سبک اندر آنجا امیر  
و سارہ یہ صوبہا بود یار نگار  
کہ چون صبح روشن بود نام شان  
از ان سرد و سبک بدسیر بد تاب  
خود ان شہر باشد تبدیر او

ز جہندست چنوت چون جاگیر  
کہ چماچپ است ہاں ملک جنگ  
کرم بخش جاگیر او دیر پال  
کلا نور باشد ز جبہ سگال!  
بود بشتخند ز رجبہ بخار  
خود این ہمہ ملک طیبیالہ ہم  
گہر سنگ دلنا و سبکی خورند  
او گر سنگ و سائل بجاکر شان  
بہ چماچپست ہم از دجہ جاگیر  
و صوبہا ست شہری بدریا کنار  
کہ ادینہ ننس اگر بود نامے آن  
بود امین آباد تاروی آب  
ز چرتوست روناس جاگیر او

چوناقھ بدیبال پور جائے یافت  
 یہ اوشد برادر چہ جائی گیسر  
 دگر ہم یسے زان سیکان نامور  
 ز سرسند لامور ملتان زمین  
 نمودند تقسیم آن ملک را  
 براسلامیان واجب لازمست  
 ہم ہم گروہہ بران سیک زبند  
 الہی بدہ شاہ مارا ظفر  
 کہ بنیادشان برکنند از زمین

چہ جائی کہ شہری دل آسائے یافت  
 کرم سنگ با دست شرکت پذیر  
 بجاگیر آزند سیکے دگر !  
 اے دیرہ جات آن سیکان لعین  
 خوردند و ندادند از کس رجا  
 چہ نزدیک باشند و دور دست  
 ز بنیاد و بیخ سیکان برکنند  
 بحق نبی کوست خیر البشر !  
 کند نام گم زان سیکان لعین

## در بیان جنگ سیکھا بر زردوم گم تختین اوشان گوید

دگر روز چوں خسروی آفتاب  
 شہ شیر دل شاہ عادل زمان  
 چون فرسنگ رہ طے نموده نہ راہ  
 دگر بارہ آن کافران غوی  
 دویدند بر روی اردوی شاد  
 دریں روز افواج خود آن لعین  
 کہ بر دست چپ برد فوج بیہن  
 بچپ شد بین و بین شد بچپ  
 بجائی قرار دل بس آہنگ را  
 پس آہنگ را اقرار اول نمود  
 بر این آب دستور در حرب گاہ  
 دلی لشکرش پیش از روز پیش  
 بیامد در عرصہ کار زیار

برآمد بگردون بصداب آفتاب  
 بکوچید با کام دل زان مکان !  
 پدید در گشت آن سیک روسیہ  
 بدل سخت سنگ و بیاز و قوی  
 نہ رو بل یار و بین سپاہ  
 بر آست توئی دگر ہم چنین  
 بدست بین فوج چپ از زمین  
 شد از گم دشان روز دشمن چو شب  
 برد از دماغان سیک بے جیا  
 قرار پس آہنگ کرد آن نمود  
 دوید آمدہ آن سیک روسیہ  
 بسی بد قرون کان سیک زشت پیش  
 نمودند با غازیان کار گزار

ز پیر کار موکب تہی کرد جائے  
 یہی داد دل یا ہمہ غازیان  
 فرود آمد آنجا شہ نیک راہ  
 فرود آمد آنجا تمامی سپاہ  
 ز خان تہمتن زمان بلوچ  
 با ستد بروئی سب زشت کار  
 با ستند ہر یک بدان جائے خویش  
 ہی گشت گرد سپہ با ظفر  
 مکن پیشتر زین مکان ہم تلاش  
 کہ از ہر کسے بیشتر بد بلوچ  
 کہ فوج بلوچیت باز دے من  
 بایں میت و حشمت و باشکوہ  
 ہی باش بر حکم ما منتظر  
 یتا زید یک بار بر کافران  
 کہ ہاں تاخت آرد تمامی سپاہ  
 خود اد شد گریزان سب زشت رستے  
 بمیدان نماں از سگان بیج کس  
 کہ بستند ہرے خدا را میان  
 بدبال شاں گشت آن سب تعین  
 سرا سیمہ گشتند آن سگان !  
 نبروی بمیدان نئے ساختند  
 ملک جائیگاہ و ملک بارگاہ  
 سپہ را سر اسر سرفراز کرد  
 مکن ترک تازی تو از جائی خویش  
 کہ پیش آید آن دشمن بد معاش

شہ نامور گرد و گردون گراستے  
 ہی گشت بر گرد اسلامیان  
 چورفتند یک پارہ راہ را  
 نصب کرد اعلام زد بارگاہ  
 بفرمود شہ تا چو دیروز فوج  
 بجائی خود آن خان عالی تبار  
 خوائین افغان بستور پیش  
 شہ دل داوے داد گریہ !  
 ہر کس ہی گفت کا ستادہ باش  
 چہیں تاکہ آمد بخان بلوچ  
 بگفت لے بل نامور تہمتن  
 بجائی خودت باش ساکن چوکوہ  
 منہ پائے پائی از جائی خود بیشتر  
 چو حکم رسد ہر سرے کافران  
 زمانے بر آمد بفرمود شاہ  
 جلو ریز شد ہر کسی پیش رستے  
 چو فرسنگ رہ رفت آن بد نفس  
 مراجع شدند آن ہمہ غازیان  
 چو گشتند بس شکری اہل رین  
 پراگندہ گشتہ سپاہ سگان  
 ہر سو چو دیوانگان تانستند  
 دگر رہ شہنشاہ عالم پناہ  
 بگرد سپہ گشتن آغناہ کرد  
 بخان گفت کز ہر کسی پیش پیش  
 باہستہ گفتش کہ آہستہ باش

تو بر جانی خود پاشش چون کوه قاس  
 بر دبر سرش ای پسندیده کیش  
 به بند نصیحت گهر سفته ام !  
 همه با تو باشند یار و معین !  
 نماند در افواج خود، سچکس  
 بتازید بر شکری پر نفاق !  
 همی گشت بر گرو شکر روان  
 همی داد دل آن امیر کبیر  
 بتازد بتازید ای سروران  
 آن خان به سچا بتازید و بس  
 از آن سر کشیدن صوابی ندید  
 که از دور می گشت آن بد نهاد  
 بسی کشته گشته به تیغ و تونگ  
 بیدان نمانده کس از اهل حرب  
 کبروی در آمد بیدان زرد  
 زمینان بروں رفته با مکر و فن  
 رسیدند بر جایگه خویش و باز  
 بمن ده که بازیم از ترک و تاز  
 بگرم بهر ساعت از روز شب

قدم پیشتر در نهند در مصاف  
 چو دیدی که سبک آمده پیش پیش  
 همه غازیان را چنین گفته ام  
 که چون جلو برداری ای خان دین  
 نه پیش از تو تاز ندنی از تو پس  
 همه همگرو همه به یک اتفاق !  
 شه شیر شیر دل شاه گردون مکان  
 بهر سان بر سر و رو بر امیر  
 همی گشت چون خان بر کافران  
 نباید که مانید زو باز پس !  
 چو خان زمان این سخن را شنید  
 بجائی که برگشته بود ایستاد  
 در آن روز هم از سکان غدنگ  
 چو خورشید شد ز رو نیگام غروب  
 ز آفرینش این زخم لا جور و  
 سکان نیز به عادت خورشستن  
 شه و شکر شاه با عز و ناز  
 پیاسائی آن بادو دل نواز  
 بکام دل از دبر دار و طاب

## در بیان جنگ سکهارد و سوم گوید

برون زد سه از قعر دریائے قیر  
 شه دین بزین بر شد بردائے  
 بزین بر نشستن گرفتند راه

سوم روز چون آفتاب نیر  
 بفریاد شد نامه کرنائے  
 همه نامداران بهر مان شاه



چو دیروز ظاهر شد آن سگ سیاہ  
 ہاں جام خورد آنچه دیروز خورد  
 چو شیر آید آنا چو رہاہ رفت  
 ہر روزی آمد کار زار !  
 نگر وہ فرار و جنگ و درنگ  
 بیدان نمی کرد ہم کارزار  
 گریزاں بھی شد زمین جنگ  
 کہ می آمد و باز می گشت گرم !  
 کہ ایمان از آن مسلمان بود  
 نہ ایمان و احسان شنیدہ بگوش  
 ہی جنگ کردند آن بدگان  
 بھی آمد آن گبر زناہ دار  
 برابر بھی آمد آن سبک لعین  
 مقابل شدی آن سبک روسیہ

چو طے شد و فرسخ کہ پیش راہ  
 ہاں جنگ کرد آنچه دیروز کرد  
 برہی کہ آمد ہاں راہ رفت  
 بستور روز اول آن ناپکار  
 ہی کرد و می رفت آن گبر رنگ  
 نمی آمدش جنگ ہیج از فرار  
 ہی آمد از دور می زد تو فنگ  
 نہ در دل جسام و نہ در دیدہ شرم  
 بے چو چاہم ز ایمان بود  
 کجا اس سکے گبر زناہ پوش  
 سخن مختصر رفت روز این سگان  
 چو شاہ جہانگیر سے شد سوار  
 ہمراہ اردوئی آن شاہ دین  
 چو منزل نمودی شد دین پناہ

## در بیان جنگ ہمایون و بختیار خاں بودکوی

برآید با جلال سلطان مہر  
 برآید بزرگ ہمایون منیر  
 با ستاد آستانہ نامدار  
 چہ از رکش است و چہ از خاکش  
 ز سنود اگر و تاجرو و خانہ دار  
 نماید ز دریاختن گذر  
 بجمعیت آسان و برج گذشت  
 برآب آید از برای گذار

چو در روز ہفتم بہ تخت سپہر  
 شبہ تاجور شاہ اقلیم گیر  
 رواں شد جو آمد بدربار کنار  
 بفرمود تا آشتی بارکش  
 ہم از مردم سوتی و کسب کار  
 زن و بچہ و طفل و از گا و خسر  
 چو برس از بناں ز دریا گذشت  
 از آن پس شہنشاہ شرح تبار

رسیدہ سپاہ سکان لعین!  
 سحرار و مردانہ کارزار  
 کنو و سیرکے مردمیدان سزید  
 ستاؤند از بہر جنگ انتظار  
 بفرمود تا ہر یکے جائی خویش  
 اگرچہ تو فنگلیست در تیر زن  
 دلی فرصتی بر نیامد یسے  
 ہمی تاخت می کرد شور و شغف  
 بہر سو ہمی تازد از چشم و کین  
 بر انداخت اسپ اندران دارگیر  
 بفرق خود از بز دلی خاک ریخت  
 در آن دو ہمی گفت او آہ آہ  
 ز ما، بچکاری بسر نامدہ  
 چنین خوار گشتیم از اضطراب  
 سر راہ ما گیر و از چشم و کین  
 چہ سان چارہ جنگ باخان کنیم  
 خوانین افغان امیر و وزیر  
 گر نراں شدہ بک از آن تاخت تگ  
 بسی گشتہ گشتہ بہ تیغ و توفنگ  
 ہمی تاختہ اندران دار و گیر  
 زدند در صفوت سک بد سیر  
 گرفتند راہ نر میت فرا  
 چون غائب شدند از نظر اہل دین  
 ستاؤند بر ساحل آب روان  
 بسی بار بردار از گاؤ خسر

گفتند کای شاہ با داد و دین  
 سپاہ باندازہ سنی ہزار  
 ہماں سی ہزار از سپہ برگزید  
 بدست جنوبی بدریا کنار  
 شہنشاہ دستور آئین پیش  
 بگیرد ز خانان شمشیر زن  
 بجائے خود استادہ شد ہر کسے  
 کہ آں سک بدست خود ہر طرف  
 چو دیدند اسلامیان کان لعین  
 تخت از ہمہ خان عادل نصیر  
 سک بدرگ از پیش شیران گرفت  
 دواں رفت سکت تا دو فرسنگ راہ  
 کہ از دست ما بیچ بر نامدہ  
 کہ بہودہ بر دیم رنج و غذا  
 بہر جا کہ رو آوردم خان دین  
 چہ ند بہر سازم چہ دربان کنیم  
 در اشنائی اس تاخت اس دارگیر  
 غسان ریز کردند بر فوج سک  
 در آن تاخت از کافران غلانگ  
 بنفس خود اس شاہ آفاق گیر  
 خوانین افغان ہمہ سر بسر  
 سکان پشت کردند بر شیر ما  
 ہمہ خوک خوران سکان لعین  
 زمینان بگشتند اسلامیان  
 شتر ما بنہ کش دبار و گر

ز عورات و اطفال و مردم تیار  
 از آن پس گذشت آن شنبه نیکنام  
 یوچان غازی همه نوج نوج  
 ہمیں بود روز آخر از بدرگان  
 کزین غصه در کام شان زبر بود  
 کہ دو آب شد در جهان مشتم  
 بہ فتح و بہ نصرت یا قبال و جہاہ  
 رسیدہ بدریائے راوی سپاہ  
 شد و لشکر شاہ و خیل حشم  
 بہ نہری چناب آمدہ بادشاہ

ہمہ مردم سوئی و کسب کار  
 گذشتند از آب و دریا تمام  
 گذشت از پس شاہ خان بوج  
 ہمیں بود آخر مصاف مسکان  
 پسین جلد شان ہمیں نہر بود  
 ہمیں بود نہری دو آبہ دیگر  
 از آنجا روان شد شنبہ دین پناہ  
 پس از چند منزل چو طی کرد راہ  
 سوارہ گذشتند زان آب ہم  
 بصد عز و اقبال پیو و راہ!

## درین گذشتن از بامی چناب و غرق شدن بعضی مردمان گوید

ز وہ چہ چون چشمہ آفتاب  
 ز بہر عبوری سپہ حیرت راہ!  
 نماید سپہ نیست از عقل دور  
 شدہ منشق و شد روان منبت جاہ  
 سپاہ آمد آنجا ز نزدیک و دور  
 ہم از مردمان و ہم از داہہا  
 کہ نزدیک شد آمدہ گرز دور  
 کزان سرد و شش بود تیز و روان  
 ہم از عشق او ہم ز بہر زیش  
 بگویم اگر بشنوی دار کوشش  
 کہ بر موج او سنگ را می ر بود  
 اما شش نداوی در آن موج گاہ

چو شاہنشہ آمد کساری چناب  
 شب آنجا بسر برد شاہ و سپاہ  
 کس آمد کہ از تیغ کوه ار عبور  
 کہ از کوه آن آب حیرت خزا  
 پایاب کردن توان زان عبور  
 درآمد در آن آب خلق خدائ  
 ز شش آیش آسان نمودہ عبور  
 دو آب دیگر ماندہ باقی ازان  
 اگر پرسی از تندی و تیزیش  
 سخن راست ناید بعقل و بہوش  
 عجب بہر جو سخوار پیر موج بود  
 بودی گراں کوه را بچو گاہ

نہ مرغ آبی از بندش داشت تا  
 در آب را شدی آشنا آب باز  
 یکی از دیگر تیزتر بود و تند  
 تمامی خلایق ز نزدیک و دور  
 بنه کشش شتر با همه کوه تن  
 شتر با همه ناقه و پے سراک  
 ہم از اسپ ہم قاطر میل روز  
 ز گاؤ ز گاؤ میشس نیز از شمار  
 بیدریا همه ہم گرو بہ زدند  
 چنان زور آورد آن نہر آب  
 سواران اسپ و شتر صد ہزار  
 ہم از اسپ ہم قاطر بارہ  
 ز سر گوشہ غنڈان ہمہ عرق آب  
 از اسپ شتر آچنسان بیخ کند  
 ہم از مردمان از زکوری و ن  
 ز مال و زر و سیم و درخت و ثیاب  
 ہمیرفت و برسو بیدریا روان  
 در آمد بیدریا یکے رستخیز  
 ز شتر کہ می برد آب روان  
 چو سیری جبال آشکارا شود  
 در آن روز نشناختہ کس بہ کس  
 بسا مادران طفل خود در آب  
 بسا ماہ سویمان خورشید روی  
 قتاوند بسیار در نہر آب  
 نمی خورد غم بچکس از کسے

نہ کشتی توانست رستن بر آب  
 فرو بردی انگنڈش از آب باز  
 کہ آب شتر را بردی فلکند  
 در آمد خود را آب برے عبور  
 سوزان پر زور کھن بردن  
 در آمد بر آن آب در ہسناک  
 در آمد در آن آب پر کشد شور  
 نروں بود از صد ہزاراں قطار  
 چو نیمہ از آن یا کہ کم رہ زدند  
 کہ شد مضطرب مردم و ہم دوا  
 ہم از شتر بختی بار دار  
 ہم از گاؤ ہم گاؤ میشان و خد  
 نچون کاسہ شد بخت شان چون جنا  
 کہ می کند وی دیگر میفکند  
 ہم از راجل و راکب و دابہا  
 ز خرگاہ و حیمہ نموده حساب  
 خدا ماہ روزی چنین الامان  
 نہ روئی نہ پائی نہ راہی گریز  
 تو گوئی جبال ست بیدریا روان  
 بعالم قیامت مویدا شود  
 پدرا ز پسہ بود بیزار و بس  
 بیفکند در موج از اضطراب  
 کہ خود دیدہ بود روی شان یا کہ شوی  
 بگفتند قد جاہ یوم الحساب  
 اگر چه کہ میداشت الفت بسی

من آنروز بر اسب بودم سوار  
 شتر نامی پر بار یا صد هزار  
 زنان بر سر بار را کب یبند  
 در آن دم فضا را زنی زان میان  
 دین تنگ چون پسته بادام چشم  
 بچشم سیاه سرمه ناز داشت  
 ز محراب ابرو کماں ساخته  
 در انبوهی اشتران روان  
 بمیرفت بر اشتری بار بر  
 فدا از سر اشتران ناز نهین  
 سرش تا کمر بود در زین من  
 بیفکند در پشت من هر دو دست  
 ازاں زور بازو زری کج شدم  
 همی خواستم کافتم از زین در آب  
 نه جائی که آید به یاری گری  
 نه راهی که اسیم رود بر کنار  
 نه آن دور می شد زن از زین من  
 که برقع ز رویش فرود آمده  
 بر انداخته پرده از آفتاب  
 چون خورشید رویش بر افروخت  
 دلی اندران ساعتی هولناک  
 همی نخواستم افکنم از خودش  
 و لیکن نمی گشت او بیخ دور  
 در آخر رسید زن بر او ارت  
 گر آن روز یاد آید و آن رسم

همی رستم اندر میان قطار  
 برابر بدریا به صد قطار  
 فداوند ز شتر در آن آب تند  
 که قد بلندش چو سرو روان  
 که افکنده صد خسته در دام چشم  
 بلب سرخی از خون جانبازد داشت  
 مژه نیم کشش تیر انداخته  
 که ره بسته بودند کمران تا کمران  
 که اشتر در آب آمد بر  
 ز بے اختیاری به پیشم برین  
 پدیریا معلق دو پا داشت زن  
 تو گو که از زور پشت شکست  
 در آن حال اسیم هم بخورد رم!  
 که خود را نگهداشتم ز اضطراب  
 کس از وارث آن زن چون پری  
 ازاں اشتران هزاراں هزار  
 شدم مضطرب بخود از دست زن  
 ز عکس رخس آب روشن شده  
 نمانده ز چشمش مرا بیخ تاب  
 دل و جان ز نور رخس سوخته  
 مرا خود همی بود بسم بلاک  
 بفرسنگ ره همچو چشم بدش  
 اگر چند بودم ازاں زن نفور  
 زن از من من از زن بدیدم نجات  
 چو قیامت بلرز و تنم

گر آن زن بھی کرد عنبر رقم در آب  
 چه دانسته خان تاکه کشته مرا  
 شه و خان خوشدل یفوج و سپاہ  
 چنان کشته گشتند مردم در آب  
 کہ در جنگ سکمان شد این قدر  
 نہ از من کہ از ہر صغیر و کبیر  
 برس این سخن تاکه گویند زبان  
 سخن مختصر حوں بدیں روئے آب  
 بیامدین روی جہد سپاہ  
 از انجا بکوچید شاہ جہان  
 روان کرد شاہ پندیدہ کیش  
 کہ آرد سفائن تمام یسے  
 بدریائی جہلم شود جسر سخت  
 کہ مردم باسانی و یا قترار  
 چو خان جہان شد روان پیشتر  
 باہستگی شاہ گردوں وقار  
 دو فرسخ سہ فرسخ ہم نیرت راہ  
 بخان زمان اندر اثنائے آن  
 ہمہ سعی نیک تو مشہور شد  
 غزائے نمودی اجبری سزا  
 چنان خدمتے کردہ پیش ما  
 کنوں اختیارت بدست خودست  
 مخص کنیمت یکام مراد  
 بھی بود خاموش خان پر خرد  
 بخاہ بھی داشت خان زمان

چنان شد خبر خان عالیجناب  
 کزو خواستے خون یا خون بہا  
 ہی نرق شد مردم اندر میاہ  
 نہ مردم کہ اشتر سم اسپ و دو آب  
 تو تصدیق دان این خبر ای پسر  
 ز برناؤ پیرو امیسر و وزیر  
 بگویند دانم زیادہ از ان  
 بیامد شه و خان عالیجناب  
 باگشت رایت منصور شاہ  
 بفتح و ظفر پیشتر شد کہ خان  
 جہاں خان سردار را پیش پیش  
 کہ تاج بر لبہ شود پیش کے  
 کہ تا بگذر مال و اموال و خمت  
 نمایند از آب دریا گزار  
 روان گشت شاہ جہاں دادگر  
 رواں شد بدریائے جہلم کنار  
 کہ آسودہ گرد دمت نامی سپاہ  
 بگفتا کہ اے نامور ہسلوان  
 بعالم غدائی تو مذکور شد  
 زایزد بہ بینی ہر روزی جزا  
 کہ ما دانم و دانہ اترا خا  
 اجازت اگر خواہی ای حق زینت  
 جزائی جہادت خدمی را د  
 دم از مالان و رستن خود نرود  
 کہ جوڑوں روم بگاؤ مکان



بہ بینم چہ تدبیر آرند پیش  
 و ز آنجا پس آمد آراام گاہ  
 ہمہ جمع شد پیش آن نیک نام  
 کہ شاہ این چنین گفت ای باوران  
 بگوئید ہم راست گوئید یک  
 برسید از لطف خان نصیر  
 ہم از میسر زرک یل نامدار  
 ز رحمت کہ او شیر زردانی است  
 برسید زین مصلحت نکتہ چند  
 کہ با ہوش دل بود پروردہ  
 یکی دفترے دیگر آید تمام  
 چو این مصلحت را ازاں نیک نام  
 خدایت نگیان بود جاودان  
 بہست نشہنشہ بدہ بے سخن  
 دید آنچه ز رخاستی از عطا  
 ز لطافت دی فتردانی بود  
 بمقصد نہ گام مطلب براہ  
 کنیم آنچه گفتید ای سروران  
 طلبکار اعزاز و اکرام را  
 نگوئی خوشخوی شیریں مقام  
 بود میرزا دین محمد تینام  
 ہمہ نامہ در مشک و عنبر گرفت  
 عطارد برو خواند صد آفرین  
 شہش دید گفتہ کہ در اس زمان  
 ہمہ مقصد دہر مطلب کہ بود

ہم مصلحت یاند میان خویش  
 دعا کرد بر شاہ عالم پناہ  
 طلب کرد سر کردہا را تمام  
 بگفتا چہ گوئید ای سروران  
 در آنچه آن بود مصلحت کار نیک  
 نخست از وکیل حسد و مند پیر  
 ز عبد النبی جست تدبیر کار  
 ز حاجی محمد کہ شہوانی است  
 ز گرام ہنگے دیر دے بند  
 زہر یک برسید سر کردہ  
 اگر بشرم ہر یکے را بنام  
 شنیدند آن سروران کرام  
 بگفتند کاسے خان عادل زمان  
 تو اول مطالب سپاہیہ بکن  
 چو بیند سپاہ مطالب ترا  
 یقین دان کہ از مہربانے بود  
 ازاں پس مرخص شو از پادشاہ  
 پسندید خان اس سخن از سران  
 طلب کرد مرزا و خوشنام را  
 چو مرزا و سرخ سیر خوش خصال  
 رہ دین ہمچہ پوید او پس گام  
 درآمد دوان و قتلہ بر گرفت  
 نوشت و ہمہ مقصد خان دین  
 بیرون عریضہ بہ شاہ بچہان  
 بستہ کردہ بدید در حال زود

نخستین رقم کرد از ملک شمال  
 مواجب دیگر داد ستین هزار  
 دیگر چند ار کام از هس مراد  
 سرانجام سر چه آن بگفت آن همه  
 درین روز با کان حسد مند خان  
 جهان خان سردار با فضل خود  
 ازین پیشتر رفته بود آمده  
 بفرموده جسته کرد و تیار  
 درآمد لکار آنچهان جسته بند  
 به پوست کشتی به کشتی خپان  
 بر آن جسته لشکر نموده گذار  
 در آن روز تا روز دیگر عبور  
 شب افتاد آنجا بدربا کناره  
 در آن جا نگا آن شب دین پناه  
 علم های زیر نصب کرد باز  
 طلب کرد خان سردار بپوش  
 بیاید تا از شب کامران  
 هنگام رخصت شب دین پناه  
 خدمت با خلاص بستی کمر  
 بیاتان داز دیره جاست  
 بامت ز سرداری ای خان دین  
 بهر جا که خواهد دلت روشن  
 دیگر سر چه شه مهربانی نمود  
 ولی این سخن را نکرده قبول  
 درین کار آن سردار تمام

دیگر همچنین چند از ملک و مال  
 که باشد همیشه ز خان برقرار  
 که او داشت در دل تمایش داد  
 بدو داد نشاننده دین پنه  
 مرخص می شد ز خان جهان  
 که از بهر کشتی بسمت فرود  
 بسان کشتی انجامیاشده  
 که شکر از آن جسته کرد و گذار  
 که جبران درو ماند چرخ بلند  
 که بل بسته شد از کرا تا کرا  
 ز آدم و زاسب دشته گاو خور  
 نمودند عیسر ز نزدیک و دور  
 به آنجا فرود آمده شهریار  
 نصب کرد اعلام ذرد بارگاه  
 سران علم بانک گفت راز  
 که اینک سیدت بنکام کوچ  
 رویم در مرخص شویم ای سردار  
 بگفت ای خسر مند خان نیک خواه  
 سزد از فلک بگردانی تو سر  
 ز جنت و جناب و دیگر سونش  
 قسم سازم ای با صدانت تو دین  
 قرین با دودایت خدایت معین  
 نموده قبول آن خدادند خود  
 که بودند سر کرد با زان ملول  
 نکرده در دست زیر باده جام

ازین مصلحت نیک سر بر زدند ز سرداری دیره کابل شدند

## سپاهیان شاہنشاہ بنام مرخص شد بندر حاجب گوید

سخن مختصر شاه ابرسم سپاه  
بجمع سران جهان عادل زمان  
بایستاد چائی که ایستاد  
پس از مدح شاه دعا و ثنا  
اگر خدمتت هست خدمت کنم  
وگرنیست خدمت مرخص شوم  
براسویان و بلوچیان تمام  
جهان تا بود شاه دوران تو باش  
برین خان ما از کرم کن نگاه  
بفرمود شاه جهان از کرم به  
تو خدمت نمودی که در روزگار  
زیر وجه هر نوع دل جمعدار  
بسر کرده ما گفت ای سروران  
مراسمت فرزند خان بشما  
ازین پس مرخص بفرمودشان

چو آمد بر وقت اس ز در بارگاه  
در آمد بدرگاه شاہ جهان!  
زبان بر دعا و ثنا کشاد  
گفتا که امی عدل جو دو عطا  
اگر کوه آسن بود بشکنم  
بجاؤ مکان اصلے خود روم  
بگفتند کاکے داوری نیک نام  
باقبال و اجلال سلطان تو باش  
که کرده سر و مال قربان به شاه  
که امی خان روستم زمان محترم  
بماند بعالم بسے یادگار!  
بر و بر خدائے خود انداز کار  
بر کار و خدمت بتاب و توان  
نه خان شما بلکه جان شما  
مرخص شدند آمدند در مکان

## سپاهیان مرخص شدن مر حاجی خان از زندان نصاب گوید

چو آن خان حاجی بن الاخ ز خان  
پنجدی و جوه سنت فرزند او  
جوشنیدگان خان عالی تبار  
بن الاخ مگو بلکه پیوند حیان  
نه فرزند او بلکه دل پند او  
مرخص شد از خدمت شهر یار

دوآن آمدہ بہر دیدار خان  
 پسر وار بہرے نقاشے پدر  
 پدر وار خان زمان ہر زمان!  
 چنان چونکہ روز ملاقات ہم  
 پدر چونکہ از سوئی فرزند خویش  
 یسا مہربانی و الطاف وجود  
 زمانے زردویش نظر بر نکرد  
 ہی دیدہ در دیدہ اشس خان دین  
 بدست آسماں از طبقہائی نور  
 ہی گفت یارب دوستتاق را  
 مکن دور از یک دگر بعد ازین  
 سخن مختصر کایں ملک یوفا  
 از آدم الی این زمان کار او  
 چون بنگام تودیع آخر سید  
 گفت ای پدر من کجا میروی  
 دگر می روی با خودم ای پدر  
 چو تو میری از کہ جویم ترا  
 پدر با بسر گفت کای پور من  
 نباشد ز تو ملک عالم دریغ  
 پسر با پدر گفت اسے نامدار  
 جوانی بعمرو بہ بختے جوان  
 پدر گفت بازش جوابے دگر  
 پسر می شود جاگیر سے پدر  
 پسر گفت ہرگز مہر ظن کہ من  
 کجای پسند خدا این سخن

کہ بنیذرخ خان عالی مکان  
 دوآن آمد آن لور منرخ سیر  
 پرسی دشس از گرم و سرد جهان  
 تملطف باومی نمود از گرم  
 شروط ادب دید ز اندازہ پیش  
 پدر وار با پور خود می نمود  
 دشس میل آئینہ دیگر نکرد  
 پس از مدتے شد ز سعیدین قرین  
 ہمخواند سبع المثانی نہ دور  
 الہی دو مہجور و غمناک را  
 بحق محمد رسول این  
 دو کس را کند آخر از ہم جدا  
 ہمین و ہمین سمت کردار او  
 ز چشم پسر اشک بیزن دود  
 مرا میگذاری کجا میروی  
 بہر تا نہم زیر پائے تو مہ  
 کجائی کہ احوال گویم ترا  
 بچشم تعالی تو شد نور من  
 ہمہ زان تو زان من بہت تیغ  
 تو من بان دہ بندہ خدمت گزار  
 باین دو جوان خوش بسازد جہاں  
 کہ انشت پدر بہت زور پسر  
 ہمین بہت دستور عالم بخور  
 تو باشی بجامش شوق عیب زین  
 ز کس دیگر اندر جہاں مردون

مگر اینکہ ز مروت اطاعت کنم  
 سخن چون ز اندازہ نیاست گذشت  
 گرفتند مر یک دگر را کنار  
 در آن خوش خان بد لیسر تا بہ دیر  
 دو خورشید را نور شد ہمقران  
 کہ جانے دو تن بد یکی از تخت  
 قدم دو فرقد ہم بار خورد  
 گل و غنچہ سان چو در بوستان  
 پس از دستے چون بخویش آمدند  
 پسر سرنگوں شد بیانی پدر  
 بگفتش کہ امی پور سرخ تبار  
 کہ شاہجہان داوری داد گر  
 مرخص منساید ترا از کرم  
 ہوشانڈیک خلعت اندر پیش  
 مرصع کمر خنجری شاہوار  
 دگر ہم ازیں نوع اشیاہ بسی  
 ہم از نقدوز جنس بسیار چیز

ترا بہر خدمت نیابت کنم  
 ترجم ز حد نہایت گذشت  
 ز چشم آب ریزاں چو ابر بہار  
 نشد سیر کس کی شد از عمر سیر  
 جہانے زمر ہونظ سارہ کنان!  
 بصورت دو تن شد یکی ہم دست  
 فلک ہم دو رویہ بیک روٹے کرو  
 نشد دور آن زین و این ہم ازاں  
 ہم بہر تو دلچ پیش آمدند  
 پدر چشم او بوسہ زد گاہ سر  
 برو برخدائی خود انداز کار  
 شود مہربان بر تو امی نامور  
 ملاقات یک دیگر آید ہم  
 چو خورشق در نور شد پیکر شش  
 کمر بند از بوسے شاہوار  
 کہ آن ما حسابس نداند کسے  
 بخشید با آن حسد مند نیز

## تعارف ایک کہ میری ان کا نصیب دادہ گوید

خرامان تر از باد در صبح گاہ!  
 بگرمی جو آتش بنری چو آب  
 بدریاور از مایان تیز تر  
 صیامت شد میدان او کم نبود

خرا مندا سپی فش دم سیاہ  
 سبق بردہ از آہوان در شباب  
 بصحر از مرغان سبکخیز تر  
 بقامت بلند از فلک کم نبود

نشیندہ از پویہ بے آگے  
 کہ وماندہ زد ہم در نیمہ راہ  
 ننگندہ فرس پیل را وقت زور  
 قوائم قوی تر بہ سنگام صید  
 چون اندیشہ در تیز رستن تمام  
 شدن چون جنوب آمدن چون شمال  
 ز خواب شب فتنہ شوریدہ تر  
 کشیدش دگر بارہ چون دل بر  
 بخویشیان کردہ تلفت چنین  
 دگر ہم شجاعت سخاوت ہم  
 کہ باشد کریم ابن مرد کریم  
 ہم از راہ نفسانیت آدمی  
 کہ باشند از حکم فرمان روان  
 برادر اگر مست فرزند نیز  
 کہ دارد بحق او نظر بر زبان  
 زیر کار گیرد شمار و حساب  
 ز راہ خدا یک قدم نگذرد  
 شجاع و جوان مرد عالی ہم  
 چہ رنجی کہ شہر حش نباید شنید  
 ندارد بدل کینہ بل یاد ہم  
 کریم و خدا ترس از بس دلست  
 ممکن دور از یک دیگر یا خدا  
 در آخر مطلوب اصلی رسید  
 وزیری کہ او را نباشد نظیر  
 نہ خان بلوچست کہ جان بلوچ

روندہ یگی تخت شاہنشہی  
 پخاں رفت آمد بناورد گاہ !  
 فرس را رخ افگندہ در وقت شو  
 کمر کہ قوی داشت چون حرف قید  
 چو وہم از ہمہ سوئی مطلق خرام  
 چو دوران در آمد شدن تیز بال  
 بہنگام ناورد شوریدہ سر  
 بہ بخشید بالور خود آن پدر  
 ز احمد زہ پچکش پیش ازین  
 اگر جود در رحمت در کرم  
 بہ احمد زہ ورثہ آمد قدم  
 دلے از سر غیرت و مردمی  
 نہ اینہا دلے مثل شان دیگران  
 نخواہند مریک دگر را عزیز  
 بجز این کریم خدا ترس خان  
 بفرمودہ حق بحکم کتاب  
 صلہ رحم را او بحسب آورد  
 گذشتند احمد زہ پیش ہم  
 چو یوسف ز اخوان ہمہ رنج دید  
 و لیکن چو او بہت نہ اہل کرم  
 جوان مرد ستارہ بیشک دلست  
 خدایا تو ای بردو مشتاق را  
 چو یعقوب اگر بحر یوسف بید  
 وزان پس سپردش بدست وزیر  
 کہ این را قسم کن تو خان بلوچ



ہم از بہر خدمت شہدین پناہ  
 من ایک بہ پیشت بہ حج میروم  
 کہ ہر دم بہ بیداری بسپہنشی  
 زیارت کخم روضہ مصطفیٰ  
 نہم سر با خلاص بر در گمش  
 الہی تو آمین بکن این دعا  
 خدایا بہ نورانی بے نوا  
 کہ بہر زیارت رسولِ امین  
 زیارت کند قبر خیر الانام  
 یا مصطفیٰ یا رسولِ خدا  
 بمیران مراد جواری خودت  
 بود صد شعر از سنتت  
 بشہر خودم مرگ دہ یا رسول  
 چون کردم من این دانتاں را تمام  
 نہ بچران یار و شراق حبیب  
 اگر خوانی آزا نیساری تو تاب

بکار آید ای مرد بیگاہ و گاہ  
 دعا کن مرا تاکہ حاجے شوم  
 مرا نیست یکدم از اں فرہ منشی  
 علیک الصلوٰۃ ای نبی الورا  
 برو ہم بمشرگان بخبار رہش  
 کہ بنیم نقای حبیب ترا  
 تو توفیق دہ از کرم از عطا  
 شود گامزن او بصدق و یقین  
 علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام  
 بحق آل و اصحاب با صد صفا  
 و لے در جواری مزار خودت  
 ہمینم بدہ صدہ از رحمتت  
 دعائی مرا از کرم کن قبول  
 نوشتم غزل از سیاقی کلام  
 کہ ہرگز مبادا کسی را نصیب  
 شوی اشک ریزاں جو چشم سحاب

## در بیان از شدن بندن خانصا از رتاس کوید

فرد کوفت نقارہ زن طبل کوچ  
 رہ دیرہ ہوت را بر گرفت  
 بہر جائگہ کوفتم در نہاد  
 نہ بازار شکر در آن جائی گاہ  
 بہر خشک سائے کہ اد میرسید

رواں شد ز رتاس خان بلوچ  
 ہمہ راہ در مشک و عنبر گرفت  
 پایش ہمہ سروران سر نہاد  
 بازار محشر ہی ماند راہ  
 بیارید باران گیا بر دمید

نیامد ضرر از کسی بر کسی  
 چون منزل به منزل به پیچود راه  
 گذشتند از کوه گت فوج فوج  
 چو طے کرد راه و منازل برید  
 فرستاد مردم ز نمود پیشتر  
 که اینک رسیدیم از راه دور  
 سماعیل خان موت ہم از یقین  
 طلب کرد کشتی زیر شہرودہ  
 کہ تا بگذارند ز دریا سپاہ  
 شدہ جمع کشتی پس از چند روز  
 ہمہ بیست کشتی بیسکی شدہ  
 سماعیل خان موت چون شد خبر  
 بیامد نزدیک دریا کنار  
 روان شد ز دیرہ بدیہ او  
 بر آنچه او توانست خدمت نمود  
 و لیکن نہ دور فلک پشت خم  
 پچنگش زرد سیم چیزے نمود  
 جہان خان سردار چون اثر دانا  
 نمازہ در آن ملک آبادی با  
 بہر حال آن خان دیرہ کہ بود  
 سفائن ز بہری عبور سپاہ  
 خودش در رکاب سعادت نصیب  
 و دشب شد معطل بدیہ کنار  
 اگرچہ باد بود لشکر بسے  
 بآرام دول خان و جملہ سپاہ  
 گذشتہ از ان کوه خان بلوچ  
 بدریائی سند آمد دور رسید  
 کہ از دیرہ موت آورد خبر  
 سفائن بیارید بہر عبور  
 مکر بست در خدمت خان دین  
 کہ بکشاید از کار بستہ گمرہ  
 کہ بزدست بسیار و تصدیع رہ  
 نہ کشتی کہ چون ماہ نو دفع روز  
 عبوری سپاہ را مہیا شدہ  
 کہ خان بلوچ آن تجستہ میر  
 بدیہ او شد ز دیدہ سوار  
 بخدمت مشرف شد آن نامجو  
 بخدمت گزاریش غدری نمود  
 بستش نہ دینار بے سنے درم  
 بدست اندیش یک پیشینے نمود  
 گذشتہ از ان ماہ چند بار با  
 بجز خم ندیدہ کسی شادی  
 بر آنچه او توانست خدمت نمود  
 ہم کرد آورد در پیش گاہ  
 نہی بود تا بلب رود آب  
 گذشتی آرنہ بہرے گزار

در آنجا حکم حق طمہ منزل  
 رسیدہ بر میز را اہل

## در مرتبہ میرزا دین محمد گوید

کہ ہر دم سہری را کند سسرتنگوں  
یکے را نہ ہنگامہ گوید کہ خمینہ  
چو خاک شدی میسروی زہر خاک  
آرام دل استراحت نکرد  
دشمن خوں نہ شد زین سیدہ مار زرد  
بکن از غمش خویش را دستکار  
اگر زاد راہ می بری خوش بود  
ہمہ میرود میسر در رخ راہ!  
بروز جوانے تنازد بیسے  
کہ وارد باید شد ایس راہ را  
کہ بے مرغ قیمت ندارد نفس  
چو گیری تو الفت فراید نعمت  
زید عہدی مردم اندیشہ کن  
بافشانند نے زہر بکف خاصیت  
ہماں بہترست آنکہ ز افشا نمیش  
مکن سعی ہرگز تو دریا کون  
بکن توشہ اند بہر دارالبقا  
چرامی کنی تکیہ بر مر بشر  
مکن حرص دنیا کہ الجوع جوع  
بایمان و دیں کوشش ایس ہمہ برست  
بود دولتت نام نیکو و بس  
ہماں بہ کہ خود غمشی ای نیکو د

فغان زین فلک حیف بر چرخ دون  
یکی را در آرد بہنگامہ تینہ  
اگر بر فلک رفتی اردو منعاک  
کسے زیر این گنبد لاجورد  
کہ رویش نشد کہر با دار زرد  
بزن بر جہان آتش مردوار  
دریں چند روزت کہ فرصت بود  
اگر شاہ ملک سرت در ملک شاہ  
مگو من جو انم بس انم بیسے  
چنین ست رسم ایس گزرگاہ راہ  
غیبت شمار ایس گرامی نفس  
بایس دیو مردم شیاطین صفت  
چو شیران برو جامی در بیشہ کن  
بود مال دزر پیش تو عاریت  
اگر زر بگرنے بافشانیش  
سین لام تعلیل در لیب دون  
ذخیرہ مکن بہر این خسانہ را  
گر اندختی بدانی تو نفع و ضرر  
بکن سوئی حتی روئی دل را جوع  
چو ایس مال و دنیا مسلم تراست  
بزدست سیم و طلا، سیخ کس  
چو مال ترا مرگ تو بخش کرد

کہ بروئے چھان آمد این دار و گیر  
 خدا ترس بود دست و پیر سزگار  
 ز سر نیک و بد عذر خواه از گناه  
 سر افکنده بودہ بانگنہ گان  
 گئے ناز میکرد آن نوجوان  
 نظر مینمود آن پسندیدہ کنش  
 بخوشی و میو خوش لسانی جواد  
 اگر دیدہ ام سر و مان را تسی  
 ہم از سند و پنجاب و ایلم بند  
 ندیدم جواد بکہ نشنیدہ ام  
 سرش راز بر ہم نبرد داشتی  
 چون اشک کہ بدین محمد بنام  
 بہ نیکی دش را بیار استی  
 بدست عطار دستم می شکست  
 بہ تقریر صاف و بیان ریح  
 کہ حیران شد از درج آن خامہا  
 ہم بودہ ام در سفر در حف  
 نشستم عبادت کنان بر سرش  
 شب عیش را صبح غم برد مید  
 تا سف نسا زد کہے بر سرم  
 ز چشم عزیزاں چون غائب شوی  
 کہ مرگت باں نوجوانے بود  
 گفتا بود باقی آغاز ما شاء  
 بیہ راندم بے خطا و خلل  
 میسر شود با حصول سرام

بیا عبرت از دین محمد بگری  
 در اول جوانی و آغاز کار  
 برفتن نیاز دو موری براہ  
 بای عزت و دولت آن نوجوان  
 نہ از عزت خان عادل زمان  
 نہ بر دولت و نوجوانی خوش  
 بہ نرمی و خوشگوئی و نیک خو  
 ندیدیم دریں عمر دیگر کسی  
 ز حد خراسان تا ملک سند  
 جہاں گشتہ ملک را دیدہ ام  
 برہ پشت پارا نظر داشتی  
 براہ خدای روی تیز گام  
 بدی بیخ بد را نئے خواستی  
 چو او بر گرفتی قلم را بدست  
 معانی رنگین کلام و فصیح  
 چنان درج میگرد و در نامہا  
 مرا یاد بود آن یل نامور!  
 بہنگام رحلت برنستم برش  
 گفتا کہ بہنگام رحلت رسید  
 وے شکر حق را کہ ایمان برم  
 گفتم بے لیک چون میروی  
 تا سف زیادہ ازیں چوں بود  
 چو رفتی بگو سال تاریخ را  
 بیا ساقی آن می کہ پیش از اجل  
 من وہ کز ان زندگانے مدام

## سپاہیوں کے لئے نصاب تعلیم اور اس کے بارے میں دریں جگہ پر ایک نصاب تعلیم کی ضرورت

ہمک خود بخود اس کا خیال نہ تھا  
 ز تیغش نماید تہمتن کر تیغ  
 بعد غلبہ کشورستانی کند  
 بشہر خود ست آدمی شہر یار  
 کریم زمانست مبارک نہاد  
 کہ برگز نداده چو او با کسے  
 ہمہ ملک آباد از پنج آب  
 ہمہ میل او بود سوئے وطن  
 ہم اندیشہ خانہ اشش پیش بود  
 بجز غزم رہی نکرد او دہیل  
 دو شب شد معطل بدریا کنار  
 کہ مردم روانہ بکن جابجا  
 گذر گاہ پیدا کنند از میاہ  
 بہ بست از صداقت بفرشتگ فر  
 گذر گاہ پیدا شدہ در زمان!  
 بنوبت گذشتند زان فوج فوج  
 بسی کرد خدمت با حلاص جان  
 کند غورش از سر سخن آن فہیم  
 تغلب نموده بر آں ناسمجو!  
 رعایا شد از ظلم ایشان نفور  
 کہ تا مردمان باشد اندر امان  
 ازین کار منت بجانش نہد

اگر مرد درویش در بادشاہت  
 اگر سفت اقلیم گیرد بہ تیغ  
 عرب تا عجم حکمرانے کند  
 اگر راست پرسی بانجام کار  
 نہ بینی کہ آن خان با عدل و داد  
 اگر شاہ دادش ولایت بسی  
 ز تان و ز دیرہ جات و چناب  
 نکرده قبول آں یل تیغ زن  
 اگرچہ ولایت ز حد پیش بود  
 شب و روز میداشت غم رحیل  
 مع القصد چون حنا تبار  
 گفتا سماعیل خان ہوت را  
 کہ تا از برائے عبوری سپاہ  
 سماعیل از بہر خدمت کمر!  
 روان کرد از ہر طرف مردمان  
 بکشتی در آمد سپاہ بلوچ  
 سماعیل خان پیش خان زمان  
 یا میداں تاکہ حنا کریم  
 کہ بعضی بلوچان بے راہ رو  
 گرفتند بعضی دہاتش بزور  
 دیدگو شمالی بان ظالمان!  
 بگیزد دہاتش بدستش دید

یوقت کہ کردند از حبیب کوچ  
 در آنجا بمانند جمله بلوچ  
 دریں ملک بستند فرمان گزار  
 ازیں راه می شد سوی ملک ہند  
 بہر جا کہ آمد تصرف نمود  
 و از آنجا فرس پیشتر براند  
 ہمیں قوم موت سرت رسم بجان  
 بود باقی ایس خان الی یوم دین  
 گزشتند مردم تمام و دو اب  
 سماعیل خان را نموده طلب  
 سماعیل خان بود ہمراہ براہ  
 مطالب تمامیش حاصل شدہ  
 ہمہ خورد نسائی عنبر برشت  
 بر آن خوان پیش آن معنی مقام  
 کہ یکیک بر آن خوان فرام نمود  
 رسید اندر آن مجمع پر طرب  
 از آن دیرہ موت جمع گران  
 نجابت نہاد و بخاری لقب  
 بعلم و عمل بود سہ در بلاد  
 نجو گوئی خوش خوشی شیریں کلام  
 کہ قطب زماں بود بی قسمل و قال  
 ز اولاد مخدوم عثمان کریم  
 ز اوصاف او مطلع خاص و عام  
 بدندان آن مجلس محترم  
 کہ چون ساختہ باید این برگ ساز

کہ آن ملک و مسکن بود از بلوچ  
 بمانند ساکن نہ کردند کوچ  
 از آن دم بلوچان فرخ تبار  
 ہماں میسر چاکر بہ ایلات رند  
 گزارش ازیں ملک پنجاب بود  
 یکی از بلوچان خود می نشاند  
 ز جملہ بلوچان ہندوستان  
 ز دیگر بلوچان قریب قرین  
 سخن مختصر چون بدیں روی آب  
 بہنگام شب خان عالی نسب  
 کہ تا شد ز دریا عبور سپاہ  
 مکان کہری جو منزل شدہ  
 بر آراست خان مجلس چون بہشت  
 میا شد از شراب و طعام  
 کہ بیچ آرزوی بعالم نبود  
 ز علم و سادات عالی نسب  
 در آن جمع بہر ملاقات خان  
 از آن جملہ سادات عالی نسب  
 یکی سیدی بود سرخ نہاد  
 غلام محمد بنام کرام  
 ز اولاد ابنامی سید جلال  
 دیگر مولوی شیخ عبدالحلیم  
 کہ او بود مشہور عالم تمام  
 دیگر چند علماء و فضلاء ہم  
 بخصیہ سوتے مظنی گفت از



کہ کم کردہ باشد کسی در جهان  
 بیاورد و خوبان بر چه در خورد بود!  
 بہ بادام شیرینی آگندہ نغز  
 بانواع حاضر نمود آن فطن!  
 شدہ تخوان پر از خوردنی یکسرہ  
 مر باٹے شیریں ترنج و ترش  
 کہ شد تازہ از بوٹے خوش آن مشام  
 کہ رضوان ندید آچنان در بہشت  
 بخورد آنچه بودہ تمنای نشان  
 بر آن ماندہ طعمہ آراستند  
 بخان جہاں خلوتے ساختند  
 بعد کام جان باز جا آمدند  
 ترجم لیبی کرد بر حال نشان  
 ز بہر سہامیل خان کرد ساز  
 چون خورشید ز نشان پیکرش  
 باو داد آن خان عالی ہمم  
 بعلوی عالم مبارک سیر  
 نگویم کہ خان بلکہ جانِ جہان  
 ہو سید دست ہمہ از تمیز  
 بداد آنچه لائق بدہ یکسرہ  
 پس گشتن آمد ہمہ عزم نشان  
 تغلب نمودند بر دیرہ جانت  
 کہ ای فرقیاق زمرہ دژم!  
 بتز سید از شاہ ایزد پست  
 شود آگہ آن شاہ ظلِ آلہ

طعامی مرتب بکن آچنان  
 ہمان کاروان <sup>مطبخی</sup> زود زود  
 ز شکر لسی پختہ حلوالی نغز  
 ز یخنی پلاؤ اندران انجمن  
 کباب تر از گوشت آہو برہ  
 کیا تائے پروردہ بالوٹے خوش  
 بہ پخت از ہنر اینچیں آن طعام  
 گذشتت از خورشہائے زیبا شربت  
 نشند بر خوان چون آن سہوراں  
 بہشتتے صفت ہر چہ می خواستند  
 چو از خوردنی باز پرداختند  
 پس از خلوت خان مرخص شدند  
 نوازشش گری کرد و خان زمان  
 یکی خلعت خاص شاہی طراز  
 پوشید آن خلعت اندر برش  
 یکی اسپ تازی نہ راہ کرم!  
 دو اسپ دگر بہتر از یک دگر  
 بداد از کرم آن جوان بخت خان  
 بہر یک یکے خلعت داد نیز  
 فراخور باحوال آن ہر ہمہ  
 مرخص شدند از خسرو مند خان  
 کسانیکہ کہ خوردند شہر و دیات  
 بہ تہدید و تشدید کردہ رقم  
 بدارید زین حرکت زشت دست  
 مبادا ازین کار باٹے تباہ

ز بنیاد بیخ شما بر کند  
 ازاں پس رواں گشت خان جهان  
 دو منزل از آنجا چوره را برید  
 مسو خان تنگانی آن صاف کیش  
 باحوال خود خدمت خان نمود  
 چو رفتند آن راه دریا کنار  
 فرستاده آمد از یار خان  
 ہی آید از دیرہ انیک قریب  
 بردز دگر آن مبارک سیر  
 بسی مہربانی و لطف و کرم  
 وز آنجا رواں گشت خان پیشتر  
 مسافت چو یک روز از دیرہ ماند  
 کز آنجا رود ہم بشہر ہرند  
 شد خان غازی بدیرہ رواں  
 رفتش غلام حسین آبرہ  
 برادر حقیقی ست ایں یار خان  
 سخن مختصر دو برادر ہہم  
 بہدگر آن دواخ زختلاف  
 گہی ایں گہی آن شود حکمران  
 بسی بر نیاید کہ از دیرہ اد  
 چو اد میرود دیگر آید بجای  
 زمکر و دغا کار داران خویش  
 چنانکہ کشندی زمن پیشتر

بہ اجداتان آتش اندر زند  
 براہ جنوبے بہ دیرہ کلان  
 باقبال و اجلال خان سعید  
 بخان زمان آمدہ پیش پیش  
 بایں خدمت اخلاص خود را افزود  
 یارام خاطر منزل چہا  
 کہ آن یار خان بہر دیدار خان  
 رسیدت از دیرہ فرخ نجیب  
 بیامد بر خان والا گسر  
 باد کرد خان معلی ہہم  
 باقبال و اجلال یا زیب فر  
 از آنجا سوی دامن کوه راند  
 رہ ملک خود گیرد از ہوشمند  
 کہ بنید رخ خان عادل زمان  
 بفال نکو پانہادہ برہ  
 ازیں خان غازیست اُخ کلان  
 ہمیدنت باخان شرح شہم  
 بر آورده بودند تیغ از غلاف  
 بدیرہ ولی می نیاید دران  
 گر نزد ملک دگر کرده رو  
 دے آن دگر نیاید بجای  
 گرفتند ایں رسم دستور پیش  
 کہ کردم ترا زیں مکاران خبر

تہو وصف خانان دیرہ اگر  
 بگویم بیانی عجب سہر سہر

## دربیان و صا اسلا خوین پیره جا گوید

کہ مثلش ندیده کسی در جهان  
 کنوں از ہمہ ملک رسوا ترست  
 چو اینها بملک دگر ہم نبود  
 چه بالانشینی چه خدمت گرمی!  
 رسوم پدر باشدش برتدار  
 رود اد اندانجا بدگر زمین  
 نه اولاد و از اتقرباؤ کشش  
 بود آن اد هست زو اختیار  
 و پدر اجاره به مستاجران!  
 بدانند حقش بخود بر حرام  
 کہ ز انسان بده عدلم در جهان  
 یسی فیض بخشی در آن ملک بود  
 چو در دیره رفتی غنی تر شدی  
 نمودند شور و فغان و شغب  
 فغان شغالان ز بیداد کیست  
 شغالان ز سر مار سیدہ بجان  
 اگر میدہی ای کریم النسب  
 نہ پوشاک تنها کہ خوراک نشان  
 دید این قدر بیگزان  
 دند آن به بیچارگان سالان  
 شنید آن کرم بخش حاتم زمان  
 چرا این همه تالہ و ماجراست

او جاق عجب بود ازین خاندان  
 ز دور فلک کج و بت پرست  
 حیاء ستاد و نالطف و جود  
 میرد از ایشان اگر نوکرے  
 پس راد دارد دختر اندر تبار  
 اگر چاہ داد کسی در زمین  
 نباشد کسی وارث اندر پیش  
 ہاں چاہ یا خانہ و یا عقار  
 از انجا زمین خود ان کافران  
 بگیرد حق خویش ز آنکس تمام  
 بدیرہ عدالت بده آچنان  
 ز انعام و اکرام و الطاف وجود  
 بملک دگر بر کہ مفلس بدی  
 بعادات خود گر شغالان بشب  
 پسیدی آن خانے دیرہ کہ حلپت  
 بگفتند ای جان حاتم زمان!  
 بنالندخوا بند پوشاک شب  
 بگفتا کہ بدید پوشاک نشان  
 اگر یک ہزار است ہزار از لحاف  
 ما ندیم گرفته ز سر کار حنان  
 بشی دیگر آن شور و غوغای شان  
 بگفتا کہ این شور و غوغا چراست

دعای کنند ای سحاب سخا!  
 زنا فہمی آن حسد مند بود  
 کرم می نمود آن کریم جهان  
 اگرستی ای مرد مردم شناس  
 چنان کرد آن رسم رہ را نگون  
 بھی در بدر می دود در جهان  
 ہماں نیک خواہش بدانند گشت  
 شب در روز مردم برنج و غلاب  
 ندارد ز حاکم کسی ترس و غم  
 گرفتند راہ تہرہ بہ پیش  
 گرفتست داؤد لوتر از دعا  
 گرفتست یک شہرودہ بیشکی  
 از انجا بچوان ای مبارک سیر  
 نکو دی خوشخوی عالی مقام  
 بطالع جوان بند سیر پیر  
 بدالت بر ثابت و نا ثابت  
 نگہداشت آرم دیرینہ شان  
 بان ہر دو داور خجستہ سیر  
 کہ جاوید باد آنچنان آشتی  
 برداخت آن خان عادل زمان  
 کہ با ہم شدند آن دو حامد دست  
 بچوتی زدہ رایت سرخ و زرد  
 ز دور زمان عہد پیشینان!  
 رسیدند فرادی و داد خواہ  
 بدہ داد عارا کہ خواہیم داد

گفتند کان بے زبانان ترا  
 گویم کہ این فیض انصاف بود  
 کہ دانستہ دیدہ عمداً چنان  
 دگر فیض شان ہم ازیں کن تباہ  
 کنوں گروشس جرخ گرزدہ گون  
 کہ اولادشان گشتہ محتاج نان  
 ہماں جو دشان مسکی پیشہ گشت  
 ہمہ ملک آباد گشتہ خراب  
 یگی مال دیگر خورد از ستم  
 زمیندار ہا ہر کسی جائی خویش  
 زیامیں دیرہ ہمہ ملک را  
 دگر ملک از ہم بلوچاں سکے  
 کہ تفصیل کردم ازیں پیشتر  
 کنون خان عادل زمان یکنام  
 چون نام خودش بادخاں نصیر  
 چو آمد گزر کرد بر دیرہ جات  
 و شس سوخت بر حال پیشینہ شان  
 نصیحت نمودہ ز حد ہمیشتر  
 ہم دادشان بعد از ان آشتی  
 چو از خان غازی و از یار خان  
 ز صلح آن بنا را چنان کرد حیت  
 از انجا بفرخندگی کوچ کرد  
 کہ چوتی بود شہر لیغاریاں  
 پسر ہا بلوچ لیغاری ز راہ  
 کہ ای خان عادل مبارک نہاد

کہ نختت جوان باد دولت قرین  
 بگوئید دارید ہرچہ آن مراد  
 گروئے زہرہ رفتگان بدسیر  
 کہ از گمراہی شد سمر در جہان  
 بغارت ببردند ہم مال و زر  
 بنامت رستم دارم ای دادگر  
 کنی باز خواست ای عدالت گمان  
 ز شاہ جہان اینچنین امر بود  
 ز ظالم برون از فرخش بکن  
 ہم از کشتگان و ہم از قاتلان  
 شدہ حاضران زمرہ روسیاء

بفریاد مارکس تو ای خان دین  
 بگفتا ز دست کہ خواہید داد  
 بزاری بگفتند کاسے داد گر  
 مریدان سرور ضلالت نشان  
 بناحق بگشتند مارا پدر!  
 ز شاہ جہان داوری داد گر  
 کہ تا مال و ہم خون زان خونیاں  
 چون خان آن رقم را زیارت نمود  
 کہ ایس خان ازین با عدالت بکن  
 بفرمود تا حاضر آزد نشان  
 برفتند مردم پس از چاشتگاہ

## در بیان حقیقت سرور کہ کسیت گوید

چنین غلغلہ مرورا بہر چسیت  
 ہمہ کار نا پختہ اشش بود خام  
 کہ بسیار ہارا زہرہ بردہ بود  
 نمی کرد منع زنا روسیاء  
 بود فرج زن با ضروری مثال  
 اگر از خود دست زن و راز دیگران  
 ز احکام دیگر ز حج و زکوٰۃ  
 ہم از دوزخ دانہ بہشت آن و ہم  
 ہمی کرد آن بحدی بے یقین  
 بگفتند سرور بنامش ہنود  
 کہ از جمع مسلم چہ جمع ہنود

بگویم ز سرور کہ نام است کسیت  
 یکی مبتدع بود سرور بنام  
 یکے ندیب از خود بنا کردہ بود  
 ز مارا نمی گفت او از گناہ  
 ہی گفت کز بہر بول رجال  
 چہ شد گر کسی بول کرد اندران  
 نمی کرد ہرگز صیام و صلوة  
 ز روزی جزا داشت انکار ہم  
 ہر آنچه مخالف بد از شرح دین  
 در آن نام ز صلیش گویاں بود  
 بہ ہنگام مرگ ایں وصیت نمود

بخانه خود او ساخت گنبد مرا  
 مرا میراند مزارم زند  
 زند تار تنبور رود و رباب  
 مجامع شود ہم بآن کلمه نثار  
 اگر آید اینجا ہمیں حکم باد  
 کہ از ہر مکان مردم از جا بجاہ  
 زلا ہو و سر ہندو ہی و جھنگ  
 بیانید و گردند سرد در پست  
 کہ آن زائر آمد در آنجا فرو  
 رخ خویش آراستہ از فریب  
 بہ عشرت باو عشوہ بازی کنند  
 بجنہ در آیند و بازی کماں  
 بگنزد شان زائران در کنار  
 بزین ہائی زائر مجامع شوند  
 نترسند از روز حشر و عذاب  
 کنند آنچه خواہند با ہم دیگر  
 ز بوس و کنارش نباشد حساب  
 بہاں مولوی شیخ عثمان کلان  
 کسی کو بود تابع اصل و فرع  
 بخت رود بے حساب و کتاب  
 بگفتا خدایا نبی در کتاب  
 بایں کار ما امر دو ایں چنین  
 رود کہ کند ایں منہای قبول  
 شدہ خانہ اندر زمان بی تصور  
 در آن معدلت خانہ زیم خان

ہر انکو مریدم بود از صفا  
 بہر دم کہ اورو در آنجا کند  
 خورد او در آنجا شراب و کباب  
 بمعشوقہ خود شود ہم کنار  
 از ان مردم زن بر آید مراد  
 نمی بینی اکنون تو ای نیک راہ  
 ز طمان و ز سند پنجاب و جھنگ  
 ز بہر زیارت دی از دور دست  
 بہر خانہ از مریدان او!  
 زنان مجاد و بعد گونہ زیب  
 بآن زائران عشق بازی کنند  
 بہر کس مقابل شوند آنزنان  
 رخ آراستہ دست ہا پر نگار  
 ہم از زانیان مجاد نترند  
 ز بیگانہ و خویش نمود حساب  
 بگنزد بے گانہ زن را بہر  
 ہمہ کار شانست رود و رباب  
 عبید اللہ آن واعظ ملتان  
 چنین کرد فتویٰ کہ از اہل شرع  
 کسی کایں بنا را منساید خراب  
 کہ ایں فعلہای بد و نامحواب  
 کہ شاہنشہ نامور پاک دین!  
 کسی کو براہ خدا و رسول  
 مع القصد چون جانین در حضور  
 شدہ خان غازی دہم یار خان



تو این حکم را ہم بسا وا گزار  
 نمایم این قصه را بسے خسل  
 کند شرع ہر کو بود حق پرست  
 روان گشت خان خورده دان زان سبیل  
 در آن جا شیکہ ماند چون روز چند  
 بر راست خان مطہنی در زمان  
 بخوردند با کام زان برگ ساز  
 بخصت ز خان عسدم پیداختند  
 پیار دو اسب از برائے دو خان  
 دو اسبش کہ از برق سرعت نمود  
 بہ کبک روان ہم زودہ زاغ پائے  
 ز دیدہ نمودند شمع سپہر  
 بیک تیر آخر دو سپکان کہ دید  
 ہمہ کوفتن پایہ کہ وہ فن  
 ہم از سنبہ چرخ بد گاہ شان  
 مجسم شدہ باذ بروئی خاک  
 نمود آن یل نامور مختصرم  
 فرستاد پیش آن دو فرخ شیم  
 روان گشت خان زان مکان بختمند  
 نہ استاد در راہ در بیح جائے  
 روان گشت زانجا بہ منزل دگر  
 چنانچہ از قدیم سبت بی ترس و بیم  
 پاپوسی خان عالی مکان!  
 ہمہ عہدہ داران بختہ خصال  
 بصد بحر و غدر و نیاز آمدند

گفتند کای داد گمر نامدار  
 کہ بر حسب شرع یعنی مفصل  
 بفرمود خان کای سخن بہترست  
 از انجا شدہ عزم کوچ و خیل  
 بفرخندگی آمدہ در ہر بند  
 یکی روز مجلس بر راست خان  
 بر آن ما شدہ دستما شد دراز  
 چو از خوردنی پاک پرداختند  
 بفرمود خان میسر آخور روان  
 شد میر آخور و بیادوردند  
 خوامندہ کبکان بھمن سرای  
 چومہ سر بر آورد و براونج مہر  
 تک و تیز اذین چوپکیان دید  
 بجز دست بردن شدہ جست زن  
 ز جولان بچرخ بریں راہ شان  
 تصاویر آن نوریزدان پاک  
 بدان ہر دو خان ہر دو اسب کرم  
 دو خلعت شہی ہم بان کرد ضم  
 مرخص شدند آن دو خان از ہرند  
 بکوہ روندہ در آورد پاسے  
 بہر منزل کامد آن نامور  
 چنین تابہ لہری رسید آن کریم  
 رسیدند از ہر طرف مردمان  
 ہمہ نائب و کار دار و عمال  
 بہ لہری ہمہ پیش باز آمدند

نشانند بر فرق خان سیم و در  
 به فتح و به نصرت سلامت رسید  
 بلوچ کچی ازلا شاری و زرد  
 ہم از لٹری از خان مرخص شدند  
 مرا برد ہمراہ خود خان دین  
 ز داوڑ مرخص نمایم ترا  
 شدم تا بہ داوڑ رفیق و رفیق  
 بہنگام خصت بگفتا مرا  
 کتاب خودت را بجلدی نویس  
 چو شد ساخته سوٹے ماکن روان  
 کہ وہ ماہ خون جگر خوردی  
 دعا و شنائے مشیرن کامران!  
 نشانس نمودی ز حد بیشتر  
 سرت را رساند پسرخ بلند  
 محققم چشم ای خداوند دین  
 و لیکن بامرت نوشتم کتاب  
 کہ صلہ شعر سببت بود  
 کہ حسان ز مدح رسول خدا  
 دو صد اشتر سرنج مواز کرم  
 بخواندی بہ طبری کہ زین العباد  
 سیمان بہ قبہ علی در نجف  
 یکے لعل و الماس دیگر سفید  
 دگر چند بشمارم از باستان

کہ حمد اللہ آن خان چار گنہیر  
 باقبال دا جلال و دولت رسید  
 سیم جملیان از دل اخلاص مند  
 بہ داوڑ روان گشت خان بخت مند  
 کہ می باشس تا داوڑم بمقرین  
 ولے تا بہ داوڑ تو ہمہ بیبا  
 از انجام مرخص شدم شاد و خوش  
 چو رفتی بہ گنجا بہ نورانیہ  
 بمضمون نیکو عہادت سلیم  
 کہ بفرستمش پیش شاہ جهان  
 بسی محنت اندر سفر کردی  
 خوانم افغان دہرا تو یاں!  
 اگر بشنود شاہ والا گہر  
 شوی در جهان کامیاب از چند  
 مرا نچہ امر باشد کنم ہم چنین  
 ز تو صلہ اشس خواہم ای کامیاب  
 کہ یقین یسنت سعادت بود  
 بہ طایف چنان صلہ دید از خطا  
 بہ حسان بداد آن شفیع الامم  
 شتر باہ زرد را بفرزدق داد  
 قصیدہ چہ خواند او قنار شس بے  
 شدش زان دو گوہر پرامید  
 ز شعرا و شایان گیتی ستان

سہ حسان شاعر رسول اللہ بودہ

ز خصمانی و رود کی متصیری  
 نظامی فصیح اللسان گنجوی!  
 اگر بر شمارم از ایشان بنام  
 ز شاهان محسود و حشان ہم خبر  
 بگفتایلی ہم ز خود ہم ز شاه  
 و ہم صد شعر تو آن چنان  
 ازاں پس ز خان عدالت نشان  
 ز شتم پس این داستان را تمام  
 کہ در پیش شاه جهان بگذرد  
 نهادم بدل رنج گویائی خویش  
 بتبع کفنده ز شتابنامه ام  
 امیدم بود از سخن پیران  
 اگر رفته باشد خطا از کرم  
 چنان نیست عیبی کہ بنهفته ام  
 یکی عیب بنود کہ جویند باز  
 منم آنکہ از بے زری کان خویش  
 بزرگان بخوردان بزرگی کنند  
 سخن اشیکہ ہرچہ آن کہ آن منست  
 بمن ہرچہ بدہند بکنم تسبول  
 چو روزی ز غییم فرستاده اند  
 بمن میرسد ہرچہ از پیش و کم  
 ز ماہست ہرچہ از ازل نال ماہست  
 اگرچہ بگردم بہ بالا و پست  
 نگردد ز من باز روزی ز در  
 زرا از ہر صاحب چشم و زورست

ز سر دوسی و سعدی و انوری  
 یلیح الزبان خسرو دہلوسی  
 یکی دفتر می بایدم زان تمام  
 شدی تاچہ دارند از مال و زر  
 شدہ در دران عالم پناہ  
 کہ تحسین کند خلق و عالم تمام  
 مرخص شدم آدم ہر مکان  
 تمام انگہی باشد این نام تمام  
 ہمیش خان دین از کرم بنگرد  
 مدد جستم از رنج گویائی خویش  
 ازان گرم گشت ست بنگامہ ام  
 کہ بنیند از روی دانشوران  
 با صلاح رانند بروی قلم  
 کہ ہرچہ آن بگویند من گفتم ام  
 ہمہ عیب باخند چگویند باز  
 پذیرندہ عیب نقصان خویش  
 چنان دنبہ نبود کہ گرگی کنند  
 نشان سرفناہ دختان منست  
 بدستور سنت براہ رسول!  
 خورم آنچه ز انجا مرا دادہ اند  
 خوشم گر رسد ورنہ ہم نیست غم  
 بجز رنج و غم آن بدآمال ماہست  
 ز روزی زیادہ نیارم پست  
 چرا غم خورم بہر روزی دگر!  
 مرا بہرہ از شکم در خورست

ہمیں باہم چینی از مال و زر  
 ہمیں آنچہ دستور شد در جهان  
 بود بندہ پرورد خدا خوب تر  
 کہ عون الہی بود رسم برم  
 نماید کرم شرح آن بے سخن  
 زیادہ خدا عالم ست بالمصواب

مگر از برای سروسپی پسر  
 کہ با افترا و آایل از ان!  
 خدا را بود بندہ ہم آن پسر  
 کہ من کہ ہم بندہ پرورد شدم  
 گر از صدہ شعر من خان من  
 کنم چون نظامی در آخر کتاب

## در بیان خاتمہ کتاب و احوال خود گوید

عروس سخن را نمودم مجال  
 کہ جوہر معدن بر آورده ام  
 کہ شد گوہر کانی از وی فحل  
 شب از انجمن رایت افراشته  
 رخ رویش را حبش دادہ حال  
 بلالی ست ناطق بیانگ و نماز  
 چو شب قدر باشد پیر از نور غیب  
 دوائی جراح و دم کیسہ بر  
 بود بل گزشتت از سموات سبع  
 معانی نوید و خیاسان بلند  
 چو شد بیخمتہ اندر او بختہ  
 دلم خواست ہر چہ آن ہماں گفتہ ام  
 ز اخبار داسرار و ملک و دیار  
 چو قلبش کنے گنج نامہ بود  
 نہ گنجی زر و رسم بل گنجی دُر  
 کہ بادا خدا و نبی حافظش

چو من در چنیں دائرہ بر خیال  
 چہ داند کسی تا چہ خون خوردہ ام  
 گہر تا بر آوردم از کانِ دل  
 گہر تا شے او در شبہ داشتہ  
 حبش پکیر ست یک روی جمال  
 بہر نکتہ توحید این نکتہ راز  
 بہر نکتہ رمزی نہانی بحیب  
 خیالات او ہم زمستی ست پر  
 روانی معانی بمقدار طبع  
 ز سر جوش آنچہ از دل نقش بند  
 ہمہ موبہ مو از ہنر بختہ  
 ز کس عاریت راند پذیرفتہ ام  
 بہر حال چون نامہ کردم تیار  
 بنام او اگر جنگ نامہ بود  
 بود الحق آن نامہ از گنج پر  
 نمودم بخان زماں پیشکش

ندیدم دگر گنجت دان شکر ف  
 چو مار سیاہ بر نشینم بر گنج  
 بلوچ و برابوئی اندر جہاں  
 ز حسب و نسب آن یل کا نگار  
 بود گنج در پیش من مشت خاک  
 مرا برہ از شکم در خورست  
 اگر شاہ و رخاں عالیجناب  
 بگرم نیارم بر پس او فکند  
 نہ رنجم از آن چون تہی مائیکان  
 مرا نیز گنج سخندان است  
 کندہ جو آن را بصد تن دم  
 نہ چون گر تہ خاتہ پنہاں خورم  
 ہماں سنگ باشد جو ہر ہماں  
 از ان گنج حاصل و راجست خاک  
 ز علما و فضلا مبارک سخن  
 بریں قول و فعلم گواہندشان  
 کہ آبی ز بہر گرم خوردہ ام  
 کہ ابر گرم بود و حاتم زمان  
 ز جودش رسیدم بمال و منال  
 براتی کہ چون برقی بود در عمل  
 بر دست از جہاں با چنین داوری  
 بہ تقلید کردند یاد این حکام  
 ہم از دی خلف مانده ہست در جہاں  
 مراد او در صلہ آن نامور!  
 ز غلہ ہم از نقد دو صد رومہ  
 گرم کرد و بخشید آن کامیاب

بخواند و پسندید جوش بگرف  
 نہ از بہر آن تا شوم سیم و سنج  
 بخوابم کہ تا نام خان زمان  
 بماند بعالم بسی یادگار  
 نہادم اگر از سخن گنج پاک  
 زرا از بہر صاحب حشم در خورست  
 و گرم دہندم بصلہ کتاب  
 بہ سنت نبی اکرم ارجمند  
 نہادند و گرم مال و زر را ایگان  
 بہ ایشان اگر سیم و زر کافیست  
 من از یک جوی را یاد من ہم  
 چو شیران غم از بہر یاران خورم  
 کہ ہر جہاں نہاں باشد از دوشان  
 چو ماری کہ گنجش بود مفاک  
 ز عالم بدانند امثال من!  
 کہ خدمت گرم ہر ہمہ را بدان  
 من این شربت از بہر آن کردہ ام  
 بخوردم ز پس خوردہ جان کلا  
 بخدمت بسر بردش چند سال  
 از ویانتم صلہ یک منزل  
 ولی چون نکرد اختتام داوری  
 شجاعت سخاوت ازین نیک نام  
 سخن اینکہ این خان عادل زمان  
 چو سرا لابیہ بہت دلہ در خبہ  
 موجب ہر سال خسروارہ  
 ز سی مشت گنجا بہ دو مشت آب

کہ از ہر فرس ہست در تاخت طاق  
 کند عرض در پیش شاہ زمان  
 بہ قاضی گری بدیم از کرم  
 شدہ دین پناہ خان صاحب خرد  
 سرا بانیاں و دیگر جہلبان  
 نہ بر ایل و ہر خیل تو مان تمام  
 دہ صدہ مدح خود ہر یکے  
 ز نام بلوچیت کہ ماند بجائے  
 بسی علم از فن نمودم نہان  
 بسی علم از فن نمودم نہان  
 بمساجی خان دین داسلام  
 بکن در رضایت رواں خامہ را  
 کہ یابم از اں باغ نصیبت بری  
 کہ کاری نئے آید از دیگران  
 بجان آدم جان فزایم تو باش  
 مراد من از آب رحمت بشوئے  
 بحق آن محمد شفیع الودئے  
 بحق آن نبی کن سوالم متبول  
 علی خاتم الانبیاء کرام  
 بجز تو نہماندہ بمردم امید  
 کہ جز تو نہدارم دیگر بچکس  
 بحق محمد علیہ السلام  
 بحق امین بقدر عظیم  
 بایمان سلامت بیا الہ

یکی خلعت شاہی اسپ سراق  
 دگر ہم امیدم چنانست کہ خان  
 نہ اشکار پور یا نہ دیرہ دستم  
 کہ تا دور باقی ست باقی بود  
 نہ سر کرد ہاٹی برا ہوشیان  
 کہ اوصاف نشانرا شمر دم بنام  
 یک اشتہر بمبعاد خود ہر یکے  
 مرادم ازین نامہ عنون کشانی  
 کہ بشمرده ام پیش زین ہم تمام  
 ازین جنگ نامہ نہ راہ جہان  
 بود تا برارم ازین نامہ نام  
 خدایا پذیرا کن این نامہ را  
 کشا بر من از باغ رحمت دری  
 نہ دروازہ ات بر در کس مران  
 چون گشتہ ام رہنمایم تو باش  
 بامن نہرابے نہ دارم بجوئے  
 نصیم بکن رویت مصطفیٰ  
 مرا قبر کن در جوار رسول  
 بریں ختم کردن سخن داسلام  
 چو شد مریم از برف پیری سفید  
 امیدم بر آ و بفسد یاد رس  
 الہی بحق انبیاء کرام  
 بحق صحاب نبی الکریم  
 مارا بری چون ازین دامگاہ

شد ختم از سال ہجری گذشت  
 ہزار و صد و نود و ہشت



# تمت باب الخیر

دریں کتاب جنگ نامہ جنت مکان خلد آشیان جناب میر  
محمد نصیر خان نور اللہ مرقدہ را بحسب احکم جناب سردار بہادر سردار  
حاجی میر محمد خان - اور بی - امی صاحب شہوانی سکنا مستونگ بتاریخ  
۴ ماہ ستمبر در سنہ ۱۹۳۹ عیسوی مطابق ۱۶ ماہ ربیع المرجب در سنہ ۱۳۵۸ ہجری  
بدستخط بندہ عطا محمد ولد میر مراد محمد شہوانی شادین زہ نقل شد۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم  
زانکہ من بندہ گنہگارم

# فرہنگ جنگ نامہ تحفۃ النصیر

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۱۹			
جان	جن	نارالحق	خدا کی ہدایت
مصنع	کارگری	ملون	بوتلمون رنگارنگ
قدم	پیشگی	کلاک	ایک قسم کا جانور
عجز	انکسار	نگارو	سجانا آرائش
علم	نستی	ورق	درخت کا پتہ
نہرہ	ہمت	کیف	کیفیت
راہ جو	بھاننے کا مشتاق	افناد	بے بسی
دست سائے		گیہان	دنیا
بر آلت	آزار	صفحہ ۲۱	
صو	صورت کی جمع	یوم التواد	روز تیاست
صفحہ ۲۰			
ور یوزہ	لدائی رشتہ انگنا	مطاع	زواں بردار
بدلانی و کدیہ	نازدہم سے	اصل	اصل
مہی	سرداری	فرع	جسکی اصل کوئی اور چیز ہو
مقدر	نسب	صفحہ ۲۲	
آلت	آزار	مبعوث	بھیجا گیا
مطلق	آزاد بے قید	دارا	رہنے والا
		حقد	ڈبیا

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اعجاز	معجزہ	برید	قاصد
خاتم	انگوٹھا۔ مہر	نجوم	ستارے
اعدا	دشمن	تھرچیاہ	کنوئیں کی گہرائی
قرین	نزدیک۔ دوست	آو	پانی
سہیل	آسان	نیزک	برآول دستہ
سجد خوان	تافیہ خوان	جستہ	جھلانگ
پسپہرین	بلند ترین آسان	میتاق	عہد
آساید	آرام کرنا	شتر	دبک کر چلنا
علم برکشید	تھنڈا بند کیا	خسروان	بادشاہان
عدم	نہی	خط	راستہ
دمیر	چھوٹنا	خطا	غلطی
برہان	دلیل	طرب	مست
سود	لکھانا	بگڑت	ٹوٹنا
سکہ	سکہ	زرہ کرد	زرہ پہننا
نم	دہن۔ دانہ	کوکبہ	جاہ و جلال
ظلی اللہ	سایہ رست	پر تو	ردشٹی
کمر برکشاد	چھوڑ دینا	ثوابت	بے حرکت تارے
برکشاد	آشکارہ کرنا	خور	سوزنا۔ تڑپنا
ناور	کم و کمیاب	رحیل	چلے جانا
آگہی	نہر پانا		
	صفحہ ۲۳		صفحہ ۲۴
شیدا	عاشق	ذیل ادب	ادب کی وجہ

معنی	لفظ	معنی	لفظ
لعنت گنام بدا انجام	لعن خمول بدمان	شک قریب نہیں معلوم نہیں سہاجت تسلیمات نہایت قریب	شہرہ خوش نیست عجز تخت قاب قرین
صفحہ ۲۷		مدد جمع لب انسانی نیم ولورک خاص ہونا تیر	عون الکباب اختصاص ناوک
خصوص گویا بچے پڑوس پاکیزہ طلوح ہونے کی جگہ	صفا ناطق انین جوار بتول مطلع	صفحہ ۲۵	
یعنی مشرق پانی کی کھرائی تقال تھیٹ پیرہ دار	تعراب طبق درد حاجبان	دوری دونوں بہان ہیں اور اس کام بغض عداوت بیرت آزاد ساز و سامان	بعد تقلین اعمال کینی سیر بری برگ
صفحہ ۲۸		صفحہ ۲۶	
بزرگوں کردش تھارے بیٹا ڈنڈا ہانڈا	امجاد سیر اختران میوہ دل	تذیلا بچو۔ بڑا کھلا۔	انہان ہجاء

لفظ	معنی	لفظ	معنی
افسر افسران پرفیاضیا سرور کعبہ دیوبند	تاج تاج داسے آب دتاب سے پُر بڑا پناہ گاہ دہ عمل جس سے دیو پر سے رہیں ضامن ہونا	مہر سنراوار اوزنگ جاودان ناصران قلم وار	آفتاب لائق۔ اہل تحت ہمیشہ مردگار ناخن کاٹنا دشمن ناخون کے طرح کھتے رہے
ضمان درخواست غزیت کند تبادل جوہ ہمزاد شد	سزاواری۔ اہلیت ارادہ کرے تج تبدیل یعنی تغیر یا تبدیل سختوت ایک ساتھ پیدا ہوا	صفحہ ۳۰	
معین لیل واج زینہار التشیم	مددگار رات تاریک۔ اندھیرا پناہ با اوصاف	صفحہ ۳۱	
سرکان جزم سان قیام مکان مصاف سلحدار	تمام پر پکے ارادے کے ساتھ قیامت جگہ کا رنار۔ جنگ۔ لڑائی ہتھیار بند۔	صفحہ ۲۹	
صیت لوائے نگار سلک جلس	شہرت۔ نام و نمود حصنہ تخریب سلہ۔ ایک چیز کو دوسرے چیز کے ساتھ پرونا ہم نشیں		

لفظ	معنی	لفظ	معنی
انہیں	مصاحب	عبارات	بیان
مخزن	خزانہ	اعواق	مبالغہ
ریب	شک و شبہ کے بغیر	اغلام	گراہمت
حسن	حسن بن ثابت انصاری	کبران	انتہا
	معا گو شاعر پیغمبر اسلام	ہرزہ	فسول
	رسول اللہ علیہ السلام	ہنزل	بیہودہ
نہفتنی	پوشیدہ	حیفن الرجال	داغدار
النشا	لکھنا	جد و آب	باپ و دادا
اخفی	پوشیدہ	سفتنی	پرانا
کنز	نیرانہ اشعار	دی	پھٹکارا پانا
مفاتیحا	چابیاں	بد دل نبوش	غور سے سن
مفاتیح	چابی	برخوری	کیسے حاصل ہونا
انہ	زبان		
اولی	بہتر		
بر البشر	انسان کا باپ		
ولی	جانشین		
ولی	لیکن		
اولس قرنی	ایک اولیاء اللہ کا نام		
حسن بصری	ایک اولیاء اللہ کا نام		
ذوالنون بصری	ایک مسلمان بزرگ کا نام		
	صفحہ ۳۲		
کذاب	تبسوا	سند	صبح اہل
		صفایان	یک ٹوک
		بہ قدر	نشان و شوکت سے
		ضم	مل جانا
		سر و شس	یہ تمام ن لاریہ و دے
		از آن دم	اس وقت سے
		خوار و نترند	ذلیل اور ہمت
		گھرد کفور	بے دین ٹوک



معنی	لفظ	معنی	لفظ
علم بیان میں نسبت والے جزروں کا بیان کرنا شاعری کی صفت جس میں دونوں مصرعوں کے تمام الفاظ کا بالترتیب ہم وزن ہونا مصرعہ میں رکاوٹ یا وقفہ مقررہ اوزان سے شعر کو پڑھنا	لف و نشر ترصیح تقطیع	دو ذمہ کا خرچ سن لے فن کا مظاہرہ کرنا مخلصانہ بنیاد رکھنا	کفایت نیوش تصنیع تصویب واقیہ تاسیس
صفحہ ۳۳			
کو پڑھنا نام تیرا ہے زندگی میری کام میرا ہے بندگی تیری ٹھوکر۔ الجھاؤ اتفاق سے معلوم کرنا قطار میں آنا گھر بنا پھر سے رواج دینا تلاش اعراب کی تبدیلی سے تاقیہ کا بدل جانا تاقیہ کا سب سے پہلے بار بار آنے والا حرف رومی کا بدل جانا ہم پیشہ لوگوں کی باہمی ضداور لڑائی	مثالی تقطیع شکوف تردیف تقلیب تجسس اقوا اکفا صید	دغل دیشے والا قید نام معلوم مشہور باہم آگے پیچھے سوار ہونا روز اوقات خالی تاقیہ کا عیب جاری ہے جاری ہونے کا مقام دلیل رخسار علم عروض میں حرف و خیل کی حرکت کا نام چہرے کا اندر باہر سے صاف ہونا	قید و خیل بہول معروف ردف اقوات قوی تاقیہ شایگان نفاذت بحری اشس توجیہ خدا اشباع رستہ خدا

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اوف قلب احسنت نہفتہ تاہد قا کریم المشیم	دل کا رحم کھا جانا مرحبا۔ شاہباش چھپایا ہوا موڑنا مخالفت کرنا۔ ملنا سختی کی خصلتوں والا	ولد نژاد اہل یں	فرزند نسل بہادر لوگ
صفحہ ۳۸			
باب قبول سمرگشتن آل عباد کسم داشتن		پاکیزہ دروازہ شہرت پانا پنج تن پاک از خاندان کی پرورش کے واسطے محنت کرنا۔ آگ بجوش دلانا جنت کے آگ کو بھڑکانا	
صفحہ ۳۵			
معین	مددگار		
صفحہ ۳۶			
زوالمسن سن آمین سحاب شفیع الوری خور تحمین تقارب فطن ترکماز سر الالبیہ	بخشش اور احسان کرنا والا سنت کی جمع خدا کرے ایسا ہو بادل امت کا شفاعت کرنا والا لائق مبارکباد علم و دین کی ایک بھر کانام رانا۔ عقل مند درد و صوب۔ سپاہی	زایل گردمان شین شقارت گری بچر بید کلہ کوشہ	تبسید ذیل گرد سنگدلی غالب آنا رپی کا مخفف یعنی کلاہ کا مخفف از محنت سے حاصل شدہ از تلاش کرنا۔
صفحہ ۳۹			

معنی	لفظ	معنی	لفظ
ذلیل آدمی خردمند۔ عاقل	خاکی فرزانہ	آغوش میں لینا بڑا۔ گندہ آسودگی گھسا ہوا گھسنا عوش کا تہ عوش کی ڈنڈی خوشی دنیا مغسور۔ غرقاب بڑے لوگ آشکارا ہونا	برکشیدہ نجیستان سیری سودہ سودن ساق عرش عشرت کہنہ دیر ورطہ بدکان پدید آمدن
صفحہ ۲۱		صفحہ ۲۰	
موسم گرما سرما دولت مند پشم دالے جانوروں کے کھانوں کے نام اعلیٰ قسم کے کپڑوں کے اقسام کے نام دولت مند بڑھنے نہ پایا موٹاپا۔ کھردراپن بے صبر نفرت کرنا حقیر۔ چھوٹا لیل کی جمع۔ راتیں دن دھار پاتا ہوا شیر بھائی	صیف شتا اغنیا سنجیب قائم بہمور توزی و کمان موسران نیفزود گندگی ناصبور نفور حقیر لیالی یوم شیرزیاں آخ	قبائل جدائی صبح و شام بوڑھے چالیس برس کا آدمی پنجتن پاک نفرت کرنے والا گڑھا	ایلات فرقت صبح و مسا شیخ شباب آل عیا نفور مُفاک

معنی	لفظ	معنی	لفظ
بہر حال	خوش بہر	صفحہ ۲۲	
		آشکاراہ ظاہر	بد
		محل	کاخ
		عزت سے	یہ اعزاز
		عزت و بزرگی	اکرام
		رضا کارانہ طور پر	نخلت
		شادی کا تحفہ	
		سمجھدار	فطن
		روان	رحیل
		بل دینا	تاقتن
		گرم - غصہ	تفت
		صفحہ ۲۳	
		جمع بستان بہ معنی	بساتیں
		باغات	
		شان و شوکت	زراہ
		بخشش کر نیوالا	جواد
		میدان جنگ	مصاف
		دنیا	گردون
		کینہ	دون
		گھوڑا	براق
		بھلی	برق
		صفحہ ۲۴	
		جمع بستان بہ معنی	بساتیں
		باغات	
		شان و شوکت	زراہ
		بخشش کر نیوالا	جواد
		میدان جنگ	مصاف
		دنیا	گردون
		کینہ	دون
		گھوڑا	براق
		بھلی	برق
		صفحہ ۲۵	
		جمع بستان بہ معنی	بساتیں
		باغات	
		شان و شوکت	زراہ
		بخشش کر نیوالا	جواد
		میدان جنگ	مصاف
		دنیا	گردون
		کینہ	دون
		گھوڑا	براق
		بھلی	برق
		صفحہ ۲۶	
		جمع بستان بہ معنی	بساتیں
		باغات	
		شان و شوکت	زراہ
		بخشش کر نیوالا	جواد
		میدان جنگ	مصاف
		دنیا	گردون
		کینہ	دون
		گھوڑا	براق
		بھلی	برق
		صفحہ ۲۷	
		جمع بستان بہ معنی	بساتیں
		باغات	
		شان و شوکت	زراہ
		بخشش کر نیوالا	جواد
		میدان جنگ	مصاف
		دنیا	گردون
		کینہ	دون
		گھوڑا	براق
		بھلی	برق
		صفحہ ۲۸	
		جمع بستان بہ معنی	بساتیں
		باغات	
		شان و شوکت	زراہ
		بخشش کر نیوالا	جواد
		میدان جنگ	مصاف
		دنیا	گردون
		کینہ	دون
		گھوڑا	براق
		بھلی	برق

لفظ	معنی	لفظ	معنی
عدیل بیاباد سے سترود سترود	عادل کھڑا تھا وہ موندتا تھا۔ موندنا شیو کرنا قاصد غلبہ کرنا	کریم ستقیم سنگِ خارا	بدنما غیر مستند۔ روی ایک قسم کا سخت نیلگوں پتھر
چمپر تغلب بدرم خریبان احسنٹ کروبیان اجساد نار ومار عین ماوامی	تھاڑ دون لڑنے والے آفرین فرشتے جمع جسد۔ بمعنی بدن آگ دم۔ سانس آنکھ جائے پناہ	بحر خود دبیر ذکی دار برید غوی پیک اجل فقیہ	صفحو ۲۹
آمرنی صیتا فقد زنی حیتا دون	دنیا	امثال محصل ارذ حمال کالبند	صفحو ۲۸
		حکم کی تعیین حاصل کرنے والا نوح محنت کش۔ مزدور بہیم	صفحو ۵۰

معنی	لفظ	معنی	لفظ
پر عظمت چھوٹا سا پاؤں اس سے اچھے اور برے لوگ فیضیاب ہوتے ہیں	تک جہ کمین پاپہ فائز نیک و بد	ہر جگہ اُس طرح پھنکار جنگ محنت کرنے والا شیر پنچہ	خلا و ملا آن جملہ دُمان وَعَا سخت کوشش شیر جنگ کوروی زبان پیش از ہمگنان
صفحہ ۵۳		صفحہ ۵۱	
روپیہ زیارت کرنے والے حماسی اور مددگار بردباری - نرم دلی	نقد زائیران ظہیر و معین حلمی	بیراخوانی زبان سب سے پہلے	لا کلام پذیر رفتن ترانم بساط سخن فیروزہ عالی
صفحہ ۵۴		صفحہ ۵۲	
خیمہ گانے کی جگہ خیمہ کی جمع بہادی - بہادر خدمت کے لئے پاؤں جمایا خوشرو کُندم بھڑ بھڑی	میںم خیم پُر دلی - پر دل برے خدمت پچھے فشرود داز غنم	بغیر چون و چرا حاصل کرنا ذمہ لینا شکر گوئی بنا کر دوں خوش بختی	سُرسات شکر از نگاہش مَسی ازمی
صفحہ ۵۵		صفحہ ۵۱	
دہ علم جس سے الفاظ	معانی	نوح کے لئے زادِ راہ ایکے نظروں سے اوجھل زمین کا محفہ جو شعردہ شامی میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے - وَعظ	موعظت



معنی	لفظ	معنی	لفظ
سفیہ رنگ کا دور	تنگ	کے صحیح ترغ استعمال اور معنوں کا درست و	معقول
بہادری	پروولی	موزوں ہونا معلوم ہوتا ہے	منقول
یا جگہ اری دینے والا	خواجه	فلسفہ منطق جمع معقولہ	
ان کے ضرورت کے مطابق	احوال شان داد	وہ علم جس میں صرف ان	
ان کو دی۔		باتوں سے بحث ہو جو	
ایک دوسرے کے ساتھ	ہم قرین	دوسروں نے بیان کی ہیں۔	
دوستی یعنی دوست		نازل کرنا۔ دجی۔	تنزیل
جالی دار کنارہ	شبک	قرآن مجید۔	
تحت	سریبر	کئی فنون میں ماہر	ذوفنون
بچھونا	بساط	پدایت کرنے والا	ہادی
سرور	سران	بر دباری۔ رحم دلی	علم
خالی اور بھرا ہوا	خلا و ملا	مدد	عون
قدرت۔ طاقت	دست گاہ	دور	بعید
تنخواہ۔ خرچہ	روزگان	دل موہ لیا	دلش صید کرد
		بات کی	حرف کرد
		بات کرنا	حرف کردن
		تاخیر کرنا	مہل
		بڑی کامیابی	نوز عظیم
		قیام	حضر
			صفو ۵۶
		گھوڑا ابلق سرخ اور	ابرش
خود آرا۔ خوبصورت	رعنا		
نمائندگان	وکیلان		
بہوشیاد	سردار		
الیوسی	پایس		
رات	لیل		

لفظ	معنی	لفظ	معنی
طریق	راہ	تشنون	نوح
صفحہ ۵۸		دیزہ	تقلعہ
سان شکر	نوح میں جنگی آدمی دینا	فرقہ عاق	نا فرمان رفتہ
دَرَنگ	تاخیر	ہمم	ارادہ
کس	ذکارت ہوشیار۔ سیانا	صفحہ ۶۱	
جست	چھلانگ	تمثیل	مشابہ کرنا۔ ڈرامہ
میس	پرجوش کوشش	منبہ	آگاہ کرنے والا
صیت	شہرت۔ ناموری	چنگال	متنبہ کرنے والا
غم روزی ازمن دانی	نمان و نفقہ کا غم مجھ سے دور کر	رباید	پنجر
زخود وارہ ہم		ربانیدن	چھینے
صفحہ ۵۹		نفور	چوری کرنا
خاطر پریشان		آشتی	نفرت کرنا۔ قابل نفرت
فرو مالیکان	ادنی لوگ	صفحہ ۶۲	
متاجر ان	بیوپاری۔ سوداگر	بتانت	سز پھینا
صفحہ ۶۰		تافتن	جلانا۔ چکنا۔ کرم ہونا
ستو	تکلیف دہنی	خیب	کیا
جائگر	جائگر	عبت	کھیل و کود
سرشتہ	انتظام عسکر	عب	کھیں
		غزہ	مغرور

لفظ	معنی	لفظ	معنی
غارتیدن	لُٹنا۔ تاراج کرنا	بدم	جلدی
تہی	خالی	بید رنگ	اچانک
قرتبان	بھڑوا۔ دیوت	ہول	خوف
لویان	بے شرم	بد سیر	بد فطرت
تہہ کار	بد چلن	غدار	پستول
ہدائی	ایک بلوچ قبیلہ	سر و جوتبار	ندی کے کنارے کے
بزولی	ڈیرہ غازی خان	طرفہ	سر و کی طرح
	ڈر پوک	کشتی میگزاردوند	الوکھا۔ عجیب
	صفحہ ۶۳		کشتی پانی میں سے
			ے جانا
		میاں	پانی
درشدن	اندرا حاصل ہونا		
سفائین	کشتی		
برزگر	کاشتکار		
رُپاید	چھیننا		
بغفور	فوراً		
	صفحہ ۶۴		
فعل و قنش	فعل اور مکر	کمین موج	موج کی گھات
ازہرا سش	اس کے ڈر سے	میزاب	پر نالہ
رتیرہ روز	بد بخت	کوہ رامیزاب بود	پہاڑ کا پر نالہ تھا
باشش	غفلت۔ سمجھدار	زورق	چھوٹی کشتی
شائبہ لغت	غصہ میں جلدی روانہ ہونا	تردیف	ایک دوسرے کے پیچھے آنا
		تقلیب	قطار میں آنا
		حباب	تبدیلی۔ العناط
			پھیرنا
			طبیب

معنی	لفظ	معنی	لفظ
		صفحہ ۶۷	
ہاتفِ غیبی ساز و سامان وہ طاقت جو آبِ حیات کے پینے سے پیدا ہوتی ہے۔ آبِ حیاتِ طاقت بدن کی رگیں وہ چیز جو شراب کے بعد منہ کے زائقہ کو بہلنے کیلئے لھاتے ہیں جیسے کہ کباب، آلو کے چپس وغیرہ چاہانا صبح کے وقت کا شراب جو پیا جاتا ہے۔ راتتے کے درمیان ایک دوائی کا نام۔ زیارت کرنے والے	سر و شس • برگ و ساز توانائی نوش عروقِ بدن نقل بجائید صبح عرض رہ مرمیا گاہ بار	رسی مکمل مچھلی اے خدا کر سکا تیرے کمان، حلقہ خاتمہ مختصر ثانی، ہمسر ناکافی، گھٹیا غیب دار حضرت سلیمان پیغمبر کے وزیر کا نام آصف برنجیا	رسن ماہی استوار اے جواد تاند کبار شست تقل و دل مقصر اقران تقاصر آصف
		صفحہ ۶۸	
		پوشیدہ بات ہمسر، ثانی نایاب رود ایک ساز کا نام ہے سر بلند کرنا ہمیشہ، مدام محفل دشمن	دمن عدم عدیل بے رود و جام افراخت سر جاودان بزم محصم
		صفحہ ۶۹	
لکھنا دو مبارک ستاروں کا ایک بزم میں یک جا ہونا۔	انشاکند قرآنِ سعیدین		

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۷۰		تافتن	جلاد دنیا
ضمیمہ	تنبو	خرین	اداس - غمزدہ
او حاق	تنبو لگانے کی جگہ	این الایخ	بسنائی کا بیٹا
تولا کر دن	ادلاد	صفحہ ۷۲	
توسل کر دن	دوست بنانا	درنگ	تاخیر - دیر
سرور	وسیلہ ڈھونڈنا	فرقد	کھوٹا پی
سبیل	بزرگ - پڑا	سبع المثانی	قرآن کی پہلی باب جس کے سات آیات ہیں
صفحہ ۷۱		بہرے بقا	بلنے کے لئے
زمن	زمانہ	صفحہ ۷۵	
برید	تقاعد	گہان	دنیا
مقاومت	معاہدہ	گسترودہ	بچھا سٹرا
مکت	دیر کرنا - تاخیر کرنا	خروش	آواز
سودن	گھسنا	چرخ	آسمان
یا سود	کوشش کرنا	ہول	ڈر
آخسر	جانور کے گھاس کھانے کا جگہ	کرنا	بگلی
صفحہ ۷۲		سراپڑہ برپائے کرد	خیمہ نصب کئے
تقریب ذکر	ذکر کرنے کا موقع	صفحہ ۷۶	
وضیہ	وضاحت کے ساتھ	کہنہ دیر	دنیا
کریمہ	نفرت کے ساتھ		

معنی	لفظ	معنی	لفظ
بخت کے طاقت سے انصاف میدان جنگ گردہ۔ جتھا کنڈہن۔ بیوتون	نیروی بخت داوری ناورد گاہ زمرہ غبی	عمارت شہتیر ستارے جو گردش نہیں کرتے سندری جھاگ کف دریا گھوٹے سر پر آسمان	صنعدہ تیر ثوابت سورج بہ چرخ بدسر چرخ پیر عماد
صفحہ ۷۸		ستون	ظہیر
محکم۔ ابدی سر سبز و شادان رہو ہم نے جسد کیا ناتواں بہ کار لوگ حسد کرنے والے ناسد گواہ گھاس اور چارہ	مستدام بہر و مند یا شش تا ختمیم نشد فجاء حساد لفیان گاہ و علف	مدگار بٹنا دختران شادی کرنا بھلائی۔ نیکی دلہن کا جہیز زین رکھا	تائیدین بنات تزد و تچ حنسات جہاز زین کرد
صفحہ ۷۹		صفحہ ۷۷	
بدبخت جو عاقبت کے بارے میں سمجھ میں آئے اے جوان مرد درست ہے	مدبران از عاقبت مفہوم نیست اے فتا صواب است	سولری کا گھوڑا فوج میں آرام شراب کا پیالہ بھازا ساتواں آسمان زحل ستارہ	مرکب بہ اردوی فراغ آیاغ بہ کیوان



معنی	لفظ	معنی	لفظ
شعر بکھرنا بوزخ نور گاڈگر دوں گائے کی طرح اٹھلا کر چلنا مرضع ہو جائے بھول	شعر بیز گاؤ فلک گاؤ سان چمیدن مکمل شود کوس	دریا کی گہرائی میں اپنی جگہ پر کھڑے رہے سپاہی جو دشمن کی خبر لانے کے لئے آگے چلیں۔	تعر دریا ستادن بر جائے قراول
صفحہ ۸۰			
رکب کنارے سے کسی چیز کا کسی چیز سے اس طرح ملنا کہ علیحدہ معلوم نہ ہو۔ شریف و کینہ شیر زبیاں کو تمسکار کرنے کے لئے	از کران تعینہ تشریف آوری پتھر شیر زبیاں	صبح سویرے چابک ہاتھ میں فوراً عالی بہت کردوں مختصر	باداد مقرع بدست بے درنگ عالی حکم کنم بخشید
صفحہ ۸۱			
صفحہ ۸۲			
دیکھ دسکا عظیم بہادری طاقت ور تھا ہمت والا بدبھرت برے شہرت کا ملانا جھگڑانا لڑانا زین سے	نیارست دیدن تہمتیں سیر بدبکر آہ منگند آویختہ زر زین	بادل سیاہ بادل تیر سمند رنگ گھوڑے بھنڈے سوزج رحمت کے بادل سوزج کا گولہ پرچی نیرہ	سحاب تیرہ ایر خدنک سمندان رایت خور سحاب سخا طاس خورد شید ستان

لفظ	معنی	لفظ	معنی
سر نوشت مدبران تیار فسخ شیم جان زشت کش تاب و توان بدبیر	صفحہ ۸۳ تقدیر بخت بد قسمت گھرانہ قوم مبارک خصلت جنت باطوار طاقت اور قوت بدبیرت	حسام واژوں قہار برکران	تلواری الٹا نسل یعنی بد نسل ہر طرف
صفحہ ۸۴		چو فارس قناد فرس بر زمین شکاست بدسگال تبرد	جنب سوار گر گیا گھوڑا زمین پر شکایت براچاہنے والا لڑائی
صفحہ ۸۴		مبارز پرغاش جو درع بے وزنگ ریز ریز کردن	جنگجو پڑھ کر مقابلے کرنے والا لڑنے پر کمر بستہ پہنہ کاری بلانا مسل قیمہ کرنا
صفحہ ۸۵		حشم تہمتیں گرد و سراز	خدمت گار بہادر بند ہو جانا
صفحہ ۸۵		ربوون خضم بور غدنگ رہمہ رزمگاہ تنگ	چھینا دشمن تباہ حال احق میدان جنگ بغل
صفحہ ۸۸		مُصاف نبرد	میدان جنگ لڑائی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۹۱		مصنوع	نماز پڑھنے کی جگہ
آشکارہ طور پر	ملا وارد	مزکی	پاک کیا گیا
مشابہ تقلید	ضد و قدار	انز و پرست	خدا پرست
بستخار کا چھین لینا	سلب اسباب	غریبے برآمد	شور و غل کا آواز
بلند کرنا، تعریف کرنا	فاختن	نورمن	بلند ہوا
صفحہ ۹۲			گندم کا انبار
صفحہ ۸۹		مفوض	سپرد کرنے والا
ہاتھ میں لہراتا ہوا	بدست آخرتہ	عصہ	میدان جنگ
روح	روان	زیر زیر	بغل کے نیچے
تعریف کرنا	ستودن	صفحہ ۹۰	
جنگجو شیر	شیر و غا	میدان پر خاش	میدان جنگ
ٹھکانہ جگہ	ماوا کے	پر دلی	بہادری
مضبوط	احکم	میدان سجا	میدان جنگ
صفحہ ۹۳		فرامہرز	ذقعدا بہ قلعہ کا رکھوال
باشیم۔ ہونا	نیاشیم	زرع ساں	کرنے والا
بھڑ	زنبور	پر تہور	آا۔ رستم کے بیٹے کا نام
نعمت کی جمع بمعنی	نعم	ذرع باف	زرہ پھینے ہوئے
اچھی چیزیں	پاشدن		دلیری سے بھرا ہوا
کھڑے ہونا	یے ریا		زرہ بگڑناتے والا
بے لالچ	علم		
دانائی۔			

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۹۲		بدران	بدرنگھان
غوی	نگراہ	پر حیل	پر فریب
دستِ بمین	بائیں طرف	گردہ حرون	بے قابو گردہ
بنیاد چک	سرکش گردہ	زروج زمین	نہری آبادی میں گاؤں
زخوت	تختی زمین سے	زخوت	تختی زمین سے
صفحہ ۹۴		چریدہ سوار	رفت کی جمع بمعنی سامان
بشریر آمد در اسپاں	پیننے کا کپڑا	بشریر آمد در اسپاں	پیننے کا کپڑا
صفحہ ۹۷		اکیل سوار	اکیل سوار
خور	گھوڑوں میں تیز رفتاری	گھوڑوں میں تیز رفتاری	گھوڑوں میں تیز رفتاری
رایت	آگئی	آگئی	آگئی
اقراشتن	صفحہ ۹۵		
خر بیان	از ہرزہ	از ہرزہ	از ہرزہ
تملیک	خاش ختم	خاش ختم	خاش ختم
صفحہ ۹۸		بشافت	بشافت
آفتاب	تقیل	تفت	تفت
حفندے	تبالہ سپاہ	تفت	تفت
بلند کرنا	بہ نصرت ماثر رسید	تفت	تفت
لڑنے والے		تفت	تفت
ملکیت		تفت	تفت
صفحہ ۹۸		تفت	تفت
پیمانہ	تفت	تفت	تفت
یعنی سپاہی بناوٹی لاطمی	تفت	تفت	تفت
ظاہر کر رہے تھے	تفت	تفت	تفت
فتح کی اچھی یادگار	تفت	تفت	تفت
چھوٹی	تفت	تفت	تفت

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۹۹			
بالا و شیب	ادنیائی اور شیب	جنگ	جنگ
فرزان	دانا - عقلمند	صفحہ ۱۰۲	
زخم ناخورد	پھنکار کے نیچے	دست بردون	ہاتھ بڑھانا
زیر دمان	سلیمان چوہدار	بیارستن	نمودار ہونا
سلیمان لبساول	کنڈھا	زخم ناخورد	جانور - مریشی
کتف گاہ		دواب	ملک
صفحہ ۱۰۰			
شب و کجور	اندھیری رات	مرز	شور و غل - چہل پہل
لمختی	کچھ حصہ	آشوب	
شکنجیدن	دبک کر بیٹھا	صفحہ ۱۰۳	
آفسرد پائے	پاؤں دبانا	گردون	آسمان
	پاؤں مستحکم کرنا	نگندہ سر	سر جھکائے ہوئے
لوہ آہن	لوہے کا پتنگ	خستہ	بیمار - گھائل
شگفت	حیران ہونا	پیکان	تیر
شیستان	خواب گاہ	رسن کردن	گلے میں پھندا ڈالنا
صفحہ ۱۰۱			
کوس رحیل	روانگی کا نقارہ	دزم	پھلکا - مچھلی کا فلس
نگون نختی	بد نختی	قرود آمدن	یا پھلکا
کمین	گھات میں بیٹھنا	سکہ موٹہ زوند	اترنا -
		سپر غم	عمدہ سکے ضرب کیا
		بار دادن	نازبو کا پھول
			شرف باریابی دینا

لفظ	معنی	لفظ	معنی
سلا می شدن بلاغ تیغ آختن ہمراہی غنچہ کردن بیختن داد قوت گلخندار نغیر	تخم میں دینا پینچا۔ پیغام دینا تلوار نکالنا غنچہ کے ساتھ دینا چھاننا دیباٹو خوراک گلابی گالوں والا بگل	خوارق عزالت تصدیع	معجزہ۔ کراتیں گوشہ نشینی پریشانی
صفحہ ۱۰۶			
گلزار طیب عزم رحیل بوداب شان بیشہ نے استان	خوشی کے گلزار میں روانگی کا ارادہ ان کے شان کے مطابق جنگل زریں کا جنگل	کنج کاخ ورزش پیشہ درطہ تہی خاطر	کنج میں جسمانی ریاضت بھنور خالی لحاظ۔ پاس
صفحہ ۱۰۴			
صفحہ ۱۰۷			
شیر سبع نژند فرز انگی اسیم سقط گت فرسس	ہرپ کر جانیموالا شیر خونناک دانش مندی گھوڑی کا عمل گر گیا۔ گھوڑا۔	کار شد بہ کام تخص شود معرفت سیاست کھے خستہ دلی جبر دنی	منشا کے مطابق کام ہو گیا۔ تینکا وہ اقبال کرے گا وہ مانے گا کس کو سزا دینے کا حقدار سمجھنا بدلی دھڑلان کینہ
صفحہ ۱۰۵			



معنی	لفظ	معنی	لفظ
خوابش کے خلاف گھریلو گھر خاک۔ مٹی معنی	خانگی خانہ تراب مفہوم	ملانا۔ ملاوٹ کرنا غلابے کے سنے دشمن بعد ازین	بیامیز گوش باہوش پر خصم فراز
صفحہ ۱۱۲		صفحہ ۱۰۸	
باغات جہالت دیووں کی جگہ نا پسندیدگی کی وجہ سے حسد کرنے والا وہ کتھوس نہ خود کھائے اور نہ کسی دوسرے کو دے۔ ناز و نخواست ڈالنا	بساطین جہل دیولاخ زرغم حساد لغیم غمانیکا نگدن	آشکارا اور خفیہ طور پر جمع خیمہ فائدہ اٹھایا میدان موسم برسات شور و فغان بد اندیش	جلی و نہان خیام بردیہ عرصہ رُشکال دمدمہ بدسگال
صفحہ ۱۱۳		صفحہ ۱۰۹	
صفحہ ۱۱۰		صفحہ ۱۱۱	
وہ خود ہونگین ادب کے بارے میں تنبیہ کرنا سر بلندی کے ساتھ سن لو گھر	باشد و نرم گوشمال ادب فرازان نیوش سم	تعب۔ حیرانی وہ صحیح ہے علامت اور محل خوابش کے مطابق و	شگفت بود بر صواب پے کاخ و کرخ یہ کام و ناکام

معنی	لفظ	معنی	لفظ
نریاز	جرہ باز	پنھا ور کرنا پنھیاروں کے آمد پر معاذت کرنا۔ امداد دینا	آفتازن رسیدن آله حیات ہمہ آزر
صفحہ ۱۱۷		صفحہ ۱۱۴	
تنخواہ لاٹھی چلانے کا آنکس یا لوہے کا لکڑی فورا نایکار۔ بد شکل میدان افسوس تباہی۔ موت دو ٹکینہ چمکے نایاب فورا۔ بلا تامل	برات گجک بفورا غڈنگ عرصہ دریغ دما دو مہر ش تباقت عدیم بید رنگ	درمی نفرت کرنا عقل کا حصہ رکھنا	پیشیز نفور پہرہ عقل
صفحہ ۱۱۵		صفحہ ۱۱۶	
صفحہ ۱۱۸		صفحہ ۱۱۶	
پناہ دینے والا مچھلی گردہ و قبیہ تانیے کا بنا ہوا وصول وصول جانے کا لکڑی	مستظل سنگ خیل و حشم کوس مستین کرہ	علم کی جمع۔ جھنڈے صبح سویرے مفرور سرکش واہ۔ واہ میرے عہد میں پنگھوڑا میرا بجائزہ پانگی میرا خوراک	اعلام پگاہ بغزہ حرون ختم در در عہد میں مہدین طعمہ

معنی	لفظ	معنی	لفظ
یے پارو مددگار دیو۔ طاقت بڑھ گیا	دیوان بے کس تہود نزود نمینہ	میل مین کا زہ	کوس ذرع یمانی
توز کا دایاں بازو نیکی کی خدا کی دین ادل سے اخیر تک بائیں بازو بائیں طرف مضبوط لوگ مطلن	نزدان دین نیکسره نیسره استوران جمع دل جشنہ کلاں بد سگال جشنہ مشہور مقبلاں	صفحو ۱۱۹	
بڑا جسم و لاء جسم بد اندیش بہادر بدن صاحب اقبال	کمزور دھاگہ جو بندو گلے میں ڈالتے ہیں مانتھے پر چین گاتار چینج دیکار۔ بگل خوری زذالت کینہ پی بچہ جینا لوہے کا مرنا کھڑا جس پر لوہا کوستے ہیں۔ چکور آندھی اچھے خصلتوں والا انروانا	کمزور دھاگہ جو بندو گلے میں ڈالتے ہیں مانتھے پر چین گاتار چینج دیکار۔ بگل خوری زذالت کینہ پی بچہ جینا لوہے کا مرنا کھڑا جس پر لوہا کوستے ہیں۔ چکور آندھی اچھے خصلتوں والا انروانا	بہرہ زنار ابر و گره پیالے تغیر خوری کند زہ سندان کیک مرمر فرخ شمیم انزلہ
	صفحو ۱۲۱		
پچھو دھکڑ سایہ میں ہونا	دار گیر متظل		
	صفحو ۱۲۲		
نالی چھان بندوق کا جس تھے بندوق چلایا جاتا ہے بندوق کا آگ جلا نیرا لا چھاتا	مری بست آتش ز آتش زہ آتش زہ	صفحو ۱۲۰	
		حفاظت کرتا فائدہ ہر کارہ	ضبط پیک

لفظ	معنی	لفظ	معنی
تازند	حملہ کرنا	کافرانِ رحیم	صوفیہ ۱۲۵ مردود کافر
بچھو محلِ تپید	کتینی کی طرح جوش	میدانِ ناورد	میدانِ جنگ
قطن	کھانے لگا	پمدید قابو	صلاحیتِ قوت
جوانِ نبرد	روٹی	زبانِ مجال	لحاقتِ اہلیت
	بہادر جوان		
صفحہ ۱۲۳		صفحہ ۱۲۶	
سروری ایل	قیلے کی سرداری	دمامہ	دھول - نظارہ
جوانِ قطن	جوانِ نوکر	بیسر	شیر
شمرِ حالیا	بدنِ نکتہ کی حالت میں	لباسِ بہر	گوشت
ادنیابِ پرشدہ	مالِ قیمتِ پھیلاؤ مال	زودہ پیرہ	فوجیوں کا گول
پیلتن	بھاری بھرم	دزنگا دزنگ	دائرہ بنانا
		تفنکاں	از کمان کی تانت کی
			آواز سن سٹن
			آواز بند دھون کی ٹس ٹس
			کی آواز
			مثل بیان کرنا
		نمودِ امثال	
			صفحہ ۱۲۷
نثرند	قابلِ نفرت	طفلانِ تنگ	بچوں کے اکساوا جیسے
شعب	بہادر	مدبران	بدیلت
پورِ خویش	اپنا بیٹھا	اصف زمان	مدبر زمانہ
نبرد	جنگجو	شیرِ شرزہ	برشیر
پر دلی	بہادری		
سگ زلان	ذلیل کتے		
قشرِ ونداپا	پاؤں جمانا		
جان نہ کر دی دریغ	جان قربان کر دی		

لفظ	معنی	لفظ	معنی
نارے سعید	دوزخ کا بھڑکتا پُرا طبقہ	دل فروز	دل کو روشن کرنے والا
عصرہ تیغ مسلول بفود	میدان بے نیام تلوار نوراً	صفحہ ۱۳۱	
وغا فرا درشدن	جنگ جانب طرف اندر داخل ہونا	ارث لوح بہ زرم شجاعت بہ فرم یہ جزم	وراشت تحتی پکا ارادہ بہادری کے ارادے ارادہ
صفحہ ۱۲۸		صفحہ ۱۳۲	
بے شد و شین زخم لخت نہ و زید بر آوردن ضد و تقدار	بے مکر و فریب ننگے زخم کے ساتھ حاصل نہیں کیا لانا ایک جیسا تقدیر	گریزیاں و تازان بھاگتے ہوئے حملہ کرتے ہوئے	صفحہ ۱۲۹
صفحہ ۱۳۰		صفحہ ۱۳۳	
عظم نیاز و عظم آتش	بڑی ایک بڑی کو چوٹ نہیں لگی	غذنگ بضدرہ فزون کردن ظہیر	بدھا۔ بد شکل پھاتی کا اوپر کا حصہ زیادہ کرنا۔ بڑھانا to increase مددگار
صفحہ ۱۳۲		صفحہ ۱۳۴	
مدح	تعریف		

لفظ	معنی	لفظ	معنی
نودباشی شیرگیس	نوسے سپاہیوں کا آفسیر شیر کی طرح	سَقَر	دوزخ
صفحہ ۱۳۵		سپہر بریں چہرہ شدن سر و شش	اوپنچا آسمان غالب آنا باتف غیبی
محصل ناسودن جراعت رسیدن رغم پروا حقن	تحصیل کرنے والے آرام نہ کرنا زخم لگنا پوشیدہ بات متوجہ ہونا	صفحہ ۱۳۹	
صفحہ ۱۳۶		در مغز دور افتادن بادہ نفر شترزہ خاتم فزد نند چاچی کمان در آرنڈزہ	نگین ہونا خالص شراب بہرا شوا انجام کو پہنچانے والا برہائیں زیادہ کریں چاچ کا بنا شوا کمان کمان کا چلہ چڑھانا
تہور نمودند دوان و دو خور	بہادری دکھانا بھاگ دوڑیں سوز	صفحہ ۱۴۰	
صفحہ ۱۳۷		طفلان تلنگ	ابھارنے والے بچوں ک طرح خوشخوار دھونکا۔ فریب بازی
میدانش دنی	اس کو وہ جانتا ہے کینہ۔ یہ ظنیت	وژم خدعہ گرو	دہ جنگ کرنے والوں سے بازی سے گئے۔
صفحہ ۱۳۸		بروند گرو از جنگ جویمان	دہ جنگ کرنے والوں سے بازی سے گئے۔
فرز انگی غزوات	وانائی جابدین		



لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۱۴۱			
حورہ	مخمر زاد	پرکلا	طور طریقہ
سارق	چور	موتک	نوح
بدعت	مذہب میں نیا رسم	پرکار موتک	نوح کا طور طریقہ
غوی	پیدا کرنا	اعلام	جمع علم بہ معنی جھنڈے
مصحف	گمراہ	مراجح شدن	واپس ہونا
کورہ	قرآن	صفحہ ۱۴۵	
بہ گود راست	بھی	زخم لا جورو	لا جورو رنگ کا زخم
ہیت	قبر کے اندر ہے	کبود	گہرا نیلا
	صورت	دھرداہر	پستنی
		طاب	خوشی
		در بائے قہر	زال کی دریا
		بجنگ ووزنگ	جنگ اور توقف
صفحہ ۱۴۲			
شیخ	بوڑھا	صفحہ ۱۴۶	
شباب	بچپن سال کا جوان	صفحہ ۱۴۳	
صفحہ ۱۴۳			
رجا	خواہش	مردم سوتی	بازاری لوگ
پیدا رگت	ظاہر ہوا	تاخیر	دیر سے
قراول	انگلا دستہ قزاق	صفحہ ۱۴۷	
آہنگ	نغمہ	سزیدن	لاٹن ہونا۔ مستحق ہونا
صفحہ ۱۴۴			
گرو	بہادر	خیل و حشم	سامان اور لوگ
		منشق شدن	شق ہونا۔ چاک ہونا

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۱۴۸		رم خوردن	بیکنا، وحشت زدہ ہونا
بیوتان	بار برداری کے اونٹ	رسم	طریقہ
درہمتاک	تہہ وبالا کر نیوالا	یاد آید آن رسم	وہ طریقہ یاد آئے
چون جناب	زین کا کپڑا	خبر	دراڑ، شگاف، درز
جناب		خبر	نچلا حصہ بہاڑ
بی چون			
ذکور	مرد		صفحہ ۱۵۱
نسا	عورت	میاہ	پانی
راجل	پیادہ (سوار کا خدا)	رایات	جھنڈے
راکب	سوار	جسٹ سخت	مضبوط پل
صفحہ ۱۴۹			
نیاب	کپڑے، طبیوسات	پوشید	دورنا
رستخیز	روز قیامت	تیز گام	تیزی سے
چو سیری جبال	چلتے ہوئے پہاڑ جیسا		صفحہ ۱۵۲
سیری	چلتا ہوا		
جبال	پہاڑ	ستین ہزار	ساٹھ ہزار
		جسٹ کر دتیار	پل کو تیار کیا
صفحہ ۱۵۰			
قضا	قسمت		صفحہ ۱۵۲
نثرہ	پلک، نرگان	کاہل	
نیم کشش	ادھا کھلا ہوا		سست

معنی	لفظ	معنی	لفظ
		صفحہ ۱۵۵	
بہت زیادہ بھائیوں تیز دور	ازیس انوان تیز بال	آوارہ۔ جسے قطع تعلق کیا گیا ہو۔ رد کرنا خدا حافظ کہنا	مسجد تودیع
		صفحہ ۱۵۶	
ربط مضمون بور جمع بائیر بہ معنی تباہ حال ناچار	سیاق بور	مروت کرنا نمائندگی کرنا آپ کی خدمت کے لئے نمائندگی کروں۔	مرّت نیابت کردن بر خدمت نیابت کنم
		صفحہ ۱۵۷	
کشیاں رانتے کے تکلیف اس کے پاس دمڑی بھی نہ تھا خوش قسمت محترم	سفائیں تصدیع راہ پیشیزے نمود سعادت نصیب	سیر عیال دار گھوڑا سبک رفتار گھوڑا خوشخبری	فرقہ اپسی قش صبا مرد
		صفحہ ۱۵۸	
		صفحہ ۱۵۹	
		صفحہ ۱۶۰	
گرگھا جنگل مانگی ہوئی چیز بجا ہے ٹھیک ہے اہمیت رکھتا ہے	مفاک بیشہ عاریت مسلم تراست اہم تراست	دور پچھے رہنا میدان جنگ موتی کے چاروں پاؤں شکار عیب پوش	پوریہ واماندہ ناوردگاہ قوانم صید شکار

لفظ	معنی	لفظ	معنی
صفحہ ۱۴۱			
سرومان	سردار اور امیر	فرس	گھوڑا
برہم	پریشانی	نیسان	مخالفت، جھوٹا وعدہ
زبرہم نہ برداشتی	پریشانی کی وجہ سے نہ اٹھاسکے۔	سکر	مشہور
دزج کردن	لکھنا	سکر در بلاد	شہروں میں مشہور
با حصول مرام		بلاد	شہر، بلد کا جمع
آغاز	خاکہ - ابتدا۔		یعنی شہروں
بود باقی آغاز			
صفحہ ۱۴۲			
ہوا	خوابش	صلوانی نفر	عکہ حلوہ
مواست	خوابش ہے۔	آگندہ	بھراٹوا
کرفیتن	زار ہونا - بھاگنا	فطن	ہوشیار آدمی
رحیل	روانگی	مشام	سوز گھنے کی توت
دلیل	حجت - ثبوت	خورش	کھانے پینے کی چیزیں
میاہ	پانی	مادہ طعمہ	کھانے پینے کے سامان
غور	فکر کرنا سوچنا	فراخور	کو بچھانا
سمن	حفاظت	تہدید و تشدید	لاٹی - اہل
غورش از بر سمن	اسکے حفاظت کیلئے سوچنا	فرقہ عاق	سزائش اور رمانٹ
		زمرہ	رکش کردہ
		دژم	کردہ
			پریشان بولگین
صفحہ ۱۴۳			
ایلات	تباہ	اجداد	باپ دادا
صفحہ ۱۴۵			

معنی	لفظ	معنی	لفظ
شرم گاہِ زنان نابکار	فرج دژم	سرا انجام نہ ہونا زیب دھوکہ بڈان خاندان میں دھوکہ	نیا پیدن نختر تبار نختر اندر تبار
صفحہ ۱۴۹		صفحہ ۱۴۶	
بانسری ساز گیت عدل انصاف	مزامیر معدلت	اولاد غیر منقولہ جائیداد بغیر اندازہ قیاساً بتانا	اوجاق عقار بے گزاف
صفحہ ۱۴۰		صفحہ ۱۴۷	
تفصیل سے بیان کروں عاقل سمجھدار راستہ نعمتوں کا دسترخوان ایلق گھوڑا رہنما گھوڑے کا عبادت کیلئے بلانا تیر گندم کا خوشہ	مفصل نمایم خوردہ دان سبیل مادہ اگرش تنگ اذین پیکان سنبہ	کنجوسی سرکشی قائم پائیدار ناپائیدار شرم و حیا بردباری	مُسکی تَمرد ثابت ناثبات آزم
صفحہ ۱۴۱		صفحہ ۱۴۸	
عزت و شرف ساتھی ساتھ رہنا عرب کے ایک مشہور شاعر کا نام	اجلال ہم قرین فرزوق	دنیا میں مشہور گروہ طائف ظالم کے علاوہ بدعت کرنے والا بے حیا مرد	سمر در جہاں زمرہ ز ظالم برون متبع لول رجال

معنی	لفظ	معنی	لفظ
الٹا کرنا	قلب کردن	قدیم	باستان
صفحہ ۱۷۲		صفحہ ۱۷۲	
پکھلانا گہرا کھڈ ستارہ شہزادے	شکرف مُفَاک اَخْتَر حُکَام چوسرا لابیہ	میں نے چھپایا ہے گود جس کے نوکر چاکر ہوں امیر مناسب ہے بوزوں ہے حصہ	نہفتہ ام وامان صاحبِ حشم آل درخواست بہرہ
ثمر آدر۔ بار آدر نئی بات قبول کر لیں۔ منظوری۔ اجازت نوشنودی شاع حبس کی شعریں ردانی ہو مال و دولت پس انداز کرنا جن کے پاس دولت	دل درخبر خبر پذیرا کن رضایت نکتہ دان شکوف سیم و سنج فلگدن تہی مائیکان	صفحہ ۱۷۳	
		اس کے قبیلہ والوں کو ایک مشہور فارسی بان کا شاعر خدا کا مدد کالا خول۔ کالا سپی موتی کو کالے سپی میں رکھا ہے بولنے والا چیر کھاڑ کرنے والا خوشخبری چھاننا	آمائیل۔ ام ایل نظامی عون الہی شہبہ گوہر آدر شہبہ دان ناطق جراح نوید بینگتن

ختم شد

